مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَّاْتِىْ مِنْ بَعْدِى اسْمُهٗ اَحْمَدُ

ہزار شکر بدرگاہ کریم کارساز کہ نسخہ غریب و رسالہ عجیب موسوم بہ

سیرۃ الرسول

مؤیّد الاسلام

واقع [illegible] توان گذر چاندنی چوک متصل عجائب خانہ
در [illegible] د اللہ جی باہتمام خواجہ قمر الدین خان طبع شد

مؤلف

مولف اف جون ڈیون پورٹ صاحب مصنف کتب مفصلۂ ذیل

وقائع عمری علی پاشا والی جنانہ —— رسالہ ابرائی اہل اودہ ——

رسالہ دربیان ملک گورک وراجہائی گورک مویدسوانح تاریخ ھند ——

مجموعہ تواریخ وتصانیف مختلفہ مفید طلبا ——

فہرست مضامین کتاب ہذا ——

آنحضرت کا ذکر اور آپ کی وقائع عمر کے ۔

قرآن مجید اور اوس کی تہذیب کا بیان ۔

بطلان الزامات درباب آنحضرت ۔

محاسن قرآن شریف ۔

مین اقرار کرتا ہون کہ اس زمانہ کی عیب اون لوگونکی بات ھرگز میری سمجھہ مین نہین آئے ... آنحضرت معاذاللہ جعلساز تھی اور اونہون نی فقند آ قریب بنایا تھا ... یا لکھا ہی جیسی کوئی جعلساز لکھی میری رائی مین جو مصنف آدمی قرآن ک... کا یقین اس قول سی بالکل مختلف ہوگا — از کتاب کارلائل صاحب جلد ۶ صفحہ ... بعہ لنڈن **مولف** وجی ڈلوی وغیرہ تجار کی فایدہ کیلئے ط... مقام ۱۳۷ لونگ اگیر

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سزاوار پرستش اوس وحدہ لاشریک کی ذات ہی جسکی ایک لفظ کن کی طفیل
ساری کائنات ہی اوس کی دریای کمال مین آسمان سی ہزاردن حباب
اوس کی پرتو نور اجلالسی مہر و ماہ سی لاکھون کواکب ضیایاب قطرۂ آب اوسکی
فیض عمیم سی درنایاب بن جاتاہی پتھر اوس کی عنایت صمیم سی یاقوت ناب
ہوجاتاہی وہ دانہ خشک سی سبزۂ تر نکالتاہی اوس کے حکم سی خاک سی آب پاک
جاری ہوجاتاہی کبھی شام ھی کبھی صبح ہی کبھی دن ھی کبھی شب ہی غرض اوس
صانع مطلق کاجوکارہی وہ عجب ہی جب اوس کادریای غضب جوش مین
آتاہی فرعون سا انا ربکم الاعلی کہنی والا غرقۂ طوفان فنا ہوجاتاہی جب وہ
اپنا زور جبروت دکھاتاہی تب پشہ سی نمرود کا مغز نکلواتاہی اوس کی بزرگی
کی ایوان کی رسائی مین مرغ خیال شکستہ بال ہی اور اوس کی قصر عظمت
تک کمند اوہام پہنچنے کی کیامجال اوس کی افرایش رحمت کا ہرگز

نہ بیان ہو اگرچہ ہمہ سوی تن زبان ہو اوسنی آدمیکو اشرف المخلوقات بنایا جوہر
قابلیت عطا فرمایا دیدۂ بینا دیا تا اوس کی صنایع و بدایع کو نظر تامل سے
دیکھین اور عبرت پذیر ہون اور گوش شنوا عنایت کیا تا اوس کا کلام
ہدایت فرجام سنین اور صراط مستقیم پر رہگیر ہون اوس نی پیغمبر و
رسول بھجوائی اونہین معجزات باہرہ عنایت فرمای تا رہروان وادی ضلالت
کو راہ پر لائین اور گم گشتگان طریق گمراہی کو رستہ بتائین ہر چند اون
خاصان خدا نی ابلاغ رسالت مین سعی تمام فرمائی ہر ایک کو راہ رستگاری
دکھائی مگر شیطان نی انسانون کو ایسا بہکایا تہا کہ طریق نجات کی طرف کوئی
پانو نہ بڑہاتا تہا حضرت نوح علیہ السلام کی ہزار برس کی پند و نصایح نی یہ
نتیجہ دکھایا تہا کہ ایک گروہ قلیل سات ستر آدمیون کا ایمان لایا تہا پھر
حضرت خلیل اللہ علی نبینا و علیہ السلام نی شیوع ملت حنفی مین سعی بی پایان اور
کوشش فراوان کی مگر ضلالت و گمرہی بالکل نہ گئی بعد اوسکی حضرت موسی
علیہ السلام نی زبان تیغ و تیغ زبان سی کام لیا مگر مشرکین نی نمانا اور اوس
برگزیدہ خدا کا سمجہانا افسانا جانا باوجود تمام عمر اعلان کلمہ حق مین بسر کی مگر
بت پرستی کی موقوفی کی کوئی صورت نہ بنی اون کی بعد حضرت عیسی علیہ السلام
خدا کی دستور اور ہدایت خلق کیلئے مامور ہوئی اون حضرت نی کمال رفق و
مدارا سی ہر ایک کو سمجہایا خدائی یکتا کی بندگی کا شیوہ بتایا مگر سوائی چند

اشخاص کی کسینی اوس واحد مطلق کو یکتائی نمانا اور طریق راستی کو بجانا بس
جبکہ کار تبلیغ رسالت ہر نبی مرسل کے وقت مین ناتمام رہا اس واسطی غیرت
ایزدی مقتضی اس امر کے ہوئی کہ اب جہان کو اوس کی وجود با وجود سی رونق
بخشی کہ وہ سالکان مسالک گمرہی کو شاہراہ ہدایت پر لائی اور واپسان قافلہ
تیہ جہالت کو منزل مقصود دکہائی اور بموجب آیۃ وافی ھدایۂ الیوم اکملت
لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی اتمام نعمت و استکمال دین کا باعث ہو
نعت. وہ وہ جسکے سبب جہان کی نمایش و آدم کی پیدایش ہوئی
لولاک لما خلقت الافلاک سے ہو ثابت یہہ پیدایش سی اوس کی خداوند نیہ اپنی مہربان ہی
وہ جس کی نعلین تاج سر عرش برین وہ جس کی ادنا خدمتگارون مین روح الامین
وہ جسکی خاک آستان پر سر عجز آسمان وہ جسکا محکوم زمین و زمان وہ کہ اگر اوسکا
قدم مبارک زمین پر نہ آتا کار رسالت یوہین ناتمام رہجاتا وہ اوج رسالت کا
ماہ دو ہفتہ وہ سپہر کرامت کا مہر رخشندہ وہ جسکا زمین سی بالای عرش
ایکدم مین گزار ہوا وہ جسکا براق برق رفتار راہوار ہوا وہ خدا جس کا خود
طالب دیدار ہی وہ باعث نازش پروردگار ہی وہ جسکی تحت لوا پیغمبران
مرسلین وہ کون یعنی حضرت ابو القاسم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم
خاتم النبیین میر ممنون ؎ محمد عربی بادشاہ عرش حریم ٭ کری ہی روح
قدس جسکی در کی دربانی ٭ اوسی خدا تو نہین کہہ سکون پہ کہتا ہون ٭ کہ اوس کے

دانی مین ہی خدادانی ٭ وہ لباس بشر مین نور خدا تہا واللہ اعلم کیا ماجرا تہا
ہوکر خدا کا حبیب ہو یہ رتبہ کس کو نصیب ہو غالب تمنائی دیرینہ
ش بوی ایزد از خویش امیدوار ٭ زر راز نہان پردہ برزدہ ٭ ز ذات خدا
ی سہر زدہ ٭ دخاتم نگین رسالت وہ گوہر دریای جلالت قصر اسلام کو اوسکی
شرع نی قوی اساس بنایا ظلمت جہل کو اوسکی نور جمال نی مٹایا اوس ذات
س کا اگر دنیا مین ظہور نہوتا تو قیامت تک حبس اصنام بیت الحرام سی نہ
ہوتا وہ نور پاک نہا واگر اس جہان ظلمت بنیاد کی رونق نہ بڑہاتا اور جو وہ
مسعود زمین کو آسمان نہ بناتا تو گم کردہ راہون کو راہ نجات کون دکہاتا
نعیم یوہین خالی رہجاتا بہشت اوس کی محبونکی فرش راہ ہی چشمۂ کوثر کو اوسکی
مونکی چاہ ہی جب وہ اپنا رتبہ شفاعت دکہائی گا طاعت کو گناہ پر رشک
گا خسرو ٭ پردہ کش امت شوریدہ کار ٭ ضامن امرزش پروردگار
ز عاصی بود اندر گناہ ٭ طرفہ کہ من عاصی او عذر خواہ ٭ اگر موسیٰ کے ید بیضا تہا تحفہ
کر ویسا دست قمر شگاف کسی نی نہ پایا رسالت نی اوسکی نسبت ذاتی سی زینت
نبوت نی اوسکی سبب سی بہرہ رفعت دکہائی مہر انور کو اسی بات کی جلن ہی کہ
سکی روضۂ اقدس مین مین نہین اور شمع روشن ہی آسمان کو زمین سی اسیکا
ہا ہی کہ اسپر کیون حضرت کا مزار ہی اوسکی حکم سی رجعت آفتاب کا کیا استعجاب ہی
وہ اپنی لب معجز نما سی فرمائی تو زمین آسمان و آسمان زمین ہوجائی شجر و حجر

والنسان وحیوان اوس کی اثبات رسالت کی گواہی مین ہمہ تن زبان ہوے ہر ایک
عہد مین اوس خاصہ کردگار کی دین کی بڑہنی کی سامان ہوی ہیح ہی حجت حق ایسی
کہتی ہین اور اثبات دعوی راستی کی یہی معنی ہین حضرت کی علویت مرتبہ کو منکر ان
بنوت بھی مانجاتی ہین اور اہل استخفاف کی زبانسی بھی کلمات حق نکلجاتی ہین چنانچہ
فی زماننا دار السلطنت لندنمین صاحبان انگلشیہ مین سی ایک صاحب کہ جنکا نام
نامی جون ڈیون پورٹ صاحب ہی اور نہایت اپنی علم مین ذی استعداد و مورخ بی
بدل و انصاف دوست و راستی آشنا ہین اونہون نی کچھ ہماری حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وقایع عمری تحریر کیا ہی اور بعض بعض الزامات کا
جو غیر مذہبون نی بسبب تعصب مذہبی کی انحضرت کی بنسبت لگائی ہین اون کا
جواب لکھکر اونکو دفع کیا ہی جب وہ کتاب چھپکر ہندوستانمین آئی تو اوسکی پڑہنی کو
ہر ایک دوستدار نبوی کی طبیعت لہرائی جو کہ زبان انگریزی ہر ایک نہین جانتا اسواسطی
مشفقی خواجہ قمر الدین خانصاحب عرف خواجہ مرزا صاحب خلف الصدق خواجہ بدر الدین خانصاحب
عرف خواجہ امان صاحب مترجم بوستان خیال کہ جوان سنجیدہ و فہمیدہ مین اونہون نی یہہ
چاہا یہہ کتاب زبان انگریزیسی اردو زبان مین ترجمہ ہوجائی تا ہر ایک مشتاق اوسکی پڑہنی سی حظ
اوٹہاوی اور اس کار خیر کی انصرام مین ثواب مجھے عائد حال ہوجائی یہہ خیال کرکی خواجہ صاحب
موصوف نی اسکی درستی کی کمر ہمت چست باندہی اور محمد عنایت الرحمن خانصاحب سے کہ وہ فن
ترجمہ نگاری مین دستگاہ تام رکہتی ہین کتاب مذکور کا ترجمہ کروایا جب ترجمہ ہو چکا تو مؤید الاسلام نام

ہر اُنکو کہا اور وقت انطباع کیا اور اس خاکسار ہیچمدان مہدی مجروح سی دیباچہ لکہنی کو فرمایا

ت اکہ بندہ خواجہ صاحب کا حکم بسر و چشم بجالایا کسواسطی کہ رضاجوئی احباب و کار ثواب ہے

ران سب آگی اصل مطلب کتاب ہی فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس کتاب کی تصنیف سی میری غرض یہہ ہی کہ آنحضرت کی وقائع عمری پر جو جہوٹی
الزامات اور بی انصافانہ بہتان ہوئی ہین اون کو رفع کرون اور یہہ ثابت کرون
آپ فی الحقیقت خلق اللہ کے بڑی مربی اور نفع رسان تہی وہ مصنف جنہون نی
تعصب مذہبی کی سبب سے اس محی عبادت واحد مطلق کی شہرہ پر داغ لگایا ہی اونہون نی
ہی نہین ظاہر کیا کہ ہم نامنصف اور اوس علت سی خالی ہین جسکی اتباع کیواسطی
حضرت عیسی نی اسقدر شد و مد سی تاکید فرمائی ہی بلکہ اونہون نی اپنی آئین بہی غلطی کے
کی کیونکہ اونکی فکر مین اونکو یقین ہو جاتا کہ یہہ عیسائیون اور اس زمانہ کی عقلا کا
طریقہ نہین ہی کہ نبی اور اوسکی معقولون پر نکتہ چینی کرین بلکہ مشرقی لوگونکا طریقہ ہے
—— یا بہ تبدیل الفاظ ہم اس مطلب کو اسطرح بیان کرسکتی ہین کہ آنحضرت کو ایک
بانی مذہب اور مقنن ملت خیال کرنا چاہیئی —— آپ عرب مین عیسوی سنہ کے

ساتوین صدی مین ہے اگر ہم یہہ کہین کہ آپ ایسی شخص تہی کہ دنیا مین آپکا نظیر پیدا نہین ہوا تو اس مین بہی شک نہین کہ آنحضرت ملک ایشیا کی سب مین بڑی نامی اور گرامی آدمی تہی جب ہم اس بات کا خیال کرین کہ آپکی پیدایش سی پہلی اہل عرب کا کیا حال تہا اور وہ آپکی بعد کیسی ہو گئی اور علاوہ اسکے اس بات پر بہی غور کرین کہ آپکی سلون نے کروڑہا آدمیونکی دلمین کیسی گرمی پیدا کی اور قایم رکہی تو اسصورت مین ایسی بڑی آدمیکی صفت اور ثنا نکرنا بہت بڑی بی انصافی ہوگی اور آپکی ولادت کو اتفاق پر محمول کرنا خدای عزوجل کے قدرت اور حکومت پر شبہ کرنا ہی — القصہ مولف کو یہہ بہی اقرار کرنا چاہئی کہ چند جگہہ اوس نے چونکہ اوسکو اپنی رائے اور الفاظ پر اعتماد کامل نہ تہا اور مصنفین کے رائی اور خیالات کا استعمال کیا ہی اور اس مقام پر اس مدد کا اقرار کرتا ہی اور شکر گذار ہی

بیان وقایع عمری محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

اسمین کچہہ شبہہ نہین کہ تمام مقنن اور فتح کرنیوالون مین ایک کا بہی نام اسطرح نہین لیا جا سکتا جسکی وقائع عمری آنحضرت کی وقایع عمری سی زیادہ تر مفصل اور صداقت سی لکہی گئی ہون فی الحقیقت اگر ہم آپکی سوانح عمری کو اون معجزات اور تعجبات سی مبرا کر دین جو ابتدائی موزخون نے آپکی طرف منسوب کئی ہین تو باقی اچہی طرح سی یقین ہو سکتا ہی آپکی ولادت کے زمانی مین اکثر عربکی حصی غیر قومونکی زیر حکومت تہی کوہستانی عرب کے تمام شمالی حصی اور ملک شام و فلسطین و مصر بادشاہان قسطنطینہ کی عملداری مین تہی اور خلیج فارس کے کنارہ اور وہ ملک جسمین دریائی دجلہ و فرات بہتے ہین اور ملک جزیرہ نمای عرب کے جنوبی حصی خسروان فارس کے قلمرو مین شامل تہی بحر قلزم کی ساحل کا

ملک عرب کو جزیرہ نما اسواسطی کہتی ہین کہ اوسکی تین طرف پانی ہے اور ایک طرف خشکی منہ ۱۲

ایک حصہ مکہ معظمہ کی جنوب تک عیسائی بادشاہان ایبیسینیا کا ماتحت تھا مغرف مکہ اور وسطی دشوار
گذار ملک آزاد تھی اکثر اہل عرب کا مذہب اونکی حکام کی موافق تھا چنانچہ جہان اہل یونان اور اہل ایبیسینیا کی عملداری
تھی وہان عیسائی مذہب کا غلبہ تھا اور جہان فارس والونکی عملداری تھی وہان مذہب ہنود چہر و مجوس پایا جاتا
تھا حالانکہ یہہ دونون مذہب عقائد مین بالکل مختلف ہین باقی سب مقامون مین بت پرستی کا نہایت زور تھا زمانہ
سلف مین اہل عرب ایک خدا یعنی خالق آسمان و زمین کی پرستش کرتی تھی مگر آخر کار اونہون نے وہ پرستش چھوڑدے
اور شیاطین کیواسطے جنہین وہ خدا کی بیٹیا کہتی تھی مندر بنائے اور یقین کرنی لگی کہ یہہ شیاطین سیارون اور
ستارونمین رہتی ہین اور زمین پر حکمرانی کرتی ہین سب جای ایک دیوتا نہین پایا جاتی تھی ہر ایک قوم اور
ایک خاندان کے خاص خاص دیوتا اور اوتار تہی اور اونکو انسانکی قربانیان چڑہائی جاتی تہین اہل عرب کو نہ عقبی
کا اور نہ دنیا کی مخلوق ہونیکا یقین تھا وہ عالم کی خلقت کو زمانہ کی گردش سی اور آیندہ کے معدوم ہونیکو
انجام وقت سی منسوب کرتی تھی عیاشی اور قزاقی کا ہر جا رزور تھا اور چونکہ ہستی کا انجام محض خیال کرتی
تھی لہذا نیکی کی جزا مانتی تھی نہ بدی کی سزا اسیطرح کی سوء اعتقادی اور بدمذہبی اون یہود اور عیسائیون
مین بھی پائی جاتی تھی جنہون نی یہان مدتسی سکونت اختیار کی تھی اور زور پکڑا تھا یہودیون نے اہل
روم کے ظلم سی اس سرزمین مین جہان ہر ایک کو آزادی حاصل تھی پناہ پکڑی تھی عیسائی لوگ بھی ——
پوچھنے اور ایرین کے مذہب والونکی ظلمون اور نکر اسی بچنی کو یہان آچہپتی تھی مذہب عیسائی سے
زیادہ اس زمانہ مین کوئی چیز بالتصریح خراب نہ تہی وہ دونون شاخین مذہب عیسائی کی
جو ملک ایشیا اور افریقہ مین پھیل گئین تہین اونہون نی طرح طرح کی بدعتین اور بد
اعتقادیان اختیار کر لین تہین وہ ہمیشہ باہم مباحثون اور مناقشون مین مصروف

مصروف ہوتی تھی اور آیرن اور سیلین اور نینس نوٹرین اور پوچین مذہب والونکی تکرار سی

نہایت دق تھی اونکی پادری لوگونکی بی اعتدالی اور عہدونکی فروخت اور جہالت نی مذہب عیسائی کو

برا دہبہ لگایا تہا اور عیسائی لوگونکو نہایت برو یہ کردیا تہا عرب کی جنگلونمین جاہل اور مجنون راہب بکثرت

تہی اور بیہودہ تجربات مین اپنی اوقات خراب کیا کرتی تہی اکثر ان لوگون کی غول کی غول شہر مین آکر

اپنی توہمات اہل شہر کو تلوار کی ذریعے سی سکہایا اور منوایا کرتی تہی نہایت ذلیل بت پرستی نی اوس سادی

پرستش کی جگہہ چہین لی تہی جس مین حضرت عیسی نی خدا ئی تعالی قادر مطلق اور بی مثال اور نفع رسان کی

بندگی کا حکم کیا ہی ان عیسائیون نی اپنی خیالمین ایک نیا اولمپس قایم کرلیا تہا اور اوسکو اپنی

مذہب کی اولیا اور شہدا اور ملایک آباد خیال کرتی تہی جیسا بت پرست اپنی دیوتاؤنسی اولمپس

کو آباد سمجہتی تہی اس زمانہ مین ایسی ہی عیسائی تہی جو جوزف کی بی بی مین وہی کی صفات قایم کرتی تہی

تبرکات اور کہینچی اور تراشی تصویرونکو وہی لوگ پوجتی تہی جنکو حضرت عیسی علیہ السلام نی فرمایا تہا

کہ تم اپنی واسطی صرف زندہ خدا ہی کیا کرو اسکندریہ اور حلب اور دمشق مین مذہب عیسائی کا یہی حال ہو

رہا تہا آپکی ولادت کی زمانہ مین تمام آدمیون نی اپنی مذہبونکی اصول چہوڑدی تہی اور تنہا ای جہگڑون

اور فروع مین مصروف رہتی تہی اہل عربکو ظاہر ہوگیا تہا کہ ہم اپنی اپنی مذہبونکی بڑی اصل یعنی خدا تعالی

کی خالص پرستش بہول گئی ہین اور سوء اعتقادی اور بدعات کی لحاظ سی اپنی بت پرست ہمعصرونکی

مساوی ہین —— محمد علیہ السلام مکہ مین پیدا ہوئی سنہ ولادت مشکوک ہی مورخین نی

مختلف سنہ لکہی ہین وہ یہہ ہین سنہ ۵۶۰ سنہ ۵۷۱ سنہ ۵۷۵ سنہ ۶۰۰ سنہ ۶۲۰ عیسوی مگر ان سب

مین صحیح تر دوسری نومبر سنہ ۵۷۱ عیسوی ہی واضح ہو کہ حضرت عیسی کی سنہ ولادت مین بہی ایسا ہی

شبہ ہی چہٹی صدی عیسوی تک تحقیق معلوم نہ تہا کہ آپ کونسی سنہ مین پیدا ہوی جبکہ ڈِی اُونی سیس
اِگزِوِی گس رومی پادری نے شہنشاہ جسٹینین کی عہد حکومت مین آپکی ولادت کا سنہ تحقیق کیا اور
یوسِی بی اس اور ڈاکٹر ہیلمین وغیرہ مورخون نی بہت مباحثون اور تکرارون کی بعد یہہ بات معلوم
کی کہ حضرت عیسی علیہ السلام دنیا کی خلقت کی ۹۹۹۳ برس بعد پیدا ہوے[1] معلوم ہوتا ہی کہ انحضرت کی آبا
اور اجداد اور آل اطہار بلحاظ امور خانگی اور معاملات غیر اقوام کی شاہانہ بسر کرتی تہی اور یہہ عزت
اونہون نی بسبب دانشمندی اور دیانت کے حاصل کی تہی بعد ازان حکومت خاندان قریش
حاکم کی چہوٹی بیٹی کی اولاد مین منتقل ہوگئی یہہ خاندان تمام اہل عرب مین سب سے زیادہ معزز تہا
اور حضرت اسمعیل ابن ابراہیم علیہ السلام کی نسل مین ہونیکا دعوی کرتا تہا اور فی الواقع اونہین کے
نسل سی تہا واقع مین مورخون کو اس مین اختلاف ہی کہ حضرت[2] اسمعیل کی انحضرت تک کی
نسلین گذرین بعض تیس لکہتی ہین اور بعض ساٹہہ مگر اسمین سبکو اتفاق ہی کہ حضرت عدنان سی جو
حضرت اسمعیل کی نسل سی تہے انحضرت تک اکیس پشتین گذری ہین اور ان مورخون مین صرف یہہ
اختلاف ہی کہ عدنان سی حضرت اسمعیل تک کئی پشتین گذرین —— یہہ خاندان قریش
ہی تہا کہ جسمین سی پانچ پشتون تک شہر مذکورہ الصدر کی حکام اور درگاہ[3] کعبہ کی متولی مقرر
کئی گئی —— انحضرت کی وقت سی پہلی یہہ درگاہ بت پرست اہل عرب کی زیارت گاہ اور تیرتھ
کا مقام تہی اور اس مین تین سو ساٹھہ بت بسال عرب کے شمار کی موافق تہی —— کعبہ اس واسطی اور
بھی معظم ہی کہ اوسکی تعمیر کو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل سی منسوب کرتی ہین اور یہہ اون تمام
عمارتون مین جو انسان نی خدا تعالی کی عبادت کیواسطہ بنائی ہین سب سے پہلے تعمیر ہوا ہی ——

— یہہ درگاہ — بلا تشبیہہ — اہل یونان کی بتکدہ کی طرح تمام قوم کی زیارت گاہ
خیال کیجاتی ہی یہان تمام نامی آدمی جو فن شعر اور فصاحت مین کامل ہوا کرتی تہی آیا کرتی تہی اور
درگاہ کی حدونکی اندر اپنی اون تصنیفات کو جو یاد کرنی کی قابل خیال کیجاتی تہین آویزان
کر جایا کرتی تہی — اوس زمانہ مین اہل عرب کو تمام اور علوم مین انہین دو فنونکی قدر تہی
اس عمارت کی قدامت نی اسی زیادہ تر معظم کر دیا تہا کیونکہ تواریخ سی ثابت ہی کہ یہہ زیارت گاہ
حضرت سلیمان[1] کے معبد سی نوسی ترانوی سال پیشتر اور عیسوی سنہ سی دو ہزار برس پیشتر تعمیر ہوئی
ہی — اس درگاہ کی جنوبی مشرقی گوشہ مین ایک چہوٹا سا پتہر[2] چاندی مین جڑا ہوا اور زمین سے
چار فٹ کی قریب اونچا ہی اہل اسلام اسکی بڑی عظمت کرتی ہین اور یقین کرتی ہین کہ یہہ جنت کے پتہرونمین کا
ایک پتہر ہی جو حضرت آدم علیہ السلام کی ساتہہ بہشت سے زمین پر گرا تہا اور بعد ازان آپکا تکیہ رہا
کہتی ہین کہ وہ اندر سی سپید ہے مگر اوپر سی ایک ناپاک عورتکی مس یا اونہونکی گناہون یا ہزارون زائرونکی
بوسہ لینی سے سیاہ ہو گیا ہی[3] عرب کے تمام مورخ آنحضرتکی وقت پیدائش کے بیان معجزات مین ایک دوسری
پر سبقت لیجانیکا قصد کرتی ہین چنانچہ منجملہ ہزارون معجزات کی وہ بیان کرتی ہین کہ تمام آسمانون
پر آنحضرت کے ولادت کے وقت ایک عجیب طرح کی روشنی تہی اور سماجہیل کا پانی اوسی لمحہ خشک ہو گیا اور
آتش پرستونکی بڑی آگ جو ہزار برس سے برابر روشن تہی یکایک اور بغیر کسی سبب کی بجہہ گئی آنحضرت کے
والد کا نام عبد اللہ اور والدہ کا نام آمنہ تہا جب حضرت پیدا ہوئی تو آپکی ماموں نے جو بڑی منجم تہی آپکا زائچہ
طالع کہینچا اور حکم لگایا کہ آپ بڑی شان و شوکت حاصل کرینگی اور ایک بڑی سلطنت قایم کرینگی آپکی
ولادت کی ساتوین دن آپکی دادا صاحب عبد المطلب نے تمام قوم کی بڑی دہوم دہام سے دعوت کی اور اس

موقع پر یہ آپکو سب کی سامنی پیش کرکی آپکا نام محمد ﷺ (تعریف کیا گیا) نہایت شان و الام
رکہا — آپکی عمر ابہی پوری دو برس کی بہی نہوئی تہی کہ آپکی والد نی انتقال فرمایا اور اون کے
وراثت سی دو اونٹ اور چند بہیڑین اور ایک لونڈی مسماۃ برکت ہاتہہ آئی اسوقت تک آپکو
آپکی والدہ ہی نی دودہ پلایا تہا مگر اب افکار اور غمون کے سبب سے اون کا دودہ خشک ہوگیا
اونہون نی بدوی قوم کی دائی ڈہونڈنی شروع کی ایسی حالتمین دائی ملنی بہت مشکل تہے
کیونکہ دائیان بہت تنخواہ مانگا کرتی ہین اکثر دائیان حضرت کی مفلسی دیکہکر ناک چڑہا کر چلی جایا کرتی
تہین آخرکار ایک سادات گدڑیہ کی بی بی رحم کہا کر حضرت کو اپنی گہر لیگئی اوسکا گہر طایف پہاڑ
کی قریب ایک گانو مین تہا یہہ گانو جو مکہ سی مشرق کیطرف واقع ہی آپکو اپنی دایا کی گہر مین خیلد
روز نگذری تہے کہ اوس کو حضرت کی شانون کی وسط مین ایک تل دیکہکر
اوہام پیدا ہونی لگی اوس نی اور اوس کی خاوند نی اوس تل کی ہونی کو جنون کیطرف
منسوب کیا اور وہ حضرت کو آپکی والدہ کی پاس واپس پہنچا گئی — جب
حضرت چہہ برس کی ہوئی تب آپ کی والدہ نی انتقال فرمایا آپ کی والدہ اور آپ
ان دونون مین یثرب سی واپس آئے تہی — وہان آپ اپنی قریب
رشتہ دارون سی ملنی کی لئی تشریف لی گئی تہی حضرت کی والدہ کا مزار قریۂ ابوا
مین ہی اور قریۂ ابوا مکہ اور مدینہ کی وسط مین واقع ہی آپکی سعادتمندی اس سے خوب
ظاہر ہی کہ آپ اپنی والدہ کی مزار پر ہمیشہ زمان وفات تک تشریف لیجایا کرتی تہی
بی شبہہ حضرت کا ہمیشہ مغموم اور متفکر رہنا اسی باعث سی تہا اور آپکی یہہ بات مشہور ہے

ساتوین برس آپکو اپنی یتیمی اور بیکسی کی قدر ہوئی اس مضمون کو حضرت قران شریف مین

جب کہ اپنی روح کو خدا تعالی کی مہربانی اور حفاظت کا یقین دلاتی ہین اس مختصر طور سے بیان کرتی ہین

فرماتی ہین تجہکو کیا اوسنی یتیم نہین پایا اور پناہ نہین دی ہے —— ایک اور موقع پر جب

حضرت مدینہ سی حدیبیہ کو تشریف لیجاتی تہی آپ اپنی والدہ کی مزار پر تشریف لیگئی اور آپکی

چند معتقد بہی آپکی ساتہہ تہی یہہ لوگ نہ جانتی تہی کہ یہہ حضرت آمنہ کی قبر ہی ان لوگون نی آپکو

روتی دیکہکر استفسار کیا کہ آپ کیون روتی ہین آپنے جواب دیا کہ یہہ میری مادر مہربان کی قبر

ہی اللہ تعالی نی مجہکو اس وقت کے زیارت کی اجازت دی ہی مگر جب مینی دعا مغفرت کیواسطی

اجازت چاہی تو نامنظور ہوئی اب مجہکو اونکی عنایتین اور مہربانیان یاد آئین اور مین رونی لگا۔

آپکی والدہ کی وفات کی بعد آپکو آپکی دادا صاحب عبد المطلب نے اپنی حفاظت مین لی لیا عبد المطلب

اس زمانہ مین شریف کعبہ تہی جب اونہون نے دو برس کی بعد انتقال کیا اونکی بیٹی اور قایم مقام

نی حضرت کو اپنی تربیت مین لی لیا اور آپکو حضرت مین اسطرح رکہا جسطرح کوئی اپنی بچونکو

رکہتا ہی اس زمانہ مین آپ نی علامات ذہانت اور طالب علمی ظاہر کین آپ تنہائی مین بیٹہکر

فکر کرنا پسند کرتی تہی اور اسقدر تنہائی مین بیٹہنی کے شایق تہی کہ جب آپکی ہمجولی کہیلنے کی درخواست

کرتی تو آپ جواب دیتی کہ آدمی کو اللہ تعالی نی عمدہ کامونکی واسطی پیدا کیا ہی نہ بیہودہ کہیلون

کیواسطی جب آپ تیرہ برس کے ہوئی تو آپکی چچا صاحب جو ایک بڑی امیر سوداگر تہی قافلہ شام

کی ہمراہ جانی لگی حضرت نے بہی ہمراہی کی درخواست کی آپکی چچا صاحب راضی ہوگئی آپنے پہلی ہی

سفر مین امور تجارت مین ایسا ہنر ظاہر کیا کہ سبکو آپکی قدر ہوگئی دوسری برس آپنے

ف۱ یہ مراد ابو طالب بن عبد المطلب ہی ہی جو آپکی حقیقی چچا تہی اور حضرت علی کے والد ماجد رضی اللہ عنہ

ف۲ یہہ دعا کی ممانعت آپکی والدہ کے نجات کے واسطی اور بخشش نہونا اون لوگون کی لیی جو اسلام مین نہ تہی [illegible] مسلمانون کا ایک عجیب بحث مسئلہ ہی

ف۳ مدینہ کا شریف قدیمی نام یثرب تہا اور اوس زمانہ مین کثرت [illegible]

سپہ گری اختیار کی اس سی یہہ عجیب بات ظاہر ہی کہ اہل عرب کی نزدیک سپہ گری
اور تجارت باہم مخالف نہین اور اکثر اونکی عمدہ قومون مین اگرچہ یہہ بات فی الحقیقت
نہین ہوتی مگر وہ لوگ ان پیشیون کو جلد جلد بدلتی ہین جو حضرت نی ان مہمات مین عالم
جوانی مین سعی کی اوس سی آپکا بڑا فوجی ہنر اور فہم ظاہر ہوگیا اور آپکی قدر جو آپنی ان اوصاف
کی سبب حاصل کی تھی اور بھی زیادہ ہوگئی جب لوگون نی دیکھا کہ آپ صادق الکلام تیز رای
اور خوش اوقات ہین جب آپکی عمر زیادہ ہوئی تو اور تاجرون نی حضرت کی بڑی ہنر اور
لیاقت کو دیکھکر تجارتمین اپنا گماشتہ بنایا ایک تجارت کی سفر مین جسمین حضرت اپنی چچا
کی ساتھہ تہی آپ شام کی جنگل مین ایک عبادتخانہ کی قریب پہنچی اوسمین سب سی بڑی پادری
نی حضرتکو بغور دیکھکر ابو طالب کو ایک گوشہ مین لیگیا اور کہا اپنی بھتیجی سی خبردار رہنا
اور اسکو یہودیون کی شرارت سی بچانا کیونکہ یہہ یقینی ایک بڑی مطلب کیواسطی پیدا ہوا ہی
بعض مورخین کا قول ہی کہ اس پادریکی پیشین گوئی بالکل پوری ہوئی اور اس آیندہ نبی ہونی
والی نی حضرت ابراہیم کی اولاد سی بڑی تکلیف پائی جب حضرت تجارتکی سفرونمین مصروف
تہی تو آپ مختلف میلون مین جو عرب کی مقامات مختلفہ مین ہوا کرتی تہی جایا کرتی تھی اور
یہان اہل عرب کی مقولی اور مذہبی عقائد بیان کئی جاتی تہی آپکو اس سبب سے ان مضامین کا
خوب تجربہ حاصل ہوگیا اور حضرت کو بت پرستی کی بیہودگی اور اپنی اہل وطن کی بدعات کی ذلت
اور خواری خوب منتقش ہوگئی اس زمانہ مین کعبہ شریف مین آگ لگ کر اوسکا بہت سا حصہ
جلگیا تہا لہذا اوسکی مرمت ہونیکو تہی اور باہم یہہ تکرار ہونی لگی کہ سنگ مقدس کو کونسا آدمی

پہلی گاڑی اس تکرار کی رفع کرنیکی واسطی یہہ بات قرار پائی کہ اس پتہر کی دوبارہ جڑنیکے
ممتازی اوس شخص کو بخشی جاوی جو پہلی درگاہ شریف کی حدونمین داخل ہوا ہو اور
یہہ شخص آنحضرت تہی جو اتفاقاً وہان داخل ہو گئی تہی اونہون نی اوس قرارداد کی موافق
عام رسوم پوری کرنیکی بعد اوس پتہر کو جڑ دیا جبکہ آپ اوس پتہر کو جڑ رہی تہی اوس
وقت عام پاس کہڑی ہونیوالی آفرین آفرین کہہ رہی تہی اوس وقت آپنی ایک بتخانہ اون
بتونکی واسطی بنایا جبکا کہ غارت کرنا آپکی رسالت کا بڑا مقصد تہا بس وہ صرف ایک
پتہر تہا جس کو حضرت نی اسطرح قایم کیا مگر ایک نئی مذہب کے بنیاد تہی جو رکہی گئی تہی
اور جس مذہب کی آپ خود ہادی اور رہنما بنی ـــ آنحضرت اپنی چچا کی خدمت مین
پچیس سال کی عمر تک رہی جبکہ ایک بڑا امیر آدمی شہر مین مر گیا اور اوس کی بیوی
کو جن کا نام خدیجہ تہا ایک منتظم واسطی امور خانگی کی درکار ہوا اور لوگون نے آپکو اس
عہدی کیواسطی تجویز کر کی بی بی خدیجہ سی آپکی سفارش کے آپ تمام اون شرایط پر راضی
ہو کر جو بی بی خدیجہ نی پیش کین اونکی طرف سی تین برس تک دمشق اور مقامون
مین تجارت کرتی رہی جب آپ مکہ کو واپس آئی تو بی بی خدیجہ کی پاس خود اسواسطی گئی
کہ اون سی زبانی تمام اپنی تجارت کا نتیجہ بیان کرین بی بی خدیجہ حساب کے فرد دیکہکر
نہایت راضی ہوئین اور جو کہ آپ حضرت خدیجہ کی سامنی کہڑی تہی آپکی سیاہ اور جہکی ہوئی
آنکہین اور عمدہ خال و خد اور متناسب اعضا اور سوڈول بڑا بنا ہوا ایسا ایک جادو تہا کہ جسکی
سببسے اون کی شکل اون کو اپنی دولت کی زیادتی کی خوشی سی زیادہ خوش آیند معلوم ہوتی تہی

یہہ حسین بیوہ اس زمانہ مین چالیس برس کی تہی اسکی دو دفع شادی ہوچکی تہی اور اس نے دو بیٹے اور ایک بیٹی جنی تہی مگر تاہم ایسی ایک حسین آدمی کی خوش وضعی اور شوخی دیکھکر اوس کا دل نہ رہ سکا اور اوسنے حضرت سے نکاح کی درخواست کی —

اس زمانہ مین آنحضرت کا نہایت شباب کا عالم تہا آپکی شکل شاہانہ تہی خال و خد باقاعدہ اور دل پسند تہی آنکہین سیاہ اور رسیلی تہین بینی ایک ذرا ابہار تہی دہن خوبصورت تہا دانت موتی کیطرح چمکتی تہی رخسار سرخ تہی اور اونسی تندرستی عیان تہی آپنے اپنی قدرتی سیاہ بالون کو اور ریش کو ایک ہلکا سا وسمہ کر رکہا تہا آپکا دل آویز تبسم عمدہ اور رسیلی آواز اور تکلف سے اعضا کو حرکت دینا آزادی اور صاف دلی سے باتا کا کرنا ہر ایک آدمی کو جس سے آپ خطاب کرتی متوجہ کرلیتی تہی آپ مین فرشتون کی صفات تہی آپکی نصیحت جلد مؤثر ہوتی تہی حافظہ خوب تہا خیال بلند پرواز اور دلیرانہ تہا رای صائب تہی طبیعت دلیر تہی اور آپکی صاف دلی اور یقین کی بنسبت کسی کی رای کچہہ ہی کیون نہو آپکا استقلال پیروی مین اوس بڑی مطلب کے جسکی واسطی آپ پیدا ہوی تہی ہر ایک آدمی کی تعریف کو زبردستی اپنی طرف راجع کرتا تہا آپکی قدرتی فصاحت بسبب استعمال عمدہ زبان اور محاسن بلاغت کی فصیح تر معلوم ہوتی تہی — آیندہ ذکر آنحضرت کا جب آپ سن ہوگئی تہی گبن صاحب مورخ نی اسطرح لکہا ہی — آنحضرت حسن مین شہرہ آفاق تہی اور یہہ نعمت صرف اون ہی لوگون کو بری معلوم ہوتی ہی جنکو اللہ تعالی کیطرف سی نہین عطا ہوی منشا اسکی کہ آپ کوئی بات فرماوین آپ بات تو کسی خاص آدمی یا گروہ کو اپنی طرف متوجہ کرلیا کرتی تہی لوگ آنحضرت کی شاہانہ شکل اور

رسیلی آنکہون اور وضع دار تبسم اور بکہری ہوئے داڑہی اور ایسا چہرہ جو دل کی ہر ایک
جذبہ کی تصویر کہینچ دی اور ایسی حرکت اعضا جو زبان کا کام دی تعریف کیا کرتی تہی
دنیوی رسوم مین آپ کو ادب اور خوش خلقی کا نہایت لحاظ تہا امرا اور حکام کی
جس قدر آپ تعظیم کرتی تہی اوتنی ہی آپ غربائی مکہ کی ساتہہ خوش خلقی سی پیش آتی تہی
اور اس سبب سی آپ نہایت معزز اور مکرم تہی آپکی حسن اخلاق نی آپکی پیچیدہ مطالب
کو چہپا لیا تہا اور آپکا خلق خیر خواہی عام اور لوگون کی دوستی کیطرف منسوب ہوتا تہا
آپکا حافظہ بڑا تہا ظرافت عمدہ تہی خیالات بلند تہی رائی صائب صاف اور
قطعی تہی آپکے خیالات اور کام دونو دلیرانہ تہی اور اگرچہ آپکی ارادی رفتہ رفتہ کام
یابی سی پوری ہوگئی پہلا خیال جو اون کو اپنی رسالت کا دلمین آیا اوس سی اون کی
دلیری اور بلندی رائی ظاہر ہی ——— عبداللہ کی صاحبزادی نہایت عمدہ
قوم مین تربیت پالی ہوئی اونہون نے نہایت فصیح عربی کا استعمال کیا اور اون کے
طلاقت لسانی اور بلاغت کو اونکی عقلمندانہ خموشی نی نہایت ترقی دی[ل] ———
وہ علم جس سی عوام الناس علم مراد رکہتی ہین حضرت کو بالکل نہ تہا کیونکہ آپ نے سوا اوس
تعلیم کی جو آپکی قوم مین ہوتی تہی پائی تہی اور حضرت کی قوم کی لوگ اوس زمانہ
مین علم ادب سے غفلت کرتی تہی بلکہ شاید حقیر جانتی تہی کیونکہ وہ اپنی زبان کی مقابلہ
مین کسی زبان کی منزلت نہ سمجہتی تہی وہ اپنی زبان مین استعمال سی کمال حاصل کرتی تہے
کتابون سی نہ حاصل کرتی تہی اپنی زبان کی ترقی دینی کو وہ اپنی شعرا کی ایسی فقرات

ل حضرت موسی اور حضرت عیسی بہی [illegible] صرف تجربہ کار آدمی تہی اونہون نے اپنی [illegible] علم ادب [illegible] سکہائی تہی [illegible] حاصل کی ـــ سوانح عمری حضرت عیسی علیہ السلام مصنفہ [illegible] باب چہارم صفحہ ۱۲

حفظ کرنی پر اکتفا کرتی تہی جنہین وہ اپنی بکار آمد خیال کرتی تہی اہل عرب با
وصف اسکی کہ اون کو اوستاد نہ ملتا تہا بڑی اہل ہنر ہو جاتی تہی کیونکہ خیمہ ہی ایک
قسم کا مدرسہ تہا جو ہمیشہ کہلا رہتا تہا یہان اہل عرب تجربہ کار اور لیاقت والے
آدمیون سی ملکر بہت علم اور عقل حاصل کر لیا کرتی تہی اہل مشرق کی خوش
اخلاقی اور جودت رای ہماری تعلیم سی بالکل مختلف ہے عرب کی مورخین نی آپکے
شادی کا بیان بہت دلچسپ لکہا ہی حضرت کا نکاح بڑی دہوم دہام سی ہوا
تہا دو اونٹ دعوت مین ذبح ہوئی تہی اور حضرت خدیجہ کی غلام دف بجا بجا کر
مہمانون کی سامنی ناچ رہی تہی نکاح کیوقت حضرت کی اٹہائیس برس کی عمر تہی اور
حضرت خدیجہ کی چالیس برس کی مگر وہ بہت صاحب جمال تہین اگرچہ حضرت کی
عمر اور آپکی بی بی کی عمر مین مساوات نہ تہی مگر پہر بہی آپ بڑی اتفاق سی رہی اور کبہی
آپ نی اپنی ملک کی اوس قانون کا فائدہ نہ اوٹہایا جس مین ایک سے زیادہ نکاح
کی اجازت ہی — اب اس نبی کی پندرہ برس کی حالات بالکل معلوم نہین ہوئے
اسیطرح حضرت عیسی کی بہی اوس زمانہ کی حالات معلوم نہین ہین جب آپ جوزف نجار
کی دوکان مین کام کیا کرتی تہی ہم کہہ سکتی ہین کہ اس مقدس عرصہ مین آپ اپنی عقل ورای
کو ترقی دی رہی تہی اور رفتہ رفتہ اوس پیام کی تیاری کر رہی تہی جو آپکو خدا تعالی کیطرف
سی سپرد ہوا تہا — آپ اپنی تئین الزامات اور بہتانون سی بچاتی ہین ہمیشہ مصروف
رہتی تہی کہتی ہین کہ ہر ایک سال آنحضرت جبل حرا کی کہو مین جاکر ایک مہینہ بسر کیا کرتی

تہی یہہ پہاڑ مکہ معظمہ سی تین میل کی فاصلہ پر مغرب کیطرف واقع ہے یہان انجیل ملاحظہ
فرمایا کرتی تہی اور بیٹہکر فکر کیا کرتی تہی کچہہ تو آپکا مزاج پہلی ہی گرم تہا کچہہ اس سخت محنت
کی سببسے آپکی طبیعت پر ایک طرح کا تپ پیدا ہو گیا آپکو اکثر توہمات اور خیالات پیدا ہونے
لگی ——— آپکی ایک مورخ کا قول ہی کہ آپ متواتر چہہ مہینہ تک ایسی خواب دیکہا کئی جیسی
آپکو دن بہر خیالات رہتی تہی ——— اس بات کی اصلی حقیقت معلوم کرنی بہت مشکل ہے
آیا آپکو سخت فکر کرتی کرتی یہہ خیالات بندہنی لگی تہی یا آپ پر عرض کی سببسے یہہ بیہوشی
طاری ہوتی تہی مگر یہہ بات یقینی ہی کہ وحی نازل ہونیکی وقت آپکا چہرہ بالکل متغیر ہو جاتا تہا اور
آپ بہت متفکر معلوم ہونی لگتی تہی ——— آپ زمین پر اسطرح گر پڑتی تہی جیسی کوئی جاگا ہوا
یا مخمور گر پڑی اور نہایت سردیمین بہی آپ کی پیشانی پر پسینی کی بڑی بڑی قطرے
آجاتی تہی ——— بلکہ روایت ہی کہ اگر وحی نازل ہوئی کیوقت آپ اونٹ پر سوار ہوتی
تہی تو اوس اونٹ پر بہی ایک عجیب طرح کی حالت طاری ہو جاتی تہی کبہی پچہلے پیرون کے
بل زمین پر بیٹہہ جایا کرتا تہا اور کبہی اوٹہہ کہڑا ہوتا تہا یا یکایک کہڑا ہو کر اپنی ٹانگین
ادہر اودہر پہینکنی لگتا تہا گویا یہہ چاہتا تہا کہ ان ٹانگون کو توڑ کر پہینکدی یا دون ———
یہہ جو اکثر عیسائیون کا بیان ہی کہ غشی آپ کو مرگی کی سبب سی طاری ہوتی
تہی یہہ عیسائیون کی لونانی خرفہ کی ذلیل جہوٹی حجت بنائی ہی معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ لوگ اس نئی مذہب کی نبی کو بیماری کا داغ لگایا چاہتی ہین ایسی بہتان
سی عیسائیون کو نفرت کرنی ضرور ہی ان بد اندیش متعصبون کو یہہ خیال

کرنا ضرور چاہیئے تہا کہ اگر آپ کو فی الحقیقت یہہ مرض بہی ہوتا تو اونہین
دینی مسئلہ کی موافق آپ پر رحم لازم تہا نہ خوشی کرنا اور یہہ بات بنانا کہ
یہہ مرض خدائیتعالی کی غضب کی علامت ہی —— عَیَاذًا بِاللہِ۔
آپ کو چالیسوان سال تہا رمضان[۱] شریف کی مہینہ مین آپ اپنی حجرہ مین
بیٹہی ہوئی شب بیداری کر رہی تہی آپ نی سنا کہ کوئی میرا نام پکارتا ہی یہہ سنکر
سر مبارک باہر نکالا اوس وقت آپ پر اسقدر نور اور روشنی کا غلبہ ہوا کہ
آپ بیہوش ہوگئی جب آپکو پہر ہوش آیا آپ کی پاس ایک فرشتہ آدمی کے
شکل بنکر آیا اور اوس نی آپ کی سامنی ایک ریشمی کپڑا جو تمام لکہا ہوا تہا
پیش کیا اور کہا پڑہو آپ نی فرمایا کہ مجہی پڑہنا نہین آتا[۲] پہر فرشتہ نی کہا کہ بسم اللہ
کرکی پڑہو اور ایسی اللہ کا نام لیکی پڑہو جس نی آدمی کو ایک قطرہ خون
سی بنایا اور ایسی اللہ کا نام لیکر پڑہو جس نی انسان کو قلم کا استعمال سکہایا
اور جو اوس کے روح مین علم کا نور ڈال سکتا ہی آپکا دل اوسی لحظہ روشن
ہوگیا اور وہ نوشتہ بآسانی پڑہ لیا پہر آپ کو بہت گہبراہٹ ہونی لگی اور
آپ جنگل کو دوڑ کر تشریف لیگئی یہان آپ کو در و دیوار سی یہہ آواز
آنی لگی کہ ای محمدؐ تو خدائیتعالی کا نبی ہی اور مین جبرئیل فرشتہ ہون ——
اگر ہم یہہ خیال کرین کہ یہہ بات اکثر ہوتی ہی کہ جب آدمی تنہائی مین بیٹہا
ہو تو وہ ایسی اشکال وہمی کو صور حقیقی سمجہہ لیتا ہی اور علاوہ اس کے

[۱] [illegible] ۱۲ مؤلف

[۲] بارہوین صفحہ کا حاشیہ دیکہو ۱۲ مؤلف

بڑی بڑی عقلمند مرد اور عورتون کو ایسی وہم اکثر پیدا ہوی ہین مثلا قیصر روم
کی ہمزاد کی حکایت اور اوس کا بروٹس کی خیمہ مین آنا اور ایک مہیب شکل کا
کرومول کی پاس آنا اور اوسکی شان اور شوکت کی پیشین گوی کرنا اور زمانہ حال مین
مولی آوس اور میڈم ڈی گاین اور سوی ڈن برگ اور میڈم کروٹز وغیرہ کی
حکایات جب ہم ان حکایات کو خیال کرین تو یقین ہوجاتا ہی کہ آنحضرت نی ہرگز فریب
نہین کیا اور اون کو دلی یقین ہوگیا تہا کہ مجکو حضرت جبرئیل خداتعالی کیطرف سی رسالت
کا حکم دی گئی اور مین نبی برحق ہون چوبیسوین رمضان المبارک کو آنحضرت اپنی
بی بی پاس آئی اور حضرت کی چہرہ سی غم کی علامات ظاہر تہین آپ نی اونکو پکارا
اور کہا کہ مجہی کوئی چیز باندہنی کو دو اور مجہپر ٹھنڈا پانی ڈالو میرا دل بہت گہبراتا ہی
جب آپکو ذرا افاقہ ہوا تب آپنی اپنی رسالت کا راز اپنی زوجہ پر افشا کیا حضرت
خدیجہ نی اوسی فی الفور تسلیم کرلیا اسبات کا کچہہ عجب نہین ہی کہ حضرت خدیجہ کو اس
امر مین کچہہ شبہہ نہوا کیونکہ حضرت تمام عمر آپ پر بہت مہربان رہی اور ایسی بی بی کی
ساتہہ بڑی وفاداری سی بسر کی جنہون نی آپکو اپنی عشق کی سبب سی ہو بہو اپنا بنا دیا
آپنی جبتک حضرت خدیجہ زندہ رہین اوس قانون کا فایدہ نہ اوٹہایا جسمین ایک سی زیادہ
نکاح جائز تہی آپ ہمیشہ بڑی وفاداری سی اپنی بی بی کی ساتہہ بسر کیا کئی اسصورت مین
وہ کیونکر آپکی بات کو یقین نکرتین لہذا اونہون نی آپکی اس وہم کو واقعی خیال کرلیا
اور یہہ تعین کرلیا کہ آپ خدا کیطرف سی نبی ہوگئی ہین حضرت خدیجہ کی بعد زید آپکا عربی غلام

ایمان لایا اور آپ نی اوس کو آزاد کر دیا پہر آپ کی چچازاد بہائی علی ابن ابیطالب ایمان
لائی پہر آپنے ابوبکر کو دعوت اسلام کی اور کامیاب ہوئی ابوبکر قریش خاندان مین
بڑی امیر اور ذی وجاہت تہی اسوقت مکہ کی بڑی بڑی امیر لوگ بعض ابوبکر کو
دیکہکر اور بعض صرف اونکی نصیحت سی اس نئے مذہب مین داخل ہوگئی — یہہ بات اونکی
صاف باطنی پر خوب دال ہی کہ سب سے پہلی جو لوگ ایمان لائی وہ آپ کی دوست اور
اہل خاندان تہی جو آپکے عادات سی خوب واقف تہی اگر معاذ اللہ — آپ فریبی
ہوتی تو یہہ لوگ آپ پر ہرگز ایمان نہ لاتی اور انپر بہی یہہ فریب ضرور ظاہر ہوتا مگر تہوڑی
دنونکی بعد آپکی اس کامیابی مین ایک رخنہ پڑگیا آپنے ایکدن اپنی قوم کی بڑی بڑی
معزز لوگون کو جمع کیا اور جو ہین اون کے سامنی اپنی رسالت کی مضمون کا بیان شروع
کیا یہہ لوگ تمام بی پروائی سی سننے لگی اور اونکی دلونمین شک پیدا ہوئے مگر جب آپنی خدا کے
وحدانیت اور اپنی رسالت کی مسئلون پر بہی قناعت نکی اور اپنی سامعین سے فرمایا
کہ میرا یہہ ارادہ ہی بتونکو غارت کرون اور اپنی اہل ملک کو پہر مذہب ابراہیم تلقین کرون
تو وہ تمام لوگ نہایت خفا ہوئی اور اونہون نی ارادہ کیا کہ آپ کو بجبر خاموش کردین
جسقدر آپکی اہل قوم آپکی مخالفت مین سرگرم تہی اوسقدر اور لوگ نہ تہی — ابوطالب
اگرچہ اسلام نلائی مگر پہر بہی اپنی بہتیجی کی حفاظت کیا کئی — اب چند سال آپکی عمر بہت
مصیبت سے بسر ہوئی لوگ آپکی ساتہہ طعن اور تشنیع سی پیش آتی تہی اور بہت دق کرتی تہی
یہانتک کہ جو آپکی چند معتقد تہی وہ بہی اسی حالت مین گرفتار تہی — ایک دفعہ

آپ کی دشمنون نی کہاکہ آپ اپنی ارادہ سی باز آئی اور یہہ دولت اور حکومت
لیجئی مگر آپ نی قرآن شریف کی اکتالیسوین سورت اونکی جواب مین پڑہی سورت
مین ہی یہہ چند آئتین منتخب کیجاتی ہین —— یہہ سورت اللہ تعالی رحمٰن اور رحیم
کیطرف سی الہام ہی مین تمہاری مانند آدمی ہون مجہی یہہ خدا تعالی کیطرف سی الہام
ہوا ہی کہ تمہارا خدا واحد ہی تم براہ راست اوس کی طرف رجوع کرو اور اوس سے
مغفرت مانگو ایسی لوگون پر لعنت ہی جو اللہ تعالی کو دیوتاؤن کی ساتہہ شامل
کرتی ہین اور زکوۃ نہین ادا کرتی اور آخرت کا نہین یقین کرتی مگر وہ لوگ جو یقین
کرتی ہین اور راہ راست پر چلتی ہین یقینی جزائی بی زوال پائینگے کیا تم حقیقت
مین اوس خدا کو نہین مانتی جس نے دو دن مین زمین پیدا کی اور تم اوسکی شریک
مقرر کرتی ہو دنیا کا مالک وہی ہی اوس نے اس پر پہاڑ قایم کئی ہین جو سر بلند ہین
اوس نی دنیا کو برکت دی ہی اور چار دن کی عرصہ مین تمام دنیا مین رزق تقسیم
کیا ہی تاکہ سب لوگ اوس سی دعا کرین بعد اسکی اوس نی آسمان پیدا کئی جو ابتک
صرف دہوان تہی پہر اوس نی آسمانون اور زمین کیطرف یہہ خطاب کیا ——
حاضر ہو خواہ تمہاری مرضی ہو یا نہو —— اون دونون نی جواب دیا ہم حاضر ہین اور
فرمانبردار ہین —— اگر تجہی شیطان بہکائی تو تو خدا سی پناہ مانگ کیونکہ خدا تعالی
سمیع اور علیم ہی —— قریب کہین سی کیون نہ آئی تیری قریب نہ آئیگا یہہ ——
قرآن شریف —— پیغام ہی جو اللہ تعالی دانا اور سزاوار ستایش کیطرف سی نازل ہوا ——

ہمنی

ہمنی مجہسی کوئی بات ایسی نہین کہی — محمدؐ — جو مجہسی پہلی نبیونسی نہ کہی ہو — تیرا
خدا یقینی غفور ہی اور سزا دینی والا — اس آیت کی جوابمین آنحضرت کی مخالفین نے درخواست کے
کہ آپ ہمین کوئی معجزہ دیکہائی جس سے آپکی رسالت کا یقین ہو مگر آپنی انکار کیا اور فرمایا کہ مجہی
اللہ تعالی نی نصیحت اور راہ راست بتانی کی واسطی پیدا کیا ہی معجزہ دکہانی کو نہین
پیدا کیا — اور اوسوقت قران شریف کی ایک آیت پڑہی اور اپنی مخالفین سی ارشاد کیا
کہ تم کوئی ایسی تصنیف لاؤ جسمین ایسا حسن عبارت اور بلند خیالی پائی جائے — کسی نی نہین
لکہا کہ آنحضرت نی اپنی رسالت کی ثبوت کیواسطی کسی بڑا یا چہوٹی معجزہ کا استعمال کیا ہو
برخلاف اسکی یہہ معلوم ہوتا ہی آپکو اپنی دلائل اور فصاحت پر اعتماد کلی تہا اور حرارت
مذہبی نی اس زمانہ مین آپکی بڑی مدد کی تہی آپکی اور جذبونکی کچہہ حقیقت نہ تہی آپکا کوئی کام اور
زمانہ حرارت مذہبی سی خالی نہ تہا یہہ تعجب کے بات ہی کہ آپ صریحًا فرماتی ہین کہ مجہہ مین معجزہ
دکہانیکی طاقت نہین ہے اگر توبہی ہر طرح کی معجزی آپکی طرف منسوب کئی گئی ہین اور آپکی واقعی
حالات اور تعلیم کا ذکر اسقدر حکایات اور تاویلات مین مخلوط ہی جیسی کسی عیسائی ولی کا
ہو حقیقت مین آیات قرانی آنحضرت کی قانون سی اسقدر مختلف ہین جیسی — بوڈ میٹر (١) کے
عجیب خیالات انجیل کی بیان سے — گبن (٢) صاحب نی ان مصنوعی معجزون مین سی یہہ معجزہ لکہا
ہی — کج فہم عیسائی بیان کرتی ہین کہ آنحضرت نی ایک کبوتر پال رکہا تہا جو آسمان سے
اوترتا اور آپ سے سرگوشی کرتا معلوم ہوتا تہا جب یہہ مصنوعی معجزہ کردوشش نے
بیان کیا اوسکی ہی مترجم پوکوک نی پوچہا کہ اون مصنفین کے نام کیا ہین جنہی — تمنے یہہ

(١) [illegible]

(٢) گبن صاحب کی کتاب موسوم ڈکلائن اینڈ فال کی جلد ٥ صفحہ ١١١ مطبوعہ لندن دیکہو ١٢ مؤلف

روایت نقل کی گروشش نی ناچار اقرار کیا کہ یہہ تو مسلمانونکو بہی معلوم نہین مگر
اس خیال سی کہ مبادا اہل اسلام ناخوش ہون اور تضحیک کرین اوس وضع تعصب
آمیز کا ترجمہ نکیا یہہ مقام تمام لاطینی ترجمون وغیرہ مین ابتک مشہور ہی —— جب
ابو لہب نی دیکہا کہ آنحضرت کی دشمن ہنوز آپکی بدخواہی مین سرگرم ہین اونی نہایت التجا
سی آپکو سمجہایا کہ اب اسباب مین بہت جد و کد نہ کیجی مگر آپنے جواب دیا کہ اگر تمام
قریش میری قتل کا قصد کرین اور آفتاب اور ماہتاب بہی داہین بائین انکی شریک ہون
تو بہی مین اپنی ارادہ سی باز نہ آؤنگا —— آپنے اس مخالفت کا ہرگز کچہہ خیال نکیا
اور پہر چند مہمان جمع کئی انہین اکثر لوگ آپکی ہمقوم تہی —— روایت ہی کہ اونکی
سامنی ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہوا اور دودہ کا قدح رکہا جب یہہ لوگ کہانی سی فارغ
ہوگئے اوسوقت آپ کہڑی ہوئی اور اپنی رسالت کا حال بیان کیا اور فرمایا کہ دنیا اور دین
کی خیر اون لوگون کو ملینگی جو میری امت مین آئینگی اور اس فصیح فقرہ پر کلام ختم کیا تم مین سے
کون آدمی اس بوجہہ اوٹہانی مین میرے مددگاری کریگا اور کون میرا ویسا قایم مقام اور جانشین
بنیگا جیسی حضرت ہارون حضرت موسی کی تہی تمام اہل محفل حیران اور خاموش تہی کسیکو
یہہ جرات نہوی کہ اس خوفناک عہدہ کو قبول کری کہ آنحضرت کی چچازاد بہائی جو جوان و
دلیر تہی یکایک کہڑی ہوگئی اور باواز بلند کہنی لگی ای نبی مین اگرچہ ان حاضرین مین سب سے
خورد ہون اور میری آنکہونمین نزلہ کا خلل ہی اور میرا پیٹ سب سے بڑا ہی اور میرے
ٹانگین سب سی لاغر ہین مگر ای نبی مین تیرا جانشین بنجاؤنگا آنحضرت نے یہہ بات

سنکر حضرت علی کو اپنی گلی لگایا اور پکار کر فرمایا دیکھو یہہ میرا بہائی اور میرا قایم مقام ہے
—— جب آپ اسطرح اظہار رسالت فرما چکی تو آپنے مکہ مین علی العموم وعظ فرمانا
شروع کیا اور ہر روز آپکی امت مین ترقی ہونی لگی جہان آپ اکثر وعظ فرمایا کرتی تہی
وہ مقام صفا تہا یہ بعض پہاڑیان ہین جو قریب مکہ معظمہ کی ہین مگر آپ کبہی کبہی جبل حرا
کیطرف بہی تشریف فرما ہوتی تہی اور وہان سی بہی سورتین قران شریف کی لایا کرتی تہی
—— اس زمانہ مین حضرت عمر ایمان لائی یہہ آپکی سخت دشمن مگر صاف باطن تہی فی الحال
حضرت عمر اپنی بہن امینہ سی بہت ناراض ہوی کیونکہ وہ اس نئی مذہب مین داخل ہوگئی تہین
آپنی دیکہا کہ وہ ایکدن چہپی قران پڑہ رہی ہین آپنی اونکو خوب مارا اور قران کو زمین پر پہینک
دیا اس لڑکی نی قرآن کو جبر و سنجیدگی سی اوٹہالیا اور اوسی اپنی بہائی کی دینی پر ہرگز راضی
ہوئی آپ اور بہی زیادہ خفا ہوئی اور اوسنی قرآن چہین لیا مگر اسوقت آپکی نظر حسن
اتفاق سی قرآن شریف کے چند سطرون پر جا پڑی آپ بہت متعجب ہوی اور تعریف
کرنی لگی بعد ازان اوسی جگہہ کہڑی کہڑی ایمان لائی اگرچہ آپ اسوقت مسلح تہی اپنی
ہتیار نکہالی اور بخط مستقیم قلعہ صفا کی جانب جو جای پناہ آنحضرت تہا روانہ ہوئی آنحضرت
نی آپکو اپنی طرف آتی دیکہکر باواز بلند فرمایا ای عمر تم کہانسی آتی ہو کیا تم یہان جبتک
رہوگی کہ تم آسمان کے تلی دبجاؤ اور وہ تیر گر پڑی حضرت عمر نی جواب دیا مین آپکی پاس
آتا ہون اور خدا پر اور آپ پر جو اوسکی پسندیدہ نبی ہین ایمان لایا —— جب قریش
کو یہہ بات معلوم ہوی کہ آنحضرت ہنوز اپنی مذہب کے رواج دیجاتے ہین اونہون نی ہر طرح

کا ظلم کرنا شروع کیا اور آپکی است پر ایسا ظلم کیا کہ وہ مکہ مین رہنا مصلحت نسمجھی یہہ
باتین دیکھکر آنحضرت نی حکم فرمایا کہ تمہارا جہان دل چاہے چلی جاؤ اور اپنی جان بچاؤ یہہ لوگ
ایشیا مین چلی گئی اور وہان مامون ہوئی یہہ پہلی مہاجرت آپکی رسالت کی پندرہوین برس
ہوئی ان پناہ گزین مرد و عورتون اور بچون کے تعداد اسی ہو گی ان لوگون سی نجاشی بادشاہ
ابیسینا بہت مہربانی سی پیش آیا اور اوسنی قریش کے اوس فوج کو جو انکی تعاقب مین گئی تہی ان کے
گرفتار کردینی سی انکار کیا عرب کی مورخین کا قول ہے کہ وہ خود مسلمان ہو گیا —

باب دوم آنحضرت اور قران شریف کا ذکر

چونکہ آپ کی نبوت کی دوسری سال مکہ مین آپکی معتقدین بکثرت ہو گئی اور اہل شہر کو اوسی
اندیشہ ہونی لگا اہل شہر نی منادی کروائی کہ آئندہ کوئی آدمی اسلام قبول نکری مگر جبتک آپکی
چچا ابو طالب زندہ رہی تب تک آپکو اس بات سی کچہہ تکلیف نہ پہنچی وہ آپ کی بہت حفاظت
کرتی رہی دو برس بعد اون کا ہی انتقال ہوا اور اب آپکو اہل مکہ سی بہت تکلیف پہونچنی
لگی ابو طالب کا تمام مال اور اختیارات آنحضرت کی دشمنون کو سپرد ہوا یہہ لوگ آپ سے
اور زیادہ دشمنی کرنی لگی اور ہر موقع پر طعن و تشنیع سی پیش آنی لگی یہانتک کہ جب آپ
نماز مین مصروف ہوتی تو یہہ لوگ آپکی پوشاک پر تمام قسم کی غلاظت پہینک دیتی اور طرح
طرح سی آپکی حقارت کرتی — اس وقت آپ پر ایک اور صدمہ پڑا — ابو طالب کو
انتقال کے تہوڑا ہی عرصہ منقضی ہوا تہا کہ حضرت خدیجہ نی آپکی گود مین انتقال فرمایا —
آپکو اپنی بی بی کی سبب سے صدمہ جانگداز ہوا — بیس برس تک حضرت خدیجہ آپ کی

بیشتر

مشیر اور مددگار رہی تہین اونکی وفات کی سبب آپکو بہت رنج ہوا اور گہر اوجاڑ
معلوم ہونی لگا باوصف اسکی کہ ضعیفی کی باعث حضرت خدیجہ کا حسن بالکل جاتا رہا ہوگا
مگر آنحضرت اونکی دم وفات تک وفادار رہی اور آپ نی دوسرا نکاح نکیا ——
جب حضرت خدیجہ مکہ کی قبرستان مین دفن ہوئین اور یہہ گورستان شہر کی شمالی مغربے
گوشہ مین واقع ہی ہمنی برخت صاحب سیاح کی کتاب مین لکہا دیکہا ہی کہ حضرت خدیجہ کے
قبر ابتک قایم ہی اور زائرین اوسپر ہمیشہ جمعہ کی صبح کو جایا کرتی ہین اس قبر مین تعویز
کی سوا اور کوئی چیز عجیب نہین ہے اس تعویز پر کوفی خط سی ایک کتبہ لکہا ہوا ہی اور یہہ
کتبہ آیۃ الکرسی ہی —— آنحضرت دم وفات تک حضرت خدیجہ کی شکر گذار رہے
آپکی اس شکر گذاری سی ایکدن حضرت عایشہ نہایت ناراض ہوئین یہہ آپکی سب بیوین
سی نہایت حسین تہین اور انسی آپنے حضرت خدیجہ کی وفات کی بعد نکاح کیا تہا ——
اس خفگی کی عالم مین حضرت عائشہ نی آپ سی سوال کیا کہ کیا خدیجہ مسن نہ تہین اور کیا اللہ تعالے
نی آپکو ان سی زیادہ حسین اور بہتر زوجہ نہین عنایت کی آپنی جذبہ سی اور باواز بلند جواب
دیا خدا جانتا ہی کہ یہہ معاملہ اسطرح نہین ہی —— اونسی بہتر اور زیادہ مہربان منکوحہ ہونا ناممکن
ہی اونہون نے اوس حالت مین میری نبوت کا یقین کیا جس زمانہ مین تمام آدمی میرا مضحکہ کرتی
تہی اور مجہی حقیر جانتی تہی اور جس زمانہ مین مین غریب اور حقیر اور مصیبت زدہ تہا اوس زمانہ
مین اونہون نے مجہی تسلی دی اور میری مدد کی —— چونکہ اب آپکا کوئی مددگار نرہا تہا اور
آپکو قریش خاندان کی لوگ جو آپکی قریب کے رشتہ دار اور ایک زمانہ مین دوست تہے طرح طرح کی تکلیفین

دینی لگی تہی لهذا آپ کو ناچار کوئی مامن ڈہونڈنا ضرور پڑا آپ اپنی وفادار خادمت
گذار زید کو لیکر طایف کے جانب روانہ ہوئی — یہہ قصبہ مکہ سی ۶۰ ساٹہہ میل کی
فاصلہ پہ ہی اور اوسکی مشرق مین واقع ہی یہان آپ کی دوسری چچا عباس رہتی تہی
— جوہین آپ اس قصبہ مین داخل ہوئی آپنی وہان کی تین امیرون سے ملاقات کی اور
اونسی بیان کیا کہ مین نبی ہون تمہین چاہئی کہ ایمان لاؤ اور اسلام کی پہلانی مین میرے
مدد کرکی بہیہ سربلندی حاصل کرو مگر اونہین یقین نہ آیا — اونہون نی وہی اعتراضات
کرنی شروع کئی جو قریش خاندان کی لوگ کرتی تہی اور آپ کو نصیحت کیے کہ آپ کہین اور پناہ
گزین ہوں — مگر آپ یہان ایکمہینہ تک قیام پذیر رہی اور وہان کے عقلا اور سمجہہ دار لوگ
آپکی قدری خاطرداری کرتی رہی مگر آخر کار غلامون اور ذلیل قومون نے حضرت پر بلوا کیا
آپکو پتہر ماری اور دو یا تین میل تک رست مین آپکا تعاقب کیا اور اون پہاڑیون تک
آپکی پیچہی آئی جو شہر کی گرد واقع ہین یہان آپ بہت تہک گئی تہی اس جای پر بہت سے
باغ واقع ہین اون مین سی آپنی ایک انگور کی بیل کے سایہ مین دم لیا بعد اسکی آپ پہر مکہ
کیطرف روانہ ہوئی جب آپ شہر کی قریب پہنچی آپ نی مطعم ابن عادیکو پیغام بہیجا یہہ
شخص بڑا ذی وجاہت تہا اور آپکا معتقد بہی تہا اس شخص سے آپنے یہہ درخواست کی
کہ مجہی شہر مین صحیح وسالم کسیطرح پہنچادی وہ اسبات پر راضی ہوگیا مطعم نی اپنی
بیٹون اور متعلقین کو جمع کیا اور حکم دیا کہ تم کعبہ کی پاس مسلح ہوکر کہڑی ہو جاؤ اسکی
بعد آنحضرت مو زید کی مکہ مین داخل ہوئی مطعم منادی کرتا جاتا تہا کہ کوئی آپ سی بی ادبی

نکرسکا

نکری انحضرت کعبہ مین گئی اور حجر اسود کو بوسہ دیا اور پہر مطعم اور اوسکی گروہ کو بطور
بدرقہ کی لیکر اپنی گہر تشریف لی آئی ——— حضرت خدیجہ کی وفات کی دو مہینہ
بعد انحضرت نی بی بی سودہ سی نکاح کیا یہہ بیوہ تہین اور اسی وقت حضرت عایشہ سی
بہی شادی کی حضرت عایشہ آپکی دوست حضرت ابو بکر کی بیٹی تہین اور نہایت حسینہ
تہین اس نکاح سی آپکی بڑی غرض یہہ تہی کہ میری اور ابو بکر کی دوستی اور بہی مستحکم ہوجائی
——— کہتی ہین کہ انحضرت نی بی بی خدیجہ کی وفاتکی بعد گیارہ یا بارہ نکاح کئی اور آپ
پندرہ یا تیرہ عورتون سی منسوب ہوئی تہی اس سبب سی بعض مخالف مورخ آپ پر بہت
اعتراض کرتی ہین اور آپکی اس فعل کو شہوت پرستی کیطرف منسوب کرتی ہین - معاذ اللہ مگر علاوہ
اسباب کی کہ اہل عرب اور شرقی لوگ انحضرت کیوقت مین ایک سی زیادہ نکاح کیا کرتی تہے
اور اون کا یہہ فعل قبیح نہ خیال کیا جاتا تہا ——— یہہ بات بہی یاد رکہنی چاہئی کہ
آپ پچیس برسکی عمر سی پچاس برس تک ایک ہی بی بی پر قانع رہی اور جب اونہون نی
تریسٹھہ سال کی عمر مین انتقال فرمایا اوسوقت تک اونکی ہان کوئی بیٹا نہ پیدا ہوا تہا
اب ہم پوچہتی ہین کہ یہہ بات ممکن ہے کہ ایک شخص شہوت پرست ہو اور ایسی ملک کا باشندہ
ہو جہان ایک سی زیادہ نکاح کرنی جائز ہون اور وہ شخص پچیس برس تک صرف ایک بی بی
پر قانع رہی غالب ہے کہ انحضرت نی جو اپنی آخر عمر کی تیرہ سال کی عرصہ مین بہت سے نکاح کئی وہ
صرف فرزند کی امید مین کئی ہونگی وہ مقدس مہینا جس مین زایرونکی قافلی مکہ مین آیا کرتی تہے
امن کا زمانہ ہوتا تہا جبتک یہہ مہینا رہتا تہا لوگ باہم جنگ نکرتی تہی اور آدمیون کی قافل

کی تہوں اطراف سی اس قومی عبادتخانہ مین آیا کرتی تہی تاکہ اس سالانہ جلسہ مین شامل
ہون انحضرت نی اس موقع کو بہت غنیمت سمجہا اور وعظ کہنا شروع کیا یہان آپ کی
بہت لوگ معتقد ہو گئی یہہ لوگ یثرب کی رہنی والی تہی جب اہل یثرب اپنی وطن کو گئی
تو اونہون نی اس نئی مذہب کی نہایت تعریف کی اور اپنی دوستون اور اہل شہر کو سمجہایا
کہ تم بہی اسی مذہب مین آجاؤ چونکہ اہل مکہ اور مدینہ مین معاملات تجارت مین رقابت
تہی اور مکہ کی لوگ اس مذہب سی نہایت متنفر تہی لہذا اہل مدینہ نی یہہ مذہب اور بہی
خوشی سی اختیار کر لیا حضرت نی اپنی رسالت کی بارہوین سال اپنی اورشلیم کی شب رویکا
حال بیان کیا اور فرمایا کہ یہان سی مین البراق پر سوار ہو کر آسمان پر گیا حضرت
جبرئیل بہی میری ساتہہ تہی قرآن کی سترہوین سورت مین بہی اسبات کا ایک مبہم اشارہ
ہی انحضرت نی جو شب معراج کا حال بیان کیا وہ یہہ ہی کہ مین ایک شبکو اپنی بی بی عائشہ
پاس سوتا تہا مینی سنا کہ کوئی شخص دروازہ کی زنجیر ہلا رہا ہی یہہ سنکر مین اوٹہہ کہڑا ہوا
اور مینی دیکہا کہ حضرت جبرئیل کہڑی ہوئی ہین اور اونکی پاس البراق کہڑا ہی یہہ ایک
عجب طرحکا جانور تہا اسکا چہرہ آدمی کا سا تہا کان ہاتہی کی سی ناک اونٹ کیسی جسم
گہوڑی کا سا دم خچر کیسی اور سُم بیل کیسی وہ رنگ مین دودہ کی مانند سفید تہا اور
برق کی مانند تیز رو حضرت جبرئیل نی اپنی پرون کا ساتوان جوڑا کہولا اور
اوڑنا شروع کیا آنحضرت البراق پر سوار ہوئی اور اونکی ہمراہ ہوئی جب آپ اورشلیم
مین پہنچی تو حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی سی ملاقات ہوئی

اون ہی آپ نی اسی بہائیو خطاب کر کی ملاقات کی اور اون کی ساتہہ نماز پڑہی اسکی
بعد آپ اورشلیم سی حضرت جبرئیل کی ساتہہ روانہ ہوئی یہان حضرت نی نور کا
ایک زینہ دیکہا جو آپکی واسطی تیار تہا اس زینہ پر آپ مع ان سب نبیونکی چڑہ گئی اور
البراق کو ایک لوہی کی قلابہ سی باندہ گئی یہہ قلابہ ایک ٹیلہ مین لٹکا ہوا تہا اور البراق
کو آپ نی اس نظر سی یہان باندہا تہا کہ یہہ ہماری واپس آنی تک ہمارا منتظر رہی جب
آپ آسمان پر پہنچی تو حضرت جبرئیل نی آنحضرت کو ساتون آسمانون کا ملاحظہ کروایا
ورجل شاعری نی بہی (بلاتشبیہہ) ڈینی کو اسیطرح آسمانون کا مشاہدہ کروایا تہا جب
آپ پہلی آسمان پر تشریف لیگئی آپ نی فرشتون کا ایک گروہ دیکہا کہ طرح طرح کی
شکلین رکہتی تہی بعضون کی شکل آدمیون کے سی تہی بعض پرندون سے مشابہ تہی اور بعض
چرندونکی شکل رکہتی تہی وعلی ہذا القیاس پرندون مین آپنی ایک مرغ دیکہا کہ وہ
نہایت بلند قامت تہا اور اوس کی پر برف کی مانند سفید تہی تمام فرشتی
جو یہان پر رہتی ہین جمع تہی تاکہ خدائیتعالی سی وہان کی مخلوق کے
سفارش کرین آخر کار یہہ سب نبی وہان پہنچی جہان سدرہ ہی اور جنت
کی باغ کی حد ہی اس درخت کی پہل ایسی بڑی تہی کہ اون مین سی ایک
پہل عرصہ دراز تک تمام مخلوقات کی خوراک کو کافی ہوا یہان انہون
نی ایک حد دیکہی جس پر سی اب تک انسان کا گذر نہوا تہا اور جو ہمانون
کو اللہ تعالی کی تخت سی جدا کرتی تہی سدرہ کے

پاس ایک اور فرشتہ آپکا انتظار کر رہا تہا یہہ آنحضرت کو لامکان مین لیگیا اور گروہون
فرشتے دکھائے جو اللہ تعالی کے تعریف مین مصروف تہے اسکے بعد آپ خدا تعالے کے سامنے حاضر ہوئے
اور اجازت ہوئی کہ تو ہماری تخت سے دو کمانون کے فاصلہ پر آ آپنے اس تخت پر نور سے کلمہ لکہا ہوا
دیکہا کہ اوس کا ترجمہ یہہ ہے سوای خدا کے کوئی معبود نہین اور محمدؐ اوسکا نبی ہے وہ کلمات جو
خدا تعالے نے آپسے کہے معلوم نہین ہو سکے جو کچہہ ہمکو معلوم ہوا وہ یہہ ہے کہ خدا تعالی نے
حکم کیا کہ مسلمان دن بہر مین پچاس دفعہ نماز پڑہا کرین مگر آنحضرت نے حضرت موسی کی صلاح سے
یہہ التجا کی کہ الہ العالمین تو نماز کی تعداد پانچ مقرر کر یہہ درخواست منظور ہو گئی — بعد
ازان آپ حضرت جبرئیل کو ہمراہ لیکر مکہ کیطرف راجع ہوئے — جب آورشلیم مین پہونچے
براق پر پہر سوار ہوئے اور اپنے گہر واپس آئے — بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس عجیب سفر
مین اسقدر کم عرصہ صرف ہوا تہا کہ جب آنحضرت بستر پر سے حضرت جبرئیل کی آواز سنکر
اوٹہے اتفاقاً آپکی ٹہوکر سے ایک پانیکی ٹہلیا گہڑونچی پر سے گر پڑی مگر جب آپ واپس آئے تو
وہ ٹہلیا زمین پر گرنے نہ پائی تہی آپنے اوسے راستہ مین تہام لیا اور پہر اوسکی جگہہ پر رکہدیا
مگر پانے کا ایکقطرہ بہی زمین پر نہ گرا — معراج کا بیان ایسا ہی ہے کہ ہر ایک راوی بڑے مبالغہ سے بیان
کرتا ہے — لوگون نے معراج کے بیان مین تعصب مذہبی کے باعث سے اپنی اپنی خیالات
کی باگین ڈہیلی چہوڑ دی ہین سفر آورشلیم اور صعود آسمانی دونون اسطرح بیان کئے ہین جیسے کوئی
داستان کہتا ہے اور اوس مین خوب شاعری کی ہے — معراج کی مضمون پر آنحضرت
کے معتقدین مین بہت اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ معراج صرف ایک خواب الہی تہا

بعض

بعض کہتی ہین کہ اُوْرشلیم تک تو آپکا جسم بہی گیا تہا مگر آسمان پر صرف روح ہی گئی بعض
کی رائی ہی کہ صعود آسمانی اور سفر اُوْرشلیم دونون آپنی مع جسم فرمائی یہہ نہین کہ صرف
روح ہی گئی ہو آخری قول پر اکثر کو اتفاق ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نے بہی اوسکی درستی
ہونیکا انکار نہین کیا — جس سال کہ معراج ہوئی اور جسی مسلمان سن مقبول کہتی ہین اوس
سال یثرب کی بارہ آدمی مکہ مین آئی اور عقبہ مین یہہ قسم کہائی کہ ہم آنحضرت کی فرمان بردار رہینگے
سی انحراف نکرینگی عقبہ ایک پہاڑیکا نام ہی جو مکہ کی شمال مین واقع ہی اس قسم کو بیعۃ النساءٔ
یعنی عورتونکی قسم کہتی ہین اسکو عورتون کے قسم اسلئی بہی کہتی ہین کہ اس مین کوئی عورت شامل
تہی بلکہ اسلئی کہتی ہین کہ بعد ازان یہہ قسم عورتون سی لیجاتی تہی اور اس قسم مین شرائط یہہ
تہین کہ ہم چوری اور زنا سی احتراز کرینگی اور اپنی بچون کی قتل سی باز آئینگی بت پرست عورتونکا
قاعدہ تہا کہ جب وہ کثیر العیال ہو جاتی تہین تو اپنی بچونکو اس نظر سی قتل کر ڈالتی تہین کہ ہم
اونکی کفالت کی متحمل نہو سکینگے اور لوگون پر بہتان نلگاینگی اور نبی کی اون تمام احکام کی
فرمان برداری کرینگی جو عقل کیخلاف ہون جبکہ مکہ مین آنحضرتکی معراج کی بابت بہت تکرار
ہو رہی تہی یثرب کی لوگ آپکی نہایت مداح تہی اور عوالکی غول آپکی پاس آئی انمین سی آپنی بارہ آدمیونکو
تہوڑی عرصہ تک اپنی پاس رکہا اور اونہین یہہ نیا مذہب تلقین کیا بعد اسکے اونہین یثرب کو
واپس بہیجا یا کہ وہان جاکر اسلام پہیلا دین اونہون نے اس مذہب کو نہایت جمیت و مشقت سے
پہیلایا اور تہوڑی عرصہ مین اکثر اہل یثرب کو مسلمان کر لیا جب آپکو یہہ حال معلوم ہوا آپ نی وہان
جانیکا قصد کیا اس زمانہ مین ابو سفیان جو آنحضرتکا سخت دشمن تہا ابو طالب کے جگہہ مکہ کا حاکم بنگیا

اور اکثر اہل قریش نی بہی یہہ ارادہ کرلیا کہ انحضرت کو قتل کرواڈالین کیونکہ وہ دیکھتی تہی کہ انحضرت کی وجاہت واقتدار روز بروز ترقی پر ہی آپ نی ان دو نو ن دشمنون سی بچنی کی واسطی وہان جانیکا قصد کیا تہا —— جب یہہ راز انحضرت پر افشا ہوا کہ قریش لوگ مجہی قتل کرنا چاہتی ہین آپ اور آپ کی دوست ابو بکر رات کیوقت نکلکر بہاگی اور حضرت علی سی کہہ گئی کہ تم میری بستر پر میرا بستر اوڑہکر لیٹ جانا قاتلون نی پہلی آپ کی گہر کا محاصرہ کیا اور بعد ازان دروازہ توڑ کر گہر مین گہس آئی مگر بجای انحضرت کی حضرت علی کو پایا جو صبر و شکر سی اوس موت کی منتظر تہی جو آپ کی ہادی کیواسطی تجویز ہوئی تہی انکی اس وفاداریکو دیکہکر اون خونیون کو بہی رحم آیا اور وہ حضرت کو صحیح اور سالم چہوڑ گئی کسی طرح کی آپکو تکلیف نہین دی —— اس عرصہ مین انحضرت اور انکی دوست مکہ سی ہٹ کر جبل ثور کی ایک گہاٹی مین جا پہنچی —— اس غار مین آپ اور ابو بکر تین روز رہی اور ابو بکر کی بیٹا اور بیٹی آپ کیواسطی کہانا پانی لاتی رہی اور خبر بہی دیتی رہی جب آپ یہان مخفی تہی حضرت ابو بکر اپکو اس مصیبت کیحالتمین دیکہکر بہت دل شکستہ ہوگئی اور کہنی لگی دیکہئی ہم یہان سی کیونکر نجات پائینگی ہم صرف دو ہی آدمی ہین انحضرت نی فرمایا یہہ بات غلط ہی تیسرا ابہی ہمارے ساتہہ ہی وہ خدائیعالی ہی اور وہ ہمین محفوظ رکہی گا —— جب قاتل آپ کی تلاش کرتی کرتی غار پر پہنچی تو دیکہتی کیا ہین کہ اوس کی منہہ پر ایک کبوتر کا گہونسلا ہی اور اوسپر مکڑی نی جالا بنایا ہی —— یہہ دونون باتین معجزہ سی وقوع مین آئین تہین اسی اونہون نی یہہ

ف اوس پہاڑ کا نام جبل ثور ہے جسکی چہین غار واقع ہے ۱۲ ۱۲

نتیجہ نکالا کہ یہہ غار خالی ہی اور اور طرف ڈھونڈنی چلی گئی جب انحضرت اور اونکی دوست
نی یہہ حال دیکہا وہ غار سی نکل آئی اور ایک ایسی سڑک کی راہ سی یثرب مین آئی جو جاری
نہ تہی یہہ دوسری ہجرت سولہوین جولائی سنہ ۶۲۲ عیسوی مین اور حضرت کے رسالت کی تیرہ برس
بعد واقع ہوئی اس زمانہ مین فارس مین خسرو پرویز بادشاہ تہا اور انحضرت ترپن برس کے
تہی ـــ اہل یثرب نی انحضرت کی بڑی تعظیم اور تکریم کی اور اپکی تشریف اوری کی
یادگار مین یثرب سی اپنی شہر کا نام مدینۃ النبی رکہا (یعنی شہر نبوی) مدینہ مین انحضرت
بڑی ہادی اور شہنشاہ بنگئی اور ایک کہجور کی لکڑی یا ایک بدشکل سی منبر پر بیٹہکر آپ نے
اپنی قوم کی بت پرستی کی اسقدر مذمت فرمائی اور سامعین مین اس قدر حرارت اسلامی اور
فرمانبرداری پیدا کی کہ جبتک قاصد مکہ سی آئی تہی اونکو ناچار یہہ اقرار کرنا پڑا کہ یہان انحضرت
کی مکہ سی زیادہ تعظیم ہوتی ہی اور لوگ اپکی خسروان فارس اور قیصران روم سی زیادہ
فرمان برداری کرتی ہین اس زمانہ تک یہہ نیا مذہب صرف زبانی مسئلون پر مبنی تہا
مگر اب اسکا استحکام بنیاد ضرور ہوا اور انحضرت کو عبادت کی طور اور رسوم ایجاد
کرنی پڑین لہذا حضرت نی نمازین اور اونکی وقت مقرر فرمائی اور ایک طرف بہی معین کی
کہ اس جانب نماز پڑہی جائی ـــ اسوقت آپ نی ایک مسجد تعمیر فرمائی اور یہہ بہت
سادہ وضع تہی انحضرت نی اس مسجد کی تعمیر مین اپنی ہاتہہ سی بہی کام کیا تہا ـــ
اسی زمانہ مین آپنی یہہ رسم جاری کی کہ موذن اہل اسلام کو نماز کیواسطی اطلاع دیا
کری یہہ موذن سب مناروں نہین ہی کسی منارہ پر چڑہ کر کہڑا ہوتا ہی اور کہتا ہے

کہ اللہ بڑا ہی اور اوسکی سوا کوئی معبود نہین اور محمدؐ اوسکی نبی ہین آؤ نماز پڑہو خدا تعالی بڑا ہے
اور واحد ہی آپہین چار صفتین مجتمع تہین آپ بادشاہ اور سپہ سالار اور قاضی اور واعظ تہی سبکو
اس امر پر اتفاق تہا کہ آپ پر خدا کیطرف سی وحی نازل ہوتی ہی اور جیسی آپکی معتقدین کو آپسی ارادت
اور محبت تہی ایسی کبہی کسی اور نبی کی امتون کو اوس سے نہین ہوئی لوگ آپکی اسقدر عظمت کرتی
تہی کہ اگر کوئی چیز آپکی بدن مبارک سی مس ہوجاتی تو اوسکو متبرک خیال کرتی اگرچہ آپکو شہنشاہ
سی بہی زیادہ قوت اور اختیار تہا مگر آپ نہایت سیدہی سادی وضع سی بسر کرتی تہی چنانچہ حضرت
عایشہ کا قول ہی کہ آپ اپنے حجرہ مین اپنی ہاتہہ سی جہاڑو دیلیا کرتی تہی اپنی آگ آپ روشن کرتی تہی
اور اپنی کپڑونکو اپنی ہاتہہ سی پیوند کرلیا کرتی تہی آپ کہجورین اور جو کی روٹی دودہ اور شہد کی
ساتہہ کہایا کرتی تہی اور یہہ چیزین آپکو اپنی معتقدین سی بہم پہنچتی تہین اگرچہ آپ معاملات دینیہ
مین اسقدر مشغول اور ساعی تہی مگر معاملات دنیوی کیطرف بہی اتنی کم توجہ نفرماتی تہی آپکو
خبر آئی کہ شام سی ایک بڑا مالدار قافلہ چلا آتا ہی اور اوسمین ایک ہزار اونٹ ہین اور ابو سفیان
اوسکا حاکم ہی اہل مکہ نی نوسی پچاس بڑی تجربہ کار سپاہی اونکی محافظت کیواسطے بہیجی ہین اور اگرچہ آپ
اسوقت صرف تین سو تیرہ سپاہی اور دو گہوڑی بہم پہنچا سکی مگر پہر بہی آپنی ارادہ کیا کہ اس قافلہ
پر حملہ آور ہون بحر قلزم کیقریب چاہ بدر کی برابر آپنی اپنی فوج کا قیام کیا ابہی آپنے اپنی سپاہ
کی صف بندی وغیرہ سے فرصت نپائی تہی کہ اہل مکہ کی لشکر دور سی نظر پڑی مگر چونکہ زمین ناہموار تہی
اونکی باقی فوج نظر نہ آئی اور نہ معلوم ہوا کہ وہ بہی تعداد مین بمراتب زیادہ ہین آپکو خوب یقین تہا
کہ اسلام کی کامیابی اور ناکامی صرف اس لڑائی کی نتیجہ پر منحصر ہی آپنے اپنی دونون ہاتہہ

ہمان

آسمان کیطرف اوٹہائی اور یہہ دعا کی —— ای خدا مین ملتجی ہون کہ تو اپنا فتح اور مدد کا
اقرار فراموش نکیجو اے خدا اگر یہہ چہوٹا سا گروہ شکست پائیگا تو بت پرستی پہیل جائیگی اور
تیری صادق عبادت پردۂ زمین سی بالکل اوٹہہ جائیگی اس عرصہ مین لڑائی شروع ہوگئی آنحضرت
کی آنکہین سرخ ہوگئین آپنے باواز بلند فرمایا کہ جنت کی دروازہ وا ہین جو لوگ شہید ہونگی
وہ سیدہی وہان داخل ہونگی پہر باواز بلند فرمایا کہ فرشتی ہماری طرف ہین مجہی معلوم ہوتا ہے
کہ وہ ہماری طرف چلی آتی ہین دیکہو جبرئیل اپنی گہوڑی ہمقوم کو آواز دی رہی ہین کہ آگی بڑہو اور
اللہ کی تلوار قتل کر رہی ہی بعد ازان آپنے جہک کر ایک مٹہی خاک اوٹہالی اور اہل مکہ کیطرف
پہینک کر یہہ فرمایا کہ خدا کری انکا رو سیاہ ہو اہل مکہ مدینہ والون سے مقابلہ نکر سکی اور آنحضرت
فتح پاکر مدینہ واپس آئی آپ نی یہان آکر تمام مال غنیمت اہل اسلام مین برابر برابر تقسیم کر دیا
—— جنگ بدر کا قران شریف مین اکثر جگہہ مذکور ہی اور آپکو جو آئندہ اسقدر فتحین
حاصل ہوئین اون سبکی واسطہ گویا یہہ محاربہ ایک فال نیک تہا دوسری برس یعنی سن چہہ سو بیس
عیسوی مین ابوسفیان اور اہل قریش نی تین ہزار آدمی جمع کئی اور ابوسفیان انکا حاکم تہا
یہہ فوج مدینہ سی چہہ میل کی فاصلہ پر آکی ٹہری آنحضرت نو سو پچاس آدمی اپنی ہمراہ لیکر تشریف
لیگئے اور جبل احد پر لڑائی ہوئی —— قریش لوگ صف جنگ کو ہلال کیصورت بنا کر
آگی بڑہی میمنہ کی سوارون کا حاکم خالد بن ولید تہا یہہ شخص سپاہ عرب مین سب سے زیادہ تند و
دلیر تہا اور آنحضرت نی بہی اپنی فوج کا انتظام بڑی ہنر سی کیا تہا آگی سوار پہلی پہل کامیاب
ہوئی اور سپاہ مخالف کی قلب مین جا گہسی مگر اونکے لوٹ کی شوق نی اونہین پریشان کر دیا

اور خالد نی فوراً اونکی پہلو اور پشت پر انکی حملہ کیا آنحضرت کی چہرہ مبارک پر برچھی
کا زخم آیا اور دو دانت پتھر کی صدمہ سی شہید ہوئی خالد بہ آواز بلند پکارا جہوٹا نبی
قتل ہوا آپکی معتقدین اکثر خایف ہو کر بہاگنی لگی وہیہ تحقیق نکیا کہ یہہ خبر صحیح ہی یا غلط
مگر آپکی وہ چند معتقدین جنہین آپسی بکمال عقیدت تہی آپکی گرد جمع ہوگئی اور آپکو
ایکمحفوظ جگہہ لیگئی — اوس شجاعت کی جلدو مین جو حضرت علی نی اس سخت مصیبت کے
وقت مین ظاہر کی تہی آپنی اپنی چاہیتی بیٹی فاطمہ کا اوسنی نکاح کر دیا — حضرت فاطمہ ایسی
حسین اور صاحب عصمت تہین کہ اہل عرب اون کو ان چار پاکدامن عورتون مین شمار
کرتی ہین — یعنی زوجہ فرعون — حضرت مریم علیہا السلام — حضرت خدیجۃ الکبری
— حضرت فاطمہ زہرا — اس شادی کی ایک برس بعد آنحضرت نی رمضان مین روزی
رکہنی کا حکم دیا — اس زمانہ مین اکثر عرب کے قومون نی یہہ بہانہ کیا کہ ہم مسلمان ہوگئی ہین
اور آنحضرت سی درخواست کی آپ اپنی دو صحابی ہماری پاس بہیجئی تاکہ وہ ہمین آپکا مذہب
تلقین کرین مگر جب وہ لوگ وہان پہنچی اونہون نے اونہین فوراً دغا اور بی رحمی سی قتل
کر ڈالا یہودیون نی بہی اس نئی مذہب سی ہر طرح کی پرخاش شروع کی لوگ جابجا آپکے
قتل کے مشورہ کرنی لگی مگر چونکہ آپ بہت بیدار مغز اور حلیم الطبع تہی لہذا اون لوگون
کی کوئی تدبیر نہ چلی آپ اس زمانہ مین ایسی وجاہت ہی جاہت تہی کہ آپکی حکم سی شراب خواری بالکل
موقوف ہوگئی اور تمام صلحائی اہل اسلام عرق انگور سی نفرت کرنی لگی — یہہ تہذیب
اخلاق حفاظت اسلام کیلئے ضرور تھے کیونکہ اسلام اس زمانہ مین

ف ۱ سنہ ۲ ہجری

ف ۲ بعد ازین صفحہ ... کا حاشیہ دیکہو ۱۲ منہ مولف

دشمنون سی گہرا ہوا تہا — قریش لوگ اب یہودیون سی مل گئی اور مختلف عربی
قومین اپنی اپنی جنگلون سی یہان آئین اور باہم عہد و پیمان کرکی مدینہ پر چڑہائی کے
اسلام کا یہان سوائی ان تین چیزون کی کوئی مددگار نہتہا اول ایک آدمی جو رائی صائب
رکہتا تہا دوسری حرارت اسلامی تیسری ثابت قدمی اور رسوخ اعتقاد ——
محاصرین کی تمام کوششین عبث ہوگئین ہر ایک حملہ مین آنحضرت فتحیاب ہوئی
— آخر کار مخالفین محاصرہ سی باز آئی اور آنحضرت نی اون کا تعاقب کیا اور قوم
قریظہ[۱] کو اول ہی لڑائی مین پسپا کردیا —— اس مقام[۲] پر آنحضرت کی اوس الزام
کا لکہنا اور ابطال ضرور ہی جو مخالفین بتعصب مذہب کی باعث آپ پر لگاتی ہین وہ
الزام یہہ ہی کہ حضرت نی اپنی پسر متبنی کی زوجہ مطلقہ کی ساتہہ ناجایز نکاح کیا حقیقت
حال یہہ ہے کہ اسلام کی رواج سی پہلی اہل عرب کی رسم یہہ تہی کہ اگر کوئی آدمی اتفاقاً
اپنی جورو کو مان کہہ اوٹہتا تو وہ اوس وقت سی پہر اوس کی ساتہہ مقاربت نکرتا
— یا اگر کوئی آدمی اتفاقاً کسی لڑکی کو بیٹا کہہ اوٹہتا تو وہ لڑکا اوس کے صلبی لڑکی کی حکم
مین ہوجاتا مگر چونکہ ان دونون رسمون کو قران شریف نی منسوخ کردیا تہا لہذا اگر کوئی آدمی
اپنی جورو کو مان کہہ اوٹہتا یا اپنی پسر خواندہ کی زوجہ مطلقہ سی نکاح کرلیتا تو کچہہ مضایقہ
نہتہا آنحضرت سماۃ زینب سی زمانہ دوشیزگی مین بہت محبت رکہتی تہی اور زید پر بہی
ایسی ہی مہربان تہی لہذا آپنی تجویز فرمایا کہ ان دونون کی شادی ہوجای چونکہ شادی کے
بعد اونمین موافقت نہوئی زید نی طلاق دینی کا ارادہ کیا حضرت نی بہت سمجہایا مگر اوس نی

نمانا آپ نی اسوقت دیکہا کہ یہہ الزام مجہپر ہوگا کہ بیٹی اسّی شادی کرلی اور آپکو زینب کی گریہ وزاری اور مصیبت پر بہی رحم آیا جو کہ اور کچہہ عیوض آپکی قبضہ مین نہ تہا اپنی زید کے طلاق کی بعد خود شادی کرلی — ہرچند آپنے اس خیال سی کہ مبادا وہ لوگ جو رسم مذکورہ بالا پر ابتک چلتی ہین الزام لگائین اس امر مین بہت پس و پیش کیا مگر آخر کار رحم اور خیال عیوض نے غلبہ کرکی لوگون کی اعتراضات سی غافل کردیا اور آپنی زینب سی نکاح کرلیا جب[1] آپ ایک لڑائی فتح پاکر واپس آئے تو لوگون نی حضرت عائشہ پر جو آپکی نہایت عزیز زوجہ تہین زنا کا الزام لگایا اور کہا کہ آپ[2] سیا و املانی افسر کے کیطرف نظر رکہتی ہین مگر جو کہ حضرت عایشہ نی صاف صاف حال بیدہڑک بیان کردیا اور زبانہ کی آپ کو اونکی بیگناہی کا یقین ہوگیا اور آپنے ہر ایک ملزم کو اسّی اسّی کوڑی لگوائی — جو کہ آنحضرت[3] نی اون یہودیون پر جو مدینہ کی جوار مین رہتی تہی حملے اور سختی کی اون لوگون نی اہل مکہ سی مدد طلب کے اہل مکہ نی اونکی پاس ایک بڑی بہادر فوج بہیجی اور اونہون نے مدینہ پر چڑہائی کی آنحضرت کو شکست جنگ کوہ احد نی تجربہ کار کردیا تہا آپنی ایک فارس کی مسلمان[4] کی نصیحت سے شہر کی گرد خندق کہودنیکا حکم دیا اور دشمن کو قرب و جوار کی گاؤ لوٹ نی دی اس لوٹ کی بعد انہون نے شہر کا محاصرہ کیا مگر ہر حملہ مین شکست پائی اور آپس مین بہی نا اتفاقی پیدا ہوگئی لہذا مخالفین نے محاصرہ چہوڑ دیا اور گہر کی راہ لی — یہہ لڑائی سن چہہ سو چبیس اور چہبیس عیسوی مطابق سن چار ہجری مین واقع ہوئی — اس لڑائیکو خندق کی لڑائی کہتی ہین بعد

اسکی

[1] یعنی غزوۂ بنی مصطلق … مترجم

[2] صفوان ابن معطل [illegible]

[3] [illegible] غزوۂ خندق کا [illegible] مترجم

[4] اس شخص کا سلمان فارسی نام ہے جو کہ مشاہیر صحابہ مین تہی ۱۲ مترجم ۱۲

اسکی انحضرت نی حملہ آوری شروع کی اور ناکون اور القواب کی قلعون کو فتح کیا
اسکی بعد قلعہ خیبر پر سخت لڑائی واقع ہوئی اور اوس کو فتح کیا — جب آپ
اس قلعہ مین داخل ہوئی تو اپکو معلوم نہ تہا کہ مجہپر یہہ مصیبت آئیگی وہ مصیبت یہہ ہے
یہان ایک جوان یہودی عورت نی جس کا باپ اور بہائی اور خاوند اور اور رشتہ دار
لڑائیون مین ماری گئی تہی بخیال انتقام یہہ ارادہ کیا کہ انحضرت کو جو میری قوم اور
خاندان کی دشمن ہین قتل کر ڈالون لہذا اوس نی ایک بکری کا بچہ پکایا اور اوس مین
زہر ہلاہل ملادیا اور خوشامد کر کی انحضرت کی سامنی شام کیوقت لاکر رکہدیا آپ نی ابہی
ایک ہی نوالہ نوش فرمایا تہا کہ باواز بلند کہا ٹہر تو سہی تو نی اسمین زہر ملایا ہی آپکی قوم مین
بصر نامی ایک سردار تہا اسنی انحضرت سی زیادہ لقمی کہائی تہی یہہ اوسی وقت نیلا ہو گیا
اور اوسکی دست و پا بی حس و حرکت ہوگئی اور مر گیا انحضرت کو بہی اور اون تمام لوگون کو
جنہون نی یہہ بکری کا بچہ کہایا تہا سخت تکلیف شروع ہوئی آپنی اپنی اور ان لوگون کی گدی
پر پچہنی لگوائی انحضرت نی اوس یہودی عورت کو بلوایا اور پوچہا کہ تو نی یہہ کیا حرکت
کی اوسنی دلیری سی کہا ای محمد تو نی میری باپ اور بہائی اور خاوند کو قتل کیا اس واسطی
مینی اپنی دل مین کہا اگر آپ نبی برحق ہین تو اپکو معلوم ہو جاویگا کہ اس بکری کی بچہ مین زہر ملا ہوا ہے
اور اگر آپ خالی دعوی ہی کرتی ہین تو اپکی ہاتہہ سی نجات حاصل ہوگی اور یہودیون کی بہتری
ہوگی آپنی اوسکو اوسیوقت مروا ڈالا بعد ازان بہت دن تک بیمار رہی اور چونکہ آپکو کبہی
اس زہر سی شفای کلی حاصل نہین ہوئی اسبات کا کچہہ تعجب نہین ہی کہ آپنی یہودیون پر

اسکی عیوض مین ایسی سخت گیری کی کہ بہت سی یہودیونکی بستیان ماری ڈر کی بغیر عہد و
پیمان تابعدار ہوگئین اور اس سبب سی آنحضرت کی اقتدار اور اختیار مین اور بہی ترقی ہوئی
تمام اطراف اور جوانب سی لوگون نی درخواست کی کہ ہم مسلمان ہوتی ہین اور یہہ قرآن شریف
کی پڑہنی کا اثر تہا ہر مسلمان صالح کی یہہ آرزو تہی کہ اوس کعبہ کی زیارت کرین جسکی طرف
ہم نماز پڑہتی وقت منہہ کرکی بعظمت و بزرگی یاد الہی مین مشغول ہوتی ہین اس آرزو
کو آنحضرت نی اور بہی اشتعال دی آپکی دل[1] مین مدت سی یہہ آرزو تہی کہ مین مکہ کو فتح ۵۱
کرون اور وہان کی اہل شہر کو مسلمان کرون اور اوس شہر مین بادشاہ بنکر جاؤن ذکر صلحنامہ
جہان کے لوگ مجہپر طعن اور تشنیع کرتی تہی اور میری ایذا رسانی کی درپی تہی اسواسطی اپنی حدیبیہ مترجم
تمام اہل شہر کو جمع کیا اور آپ اونکی سردار بنکر زیارت کعبہ کو روانہ ہوئی اگرچہ آپ سے
لوگ ہر ہر قدم پر لڑی تاہم آپ اور آپکی معتقدین مظفر اور منصور ہوکر شہر کی پاس پہنچی
علاوہ اسکی شہر مین بہت لوگ اسلام کی طرفدار تہی اور آپکی نام کی دہشت اور اخبار
معجزات نی قریش کو ترغیب دلائی کہ وہ مہلت کی درخواست کرین مسلمانون اور قریش
مین یہہ شرطین قرار پائین ۱ تین برس تک ہم باہم جنگ نکرینگی ۲ اقوام
عرب مختار ہین کہ چاہین آنحضرت کی طرف ہون اور چاہین اہل مکہ کی ۳ آنحضرت
اور آپکی معتقدین کو چاہئی کہ اس سال کی اندر اندر چلی جائین ۴ محمدیون کو اختیار ہی ۵۲
کہ وہ اس سال مین مقامات متبرک موسوم بہ البلدہ[2] کی زیارت کرین ۵ مسلمان بیت المقدس
جب مکہ مین آئین صرف میان کے ہوئی تلوارین لائین اور کسی قسم کی ہتیار نہ لاوین ۶

وہ وہان

فدہ وہان تین روز ٹہیرین اور کسی باشندہ شہر کو بجبر اپنی ہمراہ نہ لیجاوین اہل مکہ پر
انحضرت کو ابتک کسی طرح کا غلبہ نہوا تہا اس عہد نامہ کو آپ کی فتحمندی کی پہلے
بنیاد کافی سمجہنا چاہئی اگرچہ انحضرت کو احکام قران کی موافق ادای رسوم حج کے
بعد مکہ سی حسب معاہدہ واپس جانا پڑتا تہا تو بہی یہان اسلام کے بنیاد مستحکم ہوگئی تہی اور
اوسوقت سی تین سو ساٹہہ بت بالکل ہیچ ہوگئی تہی جسوقت کہ انحضرت نی کعبہ مین حجرا سود
پاس کہڑی ہوکر اللہ تعالی کا نام باواز بلند لیا —

تیسرا باب

ہجرت کی نوین سال مین مکی اور مدینہ مین سب طرفسی قاصد آئی تا کہ انحضرت کو اپنی اپنی
بادشاہونکی طرف سی اونکی فرمان برداری کا پیغام دین انحضرت نی بادشاہ ابیسینیا کی پاس
ایک قاصد بہیجا تہا اوس نی انحضرت پاس نامہ بہیجا مضمون نامہ یہہ ہی وہ
اللہ تعالی تعریف کی لائق ہی جو پاک صادق طاقتور اور بخشندہ ہی مین اقرار
کرتا ہون کہ خدا واحد ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی نبی ہین رسول خدا نی مجکو لکہا
کہ تو اپنی بیٹی ام حبابہ کو ہماری نکاح مین دی مین بدل راضی ہون اور اوسکی جہیز مین چالیس
ہزار طلای سکہ دیتا ہون — اس زمانہ مین انحضرت نی ایک مہر کہدوائی اوسپر محمد رسول
اللہ لکہا ہوا تہا اسی آپ اون فرمانون پر ثبت فرماتی تہی جو بادشاہون کو بغرض قبول
اسلام لکہی جاتی تہی آپ نی اس مضمون کا پہلا نامہ بدہم حاکم یمن کو بہیجا اور یہہ لکہا کہ تو
اہی خسرو فارس پاس بہیجی خسرو نی اس نامہ کو پارہ پارہ کرڈالا اور بدہم کو حکم کیا

کہ یا تو تو آنحضرت سے دعوی نبوت چھوڑادے یا اونکا سر کاٹ کر بھیجدے جب آنحضرت
کو اس بے ادبی کی خبر ہوئی آپنی یہہ کلمات بآواز بلند فرمائی اسیطرح اللہ تعالی خسرو کی سلطنت
پارہ پارہ کردیگا اور اوس کی دعاؤن کو نامقبول فرمائیگا تہوڑی عرصہ بعد خسرو کو اوسکے
بیٹی سیر بنزا نامی نی قتل کرڈالا بذہم مع اپنی رعیت کی مسلمان ہوگیا اور آنحضرت نے اوسی
یمن مین بحال رکہا مورخین عرب کا قول ہی کہ ہرقل قیصر بادشاہ روم کو آنحضرت نی نامہ
بہیجا اوس نی اوس نامہ کی نہایت تعظیم کی اور اپنی تکیہ کی نیچی رکھہ لیا اور اوسکی جواب مین
اپنا قاصد آنحضرت پاس مع چند تحایف بیش بہا بہیجا (ہو تنسا) (اور المنذا) دو اور
بادشاہ خود بخود آنحضرت پاس حاضر ہوئی اور قدمبوسی کی اور مسلمان ہوگئی آنحضرت کی اس
کامیابی کی یہہ دلیل ہی کہ آنحضرت مین جو نیکو خصالی اور زور شمشیر ہی مجتمع نہ تہا بلکہ
آپکے کلام مین بہی بہت اثر تہا آپکی ہر ایک بات الہام شدہ معلوم ہوتی تہی اور اہل عرب کے
دلپر بڑا اثر پیدا کرتی تہی اور چونکہ زبان زد خاص و عام ہوتی تہی لہذا دور دور پہنچ جاتی تہے
وہ کتاب جو آنحضرت نی ان لوگون اور اہل مشرق پر ظاہر کی وہ بہی بڑی بڑی عمدہ
اقرارون سے پر ہی اسمین فرمانبرداری کم درکار ہی اور اوسکا صلہ بڑا ہی اور اسکی پڑہنی سے
معلوم ہوتا ہی کہ خدا تعالی بڑا حاکم ہی اور ہر چیز کا خالق ہے —— جب آنحضرت مکہ اور
مدینہ مین اپنی حکومت قایم کر رہی تہی اوسی زمانہ مین آپ نی یہہ بہی ارادہ کیا کہ اس انقلاب
مذہبی کو قرب وجوار کی بادشاہون مین بہی پہیلائین آپنے بوشی کی حاکم پاس جو دمشق کے
قریب واقع ہی ایک قاصد بہیجا مگر اس قاصد کو ایک عیسائی امیر نی جسکا شرجیل

نام تہا

نام تہا قتل کرڈالا اشرحبیل ہرگیٹ بی اتس بادشاہ یونان کا باج گذار تہا اگرچہ اس قتل
سی قلیل نقصان ہوا مگر بڑی بی ادبی خیال کیگئی آنحضرت نے فوراً تین ہزار آدمی طیار
کئی اور نصیحت کی کہ خدا کی راہ مین نہایت دلیری ظاہر کرنا اور اون کی سامنی آسمانی اور
زمینی جنت کی آرام بڑی فصاحت اور بلاغت سی بیان فرمائی اور اون لوگونکی مدارج
بیان کئی جو فی سبیل اللہ شہید یا غازی ہون اور آپنے اونہین حکم دیا کہ تم مال عوام الناس
لوٹنا بلکہ ریاست مفتوح کی مال کو غنیمت کرنا اور جسوقت تم میری بی ادبی کی عیوض لینی
مین مصروف ہو تو خانہ نشین لوگون کو ایذا رسانی نکرنا عورتون کو اور بچون کو اور
بڈہون کو بچانا اور اون لوگون کی گہرون کو نہ ڈہانا جو تمسی بمقابلہ نہ پیش آئین اور سکی
وسایل معاش کی بربادی نکرنا اون کی میوہ دار درختون کا لحاظ رکہنا اور کہجور کی درختون کا
پاس کرنا یہہ اہل شام کو سایہ اور سبزی کی سبب سی بہت مطبوع ہین —— چونکہ
اہل یونان تعداد مین بہت زیادہ تہی کیونکہ مع اہل عرب اون پاس ایک لاکہہ آدمی تہی
—— مسلمانون کو پہلی حملہ مین شکست ہوئی اور متواتر تین سردار شہید ہوئی پہلی سردار
کا نام (زید تہا) (دوسری کا نام) (جعفر) تیسری کا نام (عبد اللہ تہا) ان تینونکو
آنحضرت نی یہہ حکم دیا تہا کہ پہلی زید سردار بنی اور بعد اوسکی شہادت کی جعفر اور بعد جعفر
کی عبد اللہ زید بڑی جرأت سی لڑی اور سب سی آگی بڑہ کی شہید ہوئی جعفر کی شہادت
مردانہ وار اد یادگار ہی جب اونکا سیدہا ہاتہہ کٹگیا اور اونہون نی علم کو بائین ہاتہہ مین
لی لیا اور جب یہہ ہاتہہ بہی قطع ہوگیا تو آپنے علم کو دونون ٹنڈون مین پکڑ لیا اور

پچاس زخم کہاکر شہید ہوئی بعد اسکی عبد اللہ سردار ہوئی آپ نی باواز بلند فرمایا کہ
پیش قدمی کرو فتح یا جنت ہماری ہی واسطی ہی ایک یونانی کی نیزہ نی اس امر کا فیصلہ کردیا
یعنی آپ شہید ہوگئی مگر خالد[۵۱] نو مسلم نی اوس علم کو اپنی ہاتہہ مین لی لیا اُنکی ہاتہہ مین نو تلوارین
ٹوٹین اور آپکی جرأت کی سبب سے تمام عیسائیون کے فوجین مغلوب ہوگئین آخرکار اہل
اسلام فتحیاب ہوئی اور آنحضرت نی خالد کو جنکی نہر اور دلیری مین یہہ فتح حاصل ہوئی
تہی لقب سیف اللہ عنایت فرمایا[۵۲] قوم قریش نی عہد شکنی کی اور عہدنامہ مذکورۃ الصدر
سی منحرف ہوئی اونہون نی آنحضرت کی دشمنون کو مدد دی لہذا اونکا مطیع اور منقاد
کرنا بہت ضرور ہوا آپ نی طیاری جنگ کی اور دس ہزار آدمی لیکر مدینہ سی کوچ کیا مگر
ایک شخص کے شرارت سی اس لڑائی کی فتح مین کچہہ کچہہ فتور واقع ہوئی حلب[۵۳] نے سارہ
نامے لونڈیکی ہاتہہ اہل مکہ کو ایک خط بہیجا اور اس خط مین آنحضرت کی حملہ اور نیت
کی خبر لکہی حضرت علی کو اس معاملہ کی عین وقت پر اطلاع ہوئی اور آپ اپنی مرکب پر سوار
ہوئی اور اوس لونڈیکو جا پکڑا اوس نے دلیرانہ انکار کیا کہ میری پاس کوئی خط نہین ہے اور
تلاشی کی وقت بہی خط نہ نکلا حضرت علی اس فریب دہی سی خفا ہوئے اور تلوار کہینچی جب
آپ اوسکی سر پر تلوار لیگئے وہ خوف سی کانپنی لگی اور اوس نے اپنا جوڑا کہولا اوس مین سے
ایک خط نکلا جس مین یہہ الفاظ تہی حلب بن بطن کے طرف سی اہل مکہ کو معلوم ہو کہ رسول خدا
تمپر حملہ کرنیکی طیاری کر رہی ہین تم بہی مسلح اور مستعد ہو آنحضرت نی اس حملہ مین ایسی جلدی کی
کہ قریش کو آپکی آمد کی خبر بہی نہ ہوئی اور آپ مکہ کی قریب پہونچ گئے اہل شہر نی بی عذر دروازہ

[۵۱] یعنی خالد بن ولید ۱۲
[۵۲] در غزوہ فتح مکہ ۱۲
[۵۳] حاطب بن ابی بلتعہ ۱۲

کہول دی اوسوقت آنحضرت قرمزی پوشاک پہنی ہوئی القوی اونٹ پر سوار
بصد مسرت انبساط داخل شہر ہوئی — ابو سفیان آپکی سامنی گرفتار ہو آیا
اور اسلام کی وعدہ پر جان بخشی پائی — بعد ازان آنحضرت کعبہ کی بتون کو اپنے
ہاتھہ سی گرانی چلی اور سات دفعہ گرد پہر کر کلمہ کو باواز بلند مشتہر کیا — خدا واحد
ہی اور محمد اوس کا رسول ہی بعد ازان آپ چاہ زمزم پر تشریف لیگئی اور پانی نوش
فرمایا یہہ وہی کنوان ہی جو فرشتہ نی جنگل مین حضرت ہاجرہ کو دکہایا تہا اسکی بعد ای
مجمع مین قران شریف کی اڑتالیسوین سورت پڑہی — جب آنحضرت
نی موذن کو اول اذان دیتی سنا اور جبکہ ٹوٹی ہوئی بتون کی ٹکری یہان سے
اوٹہہ گئی تمام آدمیون نی آپ کو گہیر لیا آپ نی پوچہا تم مجہہ سی کیا چاہتے
ہو ہزار ہا آدمیون نی بہت عجز و انکسار سی عرض کیا کہ آپ ہماری اسطرح پرورش
فرماتی ہین جیسی باپ اپنی بیٹی کی آپ نی فرمایا جاؤ جاؤ اللہ تمہین برکت دی
اس عرصہ مین — ہوازن اور قریش کی قومون نی ایلق کو اپنا حاکم بنایا اور
اپنی بتون کی لوٹ نی سی ناراض ہو کر مسلح ہوئی اور مکہ سی تین میل کی فاصلہ پر
حنین کی گہاٹی مین جا پڑی بارہ ہزار آدمی اون سی مقابلہ کیواسطی گئی اور اون مین دو
ہزار نو مسلم اہل مکہ بہی شامل تہی ان لوگون نی خیال کیا دشمن ہمسی تعداد مین بہت کم
ہین ہمارے بہت جلدی فتح ہو جائیگی مگر مخالفین نے ہزارہا بر چہیان لیکر حملہ کیا مسلمان اونکے
دفعتاً حملہ کرنیسی گہبرا اوٹہی اور بہاگنی پر مستعد ہوئی اسوقت صرف خدا کی نام لینی یا فرشتون

مدد سی کام نچلتا تہا کوئی اور چیز بہی درکار تہی یعنی ایک چالاک اور عقلمند سردار کی ضرورت
تہی اسواسطی انحضرت نی اپنی کو اوس مقام پر پہونچایا جہان سخت مقابلہ ہورہا تہا اور آپ نے
شجاعت فطری سی فوج کو شکست سی باز رکہا آخر کار دشمن کو شکست ہوئے جب آنحضرت
نی ان لوگون کا بہت دور تک تعاقب کیا قوم ہوازن ناچار فرمان بردار ہوگئی اور
ایلچ سب سی پہلی ایمان لایا چہہ ہزار قیدی چوبیس ہزار گہوڑی چار ہزار اشرفیان اور اسیقدر
روپی انحضرت کی ہاتہہ آئی یہہ غنیمت تقسیم ہونی ہی کو تہی کہ ان قومون کی قاصد پہونچے
انہون نے بہت گریہ و زاری کی اور انحضرت سی عرض کیا کہ آتش قومونکی خانہ بربادی سر کیجئی
یہہ بات سنکر انحضرت نی اپنی سپاہ کو جمع کیا اور اون سے یہہ چند کلمات فرمائی ای مسلمانو ان
تمہاری بہائی تمہاری پاس آئی ہین اور توبہ کرتی ہین وہ مجہسی درخواست کرتی ہین کہ مین
اونکی مان اور باپ اور بچون کو آزاد کردون اور اون کا مال اونہین واپس دیدون مین او
درخواست نامنظور نہین کرسکتا اگر تم اسبات پر راضی ہوجاؤگی تو مین بہت خوش ہونگا
لیکن اگر کوئی یہہ خیال کری کہ ہمارا اس معاملہ مین نقصان ہے اوسی چاہئی کہ بول اوٹہی مین اقرار
کرتا ہون کہ دوسری لڑائی مین اسکا عوض اوتاردونگا اور اللہ تعالی ہمین اس سی زیادہ
غنیمت دیگا انحضرت کی ختم کلام کی بعد کسی نی بہی کچہہ شکایت نکی تمام غنیمت واپس دیگئی
سب قیدی آزاد کرگئی اور لوٹ اور ظلم کی جگہہ انصاف اور حق پرستی قایم ہوگئی ——
اس زمانہ مین عرب کی بادشاہ اسلام قبول کرنیکو بکثرت آئی اور انہین مسیلمہ بادشاہ یمن بیمامہ
بہی آیا یہہ شخص صرف مکار اور بلند نظر تہا جب یہہ اپنی ملک کو واپس گیا اور انحضرت کی

فتحون کا ذکر سنا اسکی مونهہ مین پانی بهر آیا اور پهر کافر ہوگیا اسنی سمجها کہ آنحضرت کا سا اقتدار
حاصل کرنیکی واسطی برائی مصائب اور نیک نیتی بهی ضروری اور آنحضرت کو اس مضمون کا
خط لکها مسیلمہ خدا کی نبی کیطرف سی محمد رسول اللہ کو معلوم ہو کہ آدهی دنیا آپ کی اور آدهی
میری آنحضرت نے یہہ جواب لکها محمد رسول اللہ کیطرف سی مسیلمہ کذاب کو معلوم ہو کہ زمین خدا
کی ملک ہے اسکی میراث اللہ جسی چاہتا ہی اوسی دیتا ہی ہجرت کی دسوین سال مین حضرت علے
یمن کو بهیجی گئی کہ وہان اشاعت اسلام کرین کہتی ہین کہ ہمدم کی تمام قوم ایک دن مین ایمان
لی آئی اور تمام ضلع اونہین دیکهکر مسلمان ہوگیا صرف نجران کی باشندہ ایمان نہ لائی یہہ
لوگ عیسائی تہی انہون نی جزیہ دینا قبول کیا آنحضرت نی دوسری سال انتقال فرمایا اس
طرح سی آنحضرت کی زمانہ حیات مین تمام عرب مین اسلام کی بنیاد قایم ہوئی اور بت پرستی
بالکل معدوم ہوگئی اس کامیابی کو ہم صرف آپکی رای صائب ہی کیطرف منسوب نہین کرسکتی
یہہ بات بهی خیال کرسکتی ہین کہ فتح نصیب تہے اور آخر کار ہم یہہ بهی کہہ سکتی ہین کہ آپکی مذہب کے
تہذیب گو وہ حال کی عیسائیون کو کیسی ہے معلوم ہو جب ہم اوس زمانہ کی اہل عرب کے راہ و رسم سی
مقابلہ کرین سراسر تہذیب معلوم ہوتی ہی سوائی اسکی اسبابکا بهی خیال کرنا چاہئی کہ آپ نی یہہ
قانون جاری کیا کہ کوئی شخص قاضی کی تحقیقات اور منظوری کی بغیر عوض نہ لی سکی آپ نے
قانون کی جاری کرنی مین بڑی جرأت کی اور یہہ بات تعریف کے قابل ہی اس قانون سی
آپکی غرض یہہ تہی اوس کینہ سوزیکا انسداد کرون جو خانہ جنگیون کے سبب ایک عرصہ دراز
سی پیدا ہوگئی ہی جیسی تمام عرب مسلمان ہوئی ویسی ہی وہ صاف باطن بهی تہی چونکہ اب اونمین جرأت

اسلامی پیدا ہوگئی ہندااونکی اور تمام قومین ایک ہی طرف متوجہ ہوگئین ہر مسلمان
کی ہمیشہ دل سی خواہش یہہ تہی کہ یا تو اللہ تعالی کی وحدانیت اور بزرگی بیان کرتے
ہوئی شہید ہون اور یا فتح کرین —— حکومت اور غنیمت اور شان شوکت اور حشمت
کی امیدون نے اون کی حرارت اسلامی کو ترقی دی تہی جب تمام ملک عرب سی بت
پرستی معدوم ہوگئی اور سب نے آنحضرت کا یہہ کلمہ کہ خدا واحد ہی اور محمد اوس کے نبی
ہین پڑہا تب آنحضرت نی شام کی فتح کرنیکی فکر کی اور یہہ چاہا کہ اس ملک کو اہل
یونان سی چہین لون اور اوسمین اسلام قایم کرون سنہ ۶۳۹ عیسوی مین آپ نی اس
ارادہ کو ظاہر کیا اور اپنی ارادہ کی پورا کرنی مین تساہل کر کی وقت ضایع نکیا آپ نے
اس مہم کو اوسوقت شروع کیا جب پہل پک گئی اور فصلین تیار ہوگئین اور گرمی
کی دن آگئی اب لوگ آنحضرت کی حکم کی نہایت فرمانبرداری کرتی تہی کیونکہ آپ کا حکم
خدا کیطرف کا حکم خیال کیا جاتا تہا —— اس زمانہ مین آپ دس ہزار سوار اور بیس
ہزار پیدل مسلح و مرتب کر کی مدینہ سی روانہ ہوئی مگر سفر مین ایسی مصیبتین پیش آئین
جو بدفالیون سے بڑہ کر تہین آخر کار یہہ فوج بہت تکلیفین اور مصیبتین اوٹہا کر شام
مین پہونچی مگر یہان کے لوگون نی کچہہ سخت مقابلہ نہین کیا چند خفیف محاربون کے
بعد تمام بادشاہان شام مطیع الاسلام ہوگئی ملک شام اس زمانہ مین چہوٹی چہوٹے
ریاستون پر منقسم تہا انکی مہمات کی شہرتون نی اون کو دل شکستہ کر دیا اور یہہ تمام
لوگ انکی فوج مین آئی اور آنحضرت کے قدمبوسی سے مشرف ہوئی آنحضرت نے جزیہ اور نعل بہا لیا

۷ ذکر غزوہ تبوک جو سنہ ۹ ہجری مین واقع ہوا ۱۲

اور ہمیشہ مغلوب قومونکی مذہب کا لحاظ رکہا اونکو مذہب اسلام بجبر تلقین نہین کیا صرف
وعظ اور نصیحت ہی فرمائی اور اسطرحسی آپ نی ان آیتون پر جو قرآن شریف مین لکہے
ہین عمل کیا وہ آیات یہہ ہین ـــ لکی انذر ہونسی کہو کہ تم ایمان لاؤ صاحب بصیرت
ہوجاؤ گی ـــ اگر وہ منحرف ہین تو تمکو حکم ہی کہ تم وعظ کرو خدا تعالی اپنی بندونکو بزرگی دینے
خوب جانتا ہی ـــ آنحضرت کی اس سبب سی اور بہی فتح ہوئی کہ آپ نی عیسائیون پر بہت رحم
کیا اور اون سے بہت قلیل جزیہ لیا جب آپ مدینہ کو واپس آئی تو تمام اہل شام آپکی رحم اور
صفات حمیدہ کی ثنا خوان تہی اس زمانہ مین ایک ایسا حادثہ پیش آیا جسی ہر ایک متعصب
اور غیر متعصب کو صاف ظاہر ہو جائیگا کہ آنحضرت فریبی اور دغا باز نہ تہی یہہ صرف متخاصمین کے
بہتان ہین آپکا ایک صاحبزادہ تہا اور انکا نام ابراہیم تہا یہہ لڑکا ماریہ قبطیہ نامی حرم سی پیدا
ہوا تہا جب آپ اکسٹہہ برس کے ہوئی تو اس صاحبزادہ نی سترہ مہینہ کی عمر مین انتقال کیا البتہ
آنحضرت کو بہت رنج ہوا اور بقای نسل و نام کی امید جاتی رہی جسوقت اس صاحبزادہ کا انتقال
ہوا اوسی لمحہ کسوف آفتاب ہوا عوام الناس نے یہہ خیال کیا کہ آسمانون نی بہی آپکی صاحبزادہ
کا غم کیا مگر آپ نی اون کے اس بد اعتقادیکو رفع کیا اور ان تمام جہلا کو اپنی پاس بلایا اور اونکی خوشامد
پر متوجہ ہو کر فرمایا ای ہم وطنو آفتاب اور ستارے اللہ تعالی کی مخلوق ہین انکو کسی آدمیکے پیدایش
یا موت سے گہن وغیرہ نہین لگ سکتا اسوقت سی آنحضرت اون لوگونکی تعلیم اور تلقین مین مصروف
ہوئی جو مدینہ مین قرآن شریف کے زیارت کرنی آتی تہی اور اوس سلطنت کی قواعد اور قوانین ایجاد کرنے
لگی جو زمین کے نہایت عمدہ نصف حصہ پر قایم ہونیکو تہی چونکہ آنحضرت یہہ چاہتی تہی کہ میرے امتی رسوم مذہبی کی بہت عظمت

۱۷ دوسری ... سورہ بقرہ ... سورہ ... مومن ... دیکھو

۱۸ ذکر وفات ابراہیم ابن الرسول — صاحبزادہ کی وفات سی آنحضرت کو نہایت رنج ہوا اوسی لوگ جو آپ سی حسد کرتی تہی آپکو بنظر تحقیر شان ابتر یعنی بے نسل ...

وبزرگی کرین آپ نی مشتہر کیا کہ مین مکہ کی زیارت کو جاتا ہون اور آپنی یہہ حج نہایت
شوکت وتکلف سے کیا گویا آپکو یہہ معلوم ہوگیا تہا کہ میرا آخری حج ہی رسوم حج کا اس
جگہہ مختصر بیان لکہا جاتا ہے یہہ قواعد ہین جنکی زایران مکہ ابتک پیروی کرتی ہین پہلی آپنے
مقرری غسل اور وضو کیا پہر آپ اصلاح بنواکر خانہ کعبہ کیطرف گئی حجر اسود کو بوسہ دیا اور
کعبہ کے سات طواف کئی پہر آپ شہر سی باہر آئی اور آہستہ آہستہ سنجیدگی سی جبل صفا کیطرف
روانہ ہوئی جب آپ یہان پہونچی تو کعبہ کیطرف منہہ کر کی کہڑی ہوئی اور یہہ دعا باواز
بلند پڑہی خدا بڑا ہی اور اوسکی سوا کوئی معبود نہین ہے اوسکا کوئی شریک نہین ہے طاقت
وشوکت ضرور اوسمین ہی اوس کا نام تعریف کے لایق ہی اور اوس کے سوا کوئی اور خدا نہین ہے
کوہ صفا سی پہر آپ مروہ مین اور مقدس مقامون مین آئی اور یہی دعا پڑہی بعد ازان
آپنے تریسٹہہ اونٹ قربانی کی اور اسیقدر بردہ آزاد کئی کیونکہ آپکی عمر تریسٹہہ برس کے
تہی اب آنحضرت مدینہ کو واپس گئے اور زمانہ وفات قریب آیا ہزار ہا ارادہ دلکی دل ہی مین ذکر وفات
رہی اور پورے نہونی پائی مدینہ مین پہونچنی کی تہوڑی عرصہ بعد بلغمی بخار آنی لگا آپکو یقین ہوگیا
کہ اگر یہہ بخار مہلک نہین ہی تو خوف ناک بیشک ہی جن لوگون سی آپکو نہایت محبت تہے
آپ نی اونسی فرمایا کہ تم میری گرد ہمیشہ بیٹہی رہا کرو آپ نی اپنی وفات کی جگہہ کیواسطہ
حضرت عائشہ کا حجرہ پسند کیا آپکو جانکنی بہت دیر تک رہی اور بہت تکلیف رہی غشی کی عالم
مین آپ اکثر باواز بلند فرمایا کرتی تہی کہ یہہ وہی یہودی عورت کا زہر ہی جو مجہی قتل کر رہا ہی
میری دلکی ہر ایک رگ ٹوٹی جاتی ہی مگر باوجود اس تکلیف کی بہی آپکی ہوش وحواس قایم تہے

اور رای درست تہی ای تکلیف کی ہنگام مین آپ نی شام کی دوسری مہم کا تمام
انتظام فرمایا اسلام کی جہنڈی کو معاذی اور اوسی حضرت عمر کی حوالہ کیا آپ کو اونکے
وفاداری پر کامل اعتماد تہا اس فوج کا سردار بنایا اپنی وفات سے تین دن پہلی تک آپ
ہر وقت کی نماز پڑہایا کئی مگر جب آپ ایسی نقیہ ہوگئی کہ مسجد مین اپنے خادمون کی کندہون
پر ہاتہہ رکہکر آتی اور تب بہی پیر نہ ٹکتا تہا آپنے اپنی وفادار دوست ابوبکر کو حکم کیا کہ تم
نماز پڑہاؤ اوس نماز ختم ہونیکی بعد کہ جسکی بعد پہر آپ باہر نہ آسکی آپ نی حاضرین کو تعلیم و
تلقین فرمائی اور نہایت عجز و انکسار و صاف باطنی سی یہہ فرمایا کہ ای بہائیو اور ای
آدمیو اگر ہمنی تم مین سی کسی کو ناحق ایذا رسانی کی ہو یا مارا ہو تو میری پیٹ حاضر ہی
تم اوسکا عوض لیلو اگر مینی کسی مسلمان کی غیبت کی ہو تو اوسی چاہئی کہ اس مجمع مین میرے
خطا کو ظاہر کری اگر ہمنی کسیکا ایک حبہ بہی لیا ہو تو وہ مجہسی نفع اور زر اصل دونون لیلی
حاضرین مین سی ایک شخص نی کہا کہ ای حضرت میری آپ پر تین درہم لینی ہین انحضرت نے
اوسکا قرض اوسی وقت ادا کیا اور یہہ فرمایا مین اس دنیا کی شرمندگی کو عاقبت کے
شرمندگی اوٹہانیکی سامنی کچہہ حقیقت نہین سمجہتا حضرت فاطمہ آپکی بستر پاس بیٹہنی کو اکثر
آتی تہین آپنی فرمایا کہ ای بیٹی تم کیون روتی ہو کیا تم اسبات سی راضی نہین ہو کہ زمین اور آسمان
دونون پر تم سب عورتون کی سردار ہو بعد اسکی آپنی اپنی سب غلامون کو آزاد کردیا آپکی
اور رشتہ دار نہایت گریہ و زاری کرنی لگی اور اونہون نی آپکی پلنگ کو گہیر لیا اور رونی
لگی آپنی فرمایا کہ اب مین تمہین بتائی دیتا ہون جو تم میری وفات کے بعد کرنا پہلی تم میرے

لاش کو غسل دینا پہر اوسی کفنانا اور بعد ازان ایک صندوق مین بند کرنا اور قبر کی
کناری پر رکہنا اور قبر اسی جگہہ کہودنا جہان مین اسوقت لیٹا ہون جب تم ان
سب باتون سی فارغ ہو تو حجرہ سی باہر ہو جانا تہوڑی سی توقف کی بعد آپنی فرمایا
کہ پہلی میرا وفادار دوست جبرئیل میری نماز پڑہی گا اور اون کے ساتہہ اسرافیل و میکائیل
بہی ہونگی جب یہہ فرشتی نماز پڑہ کی چلی جاینگی اون کی بعد عزرائیل اور اونکی ہمراہی
نماز پڑہینگی جب وہ سب رخصت ہو جائین تو تم لوگ گروہ گروہ آنا اور میرے
نماز پڑہنا اور میری واسطہ دعای مغفرت کرنا میری اہل بیت کو چاہیی کہ وہ میرے
عزاداری کرین تاکہ اور مسلمانون مین بہی یہہ رسم جاری ہو جای مین نہین چاہتا ہون
کہ میری اہل بیت گریہ و زاری اور واویلا کرین تاکہ مجہی تکلیف نہو اسکی بعد آنحضرت
چند لحظہ بی ہوش رہی بعد ازان پہر آپکو ہوش آیا اور فرمایا کہ مین اسوقت ایک کتاب
لکہوانا چاہتا ہون جو تمہین آیندہ کو غلطی سے بچاییگی حضرت عمر نی آپکو قرآن کہو لکر دکہایا
اور باواز بلند عرض کے کہ وہ کتاب لکہی جا چکی اسکی بعد تمام آدمی حجرہ سی باہر چلی آئے
اور صرف حضرت عایشہ رہ گیین وفات سے دن آپ نی اپنی دونو ہاتہہ پانی مین بہگوئی اور
باواز بلند فرمایا ای خدا میری دلکو تقویت دی کہ مین موت کی خوف سی گہبرا جاؤن پہر
آپ بیہوش ہوگئی حضرت عایشہ کا قول کہ آپکا نزع کیوقت مین آپکی برابر بیٹہی تہے اور آپکا سر مبارک
میری گود مین تہا آپنی یکایک آنکہین کہول دین اور حجرہ کی چہت کو دیکہنی لگی اور
ترکہراتی زبان سی یہہ الفاظ نکلی مگر وہ سمجہہ مین آتی تہی — وہ یہہ ہین اے خدا میرے گناہ معاف کر

امیری دوست جبرئیل مین تیری ساتهه اسمان پر چلتا هون پهر اپ نی اوس بستر
پر انتقال فرمایا جو حجره مین بچها هوا تها — انحضرت نی تیرهوین ربیع الاول کو انتقال
فرمایا هجرت کی گیارهوین سنه کی پهلے تاریخ تهی اور یهه تاریخ اٹهوین جون سنه
عیسوی کی مطابق هی اپکا سن شریف تریسٹهه سال کا تها صرف تیئیس سال سی
اپنی نبوت اختیار کی تهی آپ مدینه مین دفن هوئی هین مکه مین نهین هوئی لوگ
جو یهه بیهوده گوئی کرتی هین که اپکا تابوت زمین سی معلق هی اور اسکا باعث یهه هی که
صندوق آهنی هی اور آپکے روضه کی چهت سنگ مقناطیس کے بنی هوئی هی یهه
باتین بالکل بیهوده اور بی اصل محض هین بلکه آپ حقیقت مین زمین مین دفن هوئی هین
اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اپکی دست چپ کیطرف مدفون هوئی هین انحضرت
کی وفات سی لوگون کو بڑا خوف هوا لوگ هر جگهه پوچهنی لگی که کیا یهه مذهب اپکی
وفاتکی بعد بهی باقی رهیگا حضرت عمر نی فرمایا که انحضرت کی وفات ناممکن ہے اور حضرت
موسی اور حضرت عیسی علیه السلام کی طرح اپکی روح مبارک صرف ایک لمحه کیواسطی غیر
حاضر هوئی هی وه ابهی تم سب کی سامنی واپس آتی هی لوگ صرف اسباتکی منتظر
تهی که حضرت ابوبکر بهی اس باتکے تصدیق کرین جو حضرت عمر تلوار کی زور سی یقین
کرایا چاهتی هین حضرت ابوبکر نی پوچها ای عمر یهه تم خدا کا حال بیان کرتے
هو یا حضرت کا خدا فانی نهین ہے مگر انحضرت همین مین کی ایک آدمی تهی
جسطرح هم سب انتقال کرینگی اسیطرح وه بهی وفات پا گئے

حضرت ابوبکر کو تاہم اس بلویکی فروکرنیمین کچھہ دقت پیش آئی مگر آخر کار آپ نے
قرآن شریف کی وہ آیتین پڑہین جس مین آنحضرت فرماتی ہین کہ مین فانی ہون آپ کے
بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور عثمان اور حضرت علی جانشین ہوئی اور خلفا
کہلائی —— ہمکو اس جگہہ یہہ ہی بیان کرنا چاہئی کہ جیسی فتوحات آنحضرت کو
حاصل ہوئین اور آپ ہر جگہہ مظفر اور منصور رہی اوسیطرح آپکی خلفا ہی کامیاب
ہوئی اور انہون نی ایک بڑی وسیع سلطنت قایم کی اس سلطنت مین ایشیا
اور افریقہ اور یورپ کی حصی شامل تہی حضرت عمر اور خالد اور سردارون کی فتح پر فتح
نصیب ہوئی ملک فارس اور فلسطین اور شام اور مصر تمام انکی فرمان بردار
ہوگئی بارہ برس کی عرصہ مین انہون نی چہتیس ہزار شہر اور قصبہ اور قلعہ فتح
کئی اور چار ہزار مندر اور گرجا غارت کئی اور چودہ سو مسجدین آنحضرت کی مذہب کے
موافق تعمیر کین ان لوگون نی اوس وقت تک قناعت نکی کہ جبتک اہل حبش
اور افریقہ کو اسکندریہ سی لیکر —— ٹین جیر تک فتح نکرلیا اور اکثر ملک ہسپانیہ
کی بہی اپنی عملداری مین شامل کرلئی عربکی مورخ عبد اللہ کی صاحبزادی کی حسن ذاتی
اور فطری صفات کی بہت تعریف کرتی ہین اون کا بیان ہی کہ آپ امر اسی خلق
سی پیش آتی تہی اور غربا کی نہایت خاطرداری کرتی تہی گستاخ اور بیہودہ لوگونسی
احتراز کرتی تہی آپ مین حکومت اور فصاحت دونون صفتین تہین اگرچہ آپ
اُمّی محض تہی لیکن بڑے تجربہ کار تہی اور آپ دشمنون کی اعتراض و باریکیان خوب سمجہتی

تہی اور طرفہ یہہ ہی کہ ذلیل سی ذلیل معتقد کی سمجھہ کی موافق ہی بات کرتی تہی آپکی
فصاحت اور بلاغت مین ایک سادگی تہی اور آپ کی چہرہ مین حسن اور رعب
دونون پائی جاتی تہی اسی وجہہ سی لوگ آپسی محبت رکہتی تہی اور آپکی عظمت
کرتی تہی اور آپ مین اسطرح کی عقل تہی کہ خواندہ اور ناخواندہ دونون کو سمجہا لیتی
تہی آپکو اپنی رشتہ دارون اور دوستون سی بہی بہت محبت تہی اور جبکہ آپ اپنے
خانگی امور مین مصروف ہوتی تہی جب بہی آپ کوئی ایسی حرکت نکرتی تہی جو نبی کے
شان کیخلاف ہو باوجود اس شان و شوکت کی آپ اسقدر سادہ وضع تہی کہ آپ
نہایت ذلیل کامونکی کرنیکو بہی کچہہ کسر شان نہ سمجہتی تہی ان باتون کا تعجب اسجگہہ
ضرور ہستی خالی نہین ہے باوصف اسکی کہ آپ تمام ملک عرب کی مالک تہی آپ اپنی جوتیان
خود گانٹھا کرتی تہے اور پرانی کپڑون کو پیوند کرلیتی تہی بہیڑون کا دودہ اپنی ہاتہہ سی دوہتے
تہی آپ خود آگ روشن کرتی تہی اور آپ ہی راکہہ بہی پہینک آتی تہی آپ کی روزمرہ
کی خوراک کہجورین اور پانی تہا اور تکلف کے خوراک شہد اور دودہ تہا جب آپ سفر
کرتی تو تمام ہمراہیون کو اپنی خوراک مین سی بانٹ کر کہاتی تہی آپکی نصیحت کی درستی
آپکی وفات کیوقت ان باتون سی خوب ظاہر ہوگئی جو آپنی اپنی وفات کی وقت
کہین تہین ــــ ٹامس کارلایل صاحب نے جو آپکا ذکر لکہا ہی وہ ایسا عجیب ہے
اور اوسمین اسقدر انصاف پایا جاتا ہی کہ ہم اوسی اسجگہہ بغیر لکہی نہین رہ سکتے
اوسکا قول ہی کہ اس صحرانشین شخص مین صرف سیر چشمی اور صاف باطنی اور بلند

نظری ہی تہی بلکہ اور بات بہی تہی آپ نہایت سنجیدہ تہی اور اون مین سی تہی جنکا
شعار متانت ہی اور جنکو خدا تعالی نی اپنی ہاتہہ سی صاف باطن خلق کیا ہی اور لوگونکا
قاعدہ ہی کہ وہ قواعد قدیم اور روایات پر عمل کرتی ہین مگر آپ صرف حق پر عمل درآمد
کرتی تہی مخلوقات کا راز آپ پر خوب افشا تہا اور آپ اوس کی خوفون اور شان
وشوکت سی خوب واقف تہی روایات قدیمہ اصل حقیقت اس باتکو آپ سی مخفی نکر سکتے
تہین اسطرحکی صاف باطنی فی الحقیقت خدا ہیکی طرف سی محمول ہوسکتی ہی ایسی آدمی
کی آواز براہ راست خدا ہی کی آواز ہی آدمی کو اوسکی تعمیل کی بغیر بن نہین آتی اور
تمام چیزین اوسکی مقابل مین بی اصل محض ہین قدیم سی آنحضرت کی دلمین ہر سفر مین اور
ہر جگہہ پرازنا خیالات رہتی تہے آپ سوال کیا کرتی تہی کہ مین کیا ہون اور یہہ لا انتہا چیز جسی
لوگ دنیا کہتی ہین اور جس مین رہتا ہون کیا ہی زندگی کیا ہی اور موت کیا ہی مجہی کس
باتکا یقین کرنا چاہئی اور کیا کرنا چاہئی — جبل حرا اور جبل سینا کی خوفناک ٹیلی
اور صحرائی کی تنہائی اور ریت نی اس سوال کا جواب ندیا اور آسمان نی بہی جو مع
اپنی ثوابت وسیارگی گردش کرتا ہی اسکا ہرگز جواب ندیا صرف آنحضرت کی روح اور اللہ تعالے
کی الہام کو جو اوسمین تہا جواب دینا پڑا آنحضرت نی پہلی اپنی نبوت اپنی خاندان کی دلونمین
بٹہائی باوصفیکہ آپ ایک سادہ وضع غریب تہی مگر آپنی اپنی ملک مین تمام مجنون اور
برہنہ اور بہو کی قومون کو مجتمع کیا اور اونہین اپنا فرمانبردار بنایا اور تمام عالم کی سامنے
نئی خصلتین اور صفتین پہلائین تیس برس سے کم عرصہ مین اس مذہب نی شہنشاہ قسطنطنیہ

وبادشاہان شام ومصر و سوپوٹی میا کو مغلوب کیا اور فتحون کو اٹلانٹک سی بحیرہ

خضر اور اوکسس تک پہیلایا اگرچہ جبسی ابتک بارہ سو برس کا عرصہ منقضی ہوا ہی مگر

یہہ مذہب سوا ہسپانیہ کی اور سب جگہہ اوسیطرح رایج ہی برخلاف اسکی اسلام ایک شمالی

ایشیا اور وسطی افریقہ اور اون ملکومنین جو بحیرہ خضر اکی گرد ہین شایع ہوتا جاتا ہی انحضرت

ایسی شخص ہوئی کہ جنکی حرارت اسلام اور متانت رای نی ایک ایسا مذہب نکالا جس نی

تمام زردشت کی ایک چند لوٹی ہوئی مخلین بنادین ہندوستان پر حملہ کیا اور قدیم مذہب

برہمنی کو مغلوب کیا اسکی بعد دریای گنگ کی پار بودہی مذہب کو جو برہمنی مذہب سے بہی زیادہ

رایج تہا بالکل غارت کر دیا اور مذہب عیسائی سی بہی اوسکی قدیم ملک چہین لئی اور

رفتہ رفتہ اوسی اوسکی مشرقی ملکون اور رومی افریقہ مصر سی لیکر آبنای جبرالٹر تک

سی نکالدیا یورپ کی مغربی حد پر حملہ کیا ہسپانیہ کا بہت سا حصہ دبالیا اور سوایر کی حدون

تک بڑہ گیا اور اس سبب سی قدیم سلطنت روم نہایت خایف ہوئی اور آخر کار

وہ قسطنطنیہ کی نئی روم مین قایم ہوئے ——— **ترجمہ اشعار**

عربی از قصیدہ بردہ مصنفہ شرف الدین بوصیری در

تعریف جناب رسول خدا صلعم آنحضرت انسان اور جنات دونون کے

بادشاہ ہین —٣٤— اسیطرح وہ اہل عرب کی اور اہل عجم کی شہنشاہ ہین —٣٥—

وہ ہماری نبی ہین انہون نی ہمین حکم کیا ہی کہ یہہ کام کرو اور یہہ کام نکرو —

تمام انسانون مین آنحضرت سب سی زیادہ صادق الکلام

ہین خواہ آپ اقرار کرین خواہ انکار آپ خدا کی دوست ہین ۳۶ آپ ہی کے
شفاعت پر ہمارے ہر ایک امید موقوف ہی — صرف آپکی ہی سبب سے ہم بڑی بڑی
خوفون سے نجات پائینگے ۳۷ آپ ہی نی انسان کو اللہ تعالی واحد اور صادق کی پرستش
سکہائی — جو کوئی آپکا دامن مضبوط پکڑ دیگا گویا اوس نی ایک لنگر پکڑ لیا ہی کہ نہ
ٹوٹی گا ۳۸ تمام اور نبیون پر آنحضرت کو بسبب حسن ظاہر اور نیک صفات کے
سبقت ہی — علم اور نیکی مین کوئی آنحضرت کا نظیر نہین ہی ۳۹ اس خدا کے
نبی کی دریائے حلم سی ہر ایک ذی روح ایک گھونٹ مانگتا ہی اور اوسکی نیکیون کے ابر سے
ایک قطرہ ۴۰ آنحضرت کی مقابل مین ہر ایک کا درجہ مقرر ہی جیسی نقطہ کو لفظ
سی نسبت ہو — وہی اونکی علم اور نیکی کو انکی علم اور نیکی سی نسبت ہی ۴۱ وہ
آپ ہی ہین جو کامل اور ذی قدر ہین — اور جن مین ظاہری اور باطنی دونون
طرحکی اوصاف مجتمع ہین ۴۲ خالق ارواح نی آپکو اپنا دوست بنانی کی لیئے
پسند کیا کوئی دنیوی مخلوق مین سی اسقدر بلند نظری نہین کر سکتا کہ وہ آپکی ہمثیل
اور لاانتہا نیکیون کے نظیر ہونیکا ارادہ کری — صرف آپ ہی کی ذات ہمہ تن عمدگے
ہی ۴۳ اگر عیسائی اپنی نبی کی شان و شوکت اپنی طرف بیہودگے اور شیخی سی منسوب
کرین تو کرین مگر تو سوا ذات خدا کی بی محابا اس نبی کی تعریف کر ۴۴ اسکی نہایت
دلیری کی تعریف کر اسکی اعلی درجہ کے لیاقت کا مدح خوان ہو ۴۵ نبی کی عمدگی
لاانتہا ہی — میری پاس اسقدر الفاظ نہین کہ مین آپکی ثناخوانی کرون ۴۶ اگر

کوئی یہہ چاہی کہ آپکی اوصاف باطنی کو سمجھہ جاؤن تو یہہ قصد بیہودہ ہی [49] اسکی

مثل ایسی ہے کہ جب آدمی آفتاب کو دور سی کہڑا ہو کر دیکہتا ہی تو اوسکا اصلی عرض و طول

نہین معلوم ہو سکتا اور جب قریب سی دیکہنی کا قصد کرتا ہی تو نظر خیرگی کرتی ہی [50]

کیونکہ ممکن ہے کہ انسان جو سراسر مدہوشی اور خیالات بیہودہ مین مصروف ہی خدا کی نبی کے

ماہیت اس دنیا مین جان سکی [51] جو کچہہ ہم جانتے ہین وہ یہہ ہی کہ آپ آدمی ہین اور خدا کے

تمام مخلوق مین افضل ہین [52] آپکا وہ چہرہ مبارک صفت و ثنا کی قابل ہی جس کے

حسن کو نیکیون نی اور بہی ترقی دی ہے — آپکا حسن دلفریب مگر آپکی اصلی اوصاف یہہ تہے

کہ آپکی خط و خال سی ہر دل عزیز ہونا اور صاف باطنی ظاہر تہے [55] فی الحقیقت آپکی ذات مین

بہار کیسی پہولون کا حسن و نزاکت اور چاند ایسی شوکت تہے — آپکی فیاضی سمندر کی کیطرح

وسیع تہی اور آپکی آزادی زمانہ کیطرح دیرپا اور طویل [56] آپکی چہرہ مین ایسا دبدبہ ہی

کہ آپکی حضور مین اگرچہ آپ تنہا ہون آدمیکا ایسا حال ہوتا ہی جیسی آدمی ایک بڑی فوج کے

مقابل ہو یا فتح کرنیوالی گروہ مین ہو [58] وہ خاک جو آپکی استخوان کو ڈہکتی ہی وہ

عطر اور عنبر سی بہی زیادہ خوشبودار ہی — وہ لوگ بڑی خوش نصیب ہین جو اوس

خوشبو کو سونگتی ہین اور اوس سرزمین کو اپنی بوسون سی تر کرتی ہین [88] اب مین اس

مقام پر آنحضرت کی احادیث کا ذکر کرتا ہون — جیسے کہ تنہا جنگل مین کوئی آدمی رحم سے

کسی اونچی مقام پر شب تاریک مین آگ اس مراد سی روشن کری کہ مسافر لوگ اوسکو دیکہکر

یہان آوین اور آرام پاوین اسطرح سی آپکی احادیث درخشان ہین اور گنہگار مخلوق کی ہمارے

کو منور کرتی ہین ۹۱ یہہ صرف خدا کا رحم ہی کہ اوسنی ان احادیث کو انحضرت سے
لکھوایا اور بڑی موقع پر ظاہر ہوئین — مگر چونکہ یہہ احادیث خدای لایزال کیطرف
سی ہین لہذا وہ بہی بی زوال ۹۲ — ہم اونکی واسطی کوئی زمانہ مقرر نہین کر سکتی کہ کب
وہ ظاہر ہوئین — ہمین اونہی سی یہہ بات معلوم ہوئی کہ اوس آخر خوفناک دنمین
جو روز جزا ہی کیا معاملہ پیش آئیگا — اونہی سی ہمین یہہ بات معلوم ہوئی کہ زمانہ
عاد اور ارتین کیا واردات ہوئی ۹۹ — تو ای شخص جسبی یہہ خوشی حاصل ہی خوش
ہو کیونکہ تونی وہ لنگر پکڑ لیا ہی جو خدا اتعالی ہی خبردار اوسی چہوڑنا نہین ۱۰۰ اگر تو یہہ
چاہتا ہے کہ مین اس کتاب مین کوئی ایسی چیز پڑہون کہ جسکے ذریعہ سی مجہی دوزخ کے
آنچ سی نجات ہو — تو بی شبہہ اس آسمانی کتاب کے فرحت بخش معانی تجہی دوزخ کے
آنچ کی گرمی سی نجات دینگی ۱۰۲ — جیسا کہ پل صراط سیدہا ہی ویسی ہی وہ ترازو
سیدہی ہی — جہان تمام مخلوقات کے اعمال تولین گے ۱۰۳ — یہہ انحضرت کی خالص حدیثین
ہین جو آدمیون مین حق و انصاف کا چشمہ ہین — اگر حاسد لوگ باوصف علم و عقل
کی اپنی حسد سی دیوانہ بنکر انکی قدر نکرین تو کچہہ عجب نہین ہی ۱۰۴ — کیا ای نبی تو نہین
دیکہتا کہ وہ نگہہ جو بڑہاپی کی سبب سے ضعف بصارت ہو جاتی ہی اوسی آفتاب کی روشنی
دہوندلی معلوم ہوتی ہی — اور بیمار آدمیکی منہ کو آب شیرین اور صاف کی قدر نہین
ہوتی ۱۵۲ ای شخص تو جو تمام مخلوقات کا خلاصہ ہے — تیری سوا مین کس پاس ہین اوس
خوفناک لمحہ مین پناہ کو جا سکتا ہون ۱۵۳ — ای خدا کی نبی اگر تو میری اوس

خوفناک دشمنین مدد کریگا — جبدن خداتعالی خود مجسم بنکر ظاہر ہوگا تو تیرے
شوکت مین کچھہ داغ نہ لگیگا ١٥٤ — فی الحقیقت یہہ دنیا اور عقبی دونون خداتعالی کی مخلوق
ہین اور ہر ایک حکم جو خداتعالی نی اپنی بی زوال قلم سی اپنی لوح محفوظ پر لکہا ہے اوسکا بہی علم ہے

حصہ دویم ذکر قرآن شریف ١٥٥

قرآن ایک عربی لفظ ہی اور لفظ قرا (اوس نی پڑہا) اسی مشتق ہی اسکی اصل معنی پڑہنا
یا پڑہنی کی قابل چیز کی ہین — قرآن شریف کے اوربہی نام ہین اور وہ یہہ ہین الکتاب
(کتاب خاص) وکتاب اللہ (یعنی خدا کی کتاب) وکتاب عتیق ١٥٦ (کتاب بیش بہا) وکلام
شریف (لفظ مقدس) ومصحف (مجموعہ قوانین اعظم) والفرقان (وہ چیز جسنی حق وباطل
مین فرق کیا) وتنزیل (وہ چیز جو آسمان سی اوتری) قرآن شریف کو مسلمان صرف خدا
ہیکی طرفسی نہین جانتی بلکہ بی زوال اور غیر مخلوق بہی جانتی ہین بعضون کی رائی ہی
کہ وہ خدا کی ذات مین شامل ہی اور یہی باعث تہا کہ خداتعالی نی آنحضرت کا یہہ معجزہ کیا
کہ قرآن شریف کی عبارت بی نظیر اور ممتنع الجواب ہی اس بات کا قرآن مین بہی ذکر
ہی — قرآن کی پہلی نقل لوح محفوظ سی کی گئی ہی یہہ لوح نہایت وسیع
ہی اور خداتعالی کی تخت کے قریب ہی اور اسپر خداتعالی کی گذشتہ اور حال اور
آیندہ کی سب حکم لکھی ہین مسلمانون کا یہہ بہی اعتقاد ہی کہ سب چیزون سی پہلے
اللہ تعالی نی اس لوح کو بنایا اور بعد اوسکے اپنا حکم خلق کیا وہ کہتی ہین کہ یہہ لوح بے
جوڑ ہی اور ایک جوہر کی بنی ہوئی ہی اور قلم صرف ایک موتی کی بنی ہوئی ہی جسکے شگاف سی وہ نور گرتا ہی جو خداتعالی کو

یا فرشتون کو جو اوسکی حکم کی موافق آدمیون کی اعمال لکہنی مین سیاہی کا کام دیتا ہی

اللہ تعالی نی لوح محفوظ سی قران کی کاغذ پر نقل لے اور یہہ نقل ایک جلد مین تہے خداتعالی نے

اس نقل کو حضرت جبرئیل کی ہاتہہ رمضان کی مہینی مین شب قدر کو اول آسمان پر بہیجا

یہان سی حضرت جبرئیل نی آنحضرت کو پارہ پارہ کرکی کچہہ حصہ مکہ مین اور کچہہ مدینہ مین مختلف

اوقات مین جس کا جب موقع ہوا تیئیس برس کی عرصہ مین پہونچایا ــــ اور آپکو یہہ بہی

تسلی دی کہ مین اصل قرآن کو مجلد اور جواہرات جنت سی آراستہ کیا ہوا ہر سال ایک

دفعہ ضرور دکہایا کرون گا ــــ حضرت کی عمر کی آخری سال مین حضرت جبرئیل نے

اس قران شریف کی آپکو دو دفعہ زیارت کرائی ــــ کہتی ہین کہ وہ بہت کم سورتین

ہین جو آسمان سی کامل نازل ہوئین اکثر سورتین ٹکڑی ٹکڑی ہوکر اوترے ہین اور اونکو آنحضرت

کی منشی نی وقتاً فوقتاً فلان سورت مین لکہہ لیا ــــ یہان تک کہ حضرت جبرئیل کے

ہدایت سی وہ پوری ہو گئین اس بات پر سبکو اتفاق ہی کہ چہیانوین سورت کی یہہ پانچ

آیتین سب سی پہلی نازل ہوئین ــــ وہ آیتین یہہ ہین ــــ تو اپنی خالق کا نام

لیکر پڑہ جس نی آدمی کو خون کی چند لختون سی بنایا تو پڑہ کیونکہ خداتعالی نہایت فیض

رسان ہے جس نی تجہی قلم کا استعمال سکہایا (تاکہ تو الہام کو لکہی) اور انسان کو وہ بات

سکہائی جو اوسی نہ آتی تہی ــــ جبکہ یہہ نئی الہام شدہ آیتین آنحضرت نی اپنی منشی کو

لکہوائین تو وہ آیتین آپ نی اپنی معتقدین میں پہیلائین ان مین سے چند آدمیون نے انکی یقین

کرلین مگر اکثر نی حفظ کر لیا جب یہہ اصل آیتین واپس آئین تو ان سبکو ملا کر ایک

صندوق مین رکھا یا اسکا کچھہ خیال نہ رہا کہ کون سی پہلی اوتری ہی اور کون سی پیچھی
اسی سبب سے اکثر آیتون کی وقت نزول تحقیق معلوم نہین —— قرآن شریف ایک
سو چودہ غیر مساوی حصون مین منقسم ہی اور ان حصونکو سورتین کہتی ہین ——
عرب لوگ واحد کو سُورت اور جمع کو سور کہتی ہین —— قلمی نسخون مین اسی
سورتون پر اعداد شماری مین لکھتی ہین ہر ایک سورتکا علیحدہ نام مقرر ہی کبہی
تو یہہ نام اوس شخص کی نام پر ہوتا ہی جسکا ذکر سورت مین ہو اور کبہی اوس مضمون پر ہوتا ہے
جس مضمونکا سورت مین ذکر ہو —— مگر اکثر نام سورت کی اول لفظ سی لیا جاتا ہے
بعضی سورتون کی دو یا زیادہ نام بسبب نقلونکی فرق کے ہوگئی ہین کہتی ہین کہ بعضی ان سورتون
مین سے مکہ مین نازل ہوئین اور بعضی مدینہ مین مگر یہہ اختلاف نزول کچھہ سورتکی نام مین
داخل نہین ہے ہر ایک سورت اور چھوٹی چھوٹی غیر مساوی حصون مین منقسم ہی
جنہین ورس یا عربی زبان مین آیت (انشانی یا تعجب کہتی ہین) نوین سورت کے
سوا ہر ایک سورتکی نام کی بعد یہہ سنجیدہ فقرہ جسی مسلمان بسم اللہ کہتی ہین لکھا ہوتا ہے
—— قرآن شریف کو اہل اسلام معجزہ اعظم مانتی ہین اور کہتی ہین کہ ایسا ہی عجب ہے
جیسا مردیکو زندہ کرنا اون کا قول ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ
السلام کی معجزہ عارضی اور چند روزہ تہی مگر آنحضرت کا معجزہ پائیدار اور بی زوال ہے
اور اسی سبب سے زمانہ سابق کی تمام معجزون پر سبقت رکہتا ہی —— قرآن بہ لحاظ
علم ادب کے اہل مشرق کی ایک بڑی شاعرانہ تصنیف معلوم ہوتا ہی اوس کا اکثر حصہ

قدمای عرب کی مذاق کی موافق مقفی اور مسجع عبارت مین لکھا ہی سب کو اسبات کا
اقرار ہی کہ قرآن قوم قریش کے نہایت فصیح زبان مین لکھا گیا ہی یہہ خاندان تمام اہل
عرب مین سب سے زیادہ اعلی رتبہ اور ذی علم تہا اگرچہ قرآن شریف زمانہ قریش مین لکھا گیا ہے
مگر اسمین کہین کہین اور زبانونکی بہی آمیزش ہی یہہ بات متفق علیہ ہی کہ قرآن شریف عربی
زبانکا نمونہ ہی یعنی جو شخص یہہ قصد کرتا ہی کہ مین عمدہ عربی لکھون تو وہ قرآن کی روش پر
چلتا ہی اور وہ تمام صنایع بدایع اور استعارات سی پر ہی باوصف اسکی کہ قرآن بعض
جائی سی نخیر مفہوم ہی اور آور و معلوم ہوتا ہی مگر اکثر جگہہ نہایت زبردستی عبارت اور بلند
خیالی عیان ہے اور یہہ قول بہت ٹہیک ہے کہ قرآن شریف ایسی کتاب ہے کہ جسکی اشکال عبارت
سی پرہنی والا پہلی گہبرا جاتا ہی بعد ازان اوسکی محاسن دیکہکر رجوع کرتا ہی اور آخر
فریفتہ ہو جاتا ہی — انحضرت کے زمانہ حیات تک قرآن شریف اوراق منتشر پر لکہا ہوا
تہا حضرت ابوبکر نی جو انکی خلیفہ ہوئی پہلی اس کو ایک جلد مین جمع کیا — حضرت ابوبکر
نی قرآن شریف کی آیات کو صرف کہجور کی پتون اور جانورون کے کہالون اور بکرون کے شانون
کی ہڈیون ہی پر سی نہین نقل کیا بلکہ حافظون کی زبانی بہی لکہا اور جب یہہ قرآن شریف
انجام کو پہونچا تو اوسکو حضرت حفصہ بنت عمر زوجہ انحضرت کی پاس اس نیت سے تفویض
کیا کہ اور لوگ اوس سے اپنی قرانونکی تصحیح کیا کرین چونکہ اور تمام جلدونمین جو اون اضلاع مین منتشر
تہین بہت اختلاف تہا لہذا حضرت عثمان نے جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی بعد خلیفہ ہوے تہی
بہت سی نقلین حضرت حفصہ والی قران کی کرالین اور وہ قرآن جو اوسکے مطابق نہتی اون

سبکو

سبکو معدوم کردیا — قرآن شریف کی ماہیت کو کما حقہ سمجھنے کیلئے اس بات کو خیال رکھنا
چاہیے کہ جب آنحضرت کا خروج ہوا اوس زمانہ مین طلاقت لسانی اور عمدگی عبارت کا لوگون کو
بڑا خیال تہا اور شاعری اور فصاحت کی نہایت قدر تہی ایک مسلمان کا قول ہی کہ قرآن کا
معجزہ اوسکی عمدگی عبارت اور موزونی فقرات پر منحصر ہی یہانتک کہ اگر کوئی عجمی بہی کسی شخص کو
قرآن پڑہتی ہوئی سنی تو اوسی فی الفور معلوم ہو جائیگا کہ اسی تمام عربی عبارتون پر فوق ہی اگر
اسمین کے کسی آیت کو کسی اور نہایت فصیح عبارت مین داخل کردین تو وہ ایسی معلوم ہوگی
جیسی لعل چمکتا ہی اور اوسکی روشنی مثل اوس درخشندہ جوہر کی ہوتی ہی جسکی تابندگی سی آنکھون
کو خیرگی ہو اور اوسکی عبارت ایسی لاجواب ہی کہ تمام علما کو اوسکی زمانہ رواج سی ابتک اوسپر
نہایت حیرت ہے — چونکہ قرآن شریف ایک معجزہ قایم خیال کیا جاتا ہی آنحضرت
ہمیشہ اوس کیطرف اشارہ فرماتی تہی اور کہتی تہی کہ یہہ میری نبوت کا ثبوت اعظم ہے
اور عموماً فصحای عرب کی سامنی جو اوس زمانہ مین اس ملک مین بکثرت تہی اور جن کے
تمام عمر صرف اس بات مین صرف ہوتی تہی کہ ہم ایک دوسری پر عبارت نویسی مین سبقت
لیجائین یہہ دعوی کرتی تہی کہ تم ایسی ایک سورت تو لکہدو جو اسکی مقابل ہو — روایت
ہی کہ لبید ابو رابیہ متوطن یمن جو سبعہ معلقات کی چند قصیدی تہی جو کعبہ مین لٹکائی گئی تہی
مصنفین مین کے ایک مصنف تہی ہنوز بت پرست ہی تہی کہ آنحضرت نی عموماً اپنی شرع
جاری فرمائی سبعہ معلقہ مین سی ایک قصیدہ کا مطلع یہہ ہی تمام تعریفین جو خدا سی
علاقہ نہین رکہتین بیہودہ ہین اور تمام منافع جو اوس کی طرف سی نہین آتی

بفتون کا سایہ ہین — چندروز تک کوئی ایسا شاعر نہ ملا جو اوس کی مقابل
مین قصیدہ لکھتا مگر آخر کار قرآن شریف کے سورت سوسوم بہ برات[1] دروازہ کعبہ کو
چپکا دیگئی اور لبید پہلی ہی چند آئتین پڑہ کر ایسا شرمندہ ہوگیا کہ اوس نے اقرار کرلیا
کہ یہہ آئتین بغیر خدا کی الہام کی نہین ہوسکتین اور اوسی وقت اسلام قبول کرلیا[2] —
قرآن شریف کے وہ آئتین جنکی سبب سی یہہ شخص اسلام لایا یہہ ہین — بیشک یہہ
کتاب حق ہی — یہہ اون متقیون کیلئی ہدایت ہی جو غیب کا یقین کرتی ہین
اور نماز وقت مقررہ پر پڑہتی ہین اور خیرات اوس مال مین سی دیتی ہین جو ہمنی اونہین
عنایت فرمایا ہی — اور اوس الہام کا یقین کرتی ہین جو ہمنی تجہپر (اے محمد)
اور تجہسی پہلی نبیون پر کیا — اور جن کو عقبی کا یقین کامل ہی یقینی یہہ لوگ خدا کی راہ
پر چلتی ہین اور فلاح پائینگی — اور جب کافرون کا ذکر کرو تو وہ لوگ اوس آدمی کے
مانند ہین جسنے آگ روشن کی اور جب اوس روشنی سی اوسکی گرد کی چیزین روشن ہوگئین تو
اوسنی اپنی آنکہین بند کرلین — خدا تعالی اونکی روشنی چہین لیتا ہی اور اونہین اندہیرمین
چہوڑ دیتا ہی اب وہ نہ دیکہہ سکینگے وہ بہری اور گونگی اور اندہی ہین اسواسطی وہ توبہ
نکرینگی یا وہ ایک آسمان کے بادل کی مانند ہین جسمین تاریکی اور گرج اور چمک ہو اور وہ موت کے
ڈرسی اپنی کانون مین اونگلیان دے لیتی ہین تاکہ وہ گرج نہ سنین — اللہ تعالی کافرون
پر محیط ہی — بجلی اونہین اندہا بنانی کی سوا ہر طرح کا صدمہ دیتی ہی اور جبتک وہ
اونہین روشنی دیتی ہی اوس روشنی مین چلتی ہین مگر جب اندہیر آجاتا ہی تو وہ مفلوج کیطرح

کہڑ

کہڑی کی کہڑی رہ جاتی ہین ۞ وہ تعجب جو اہل عرب کو قران کی پڑہنی سی ہوتا ہی وہ
اوسکی عبارت سحر آویز اور اون صنایع اور بدایع اوسکی اون آیتون مقفی اور مسجع
اور موزون کا سبب ہے جس سی آنحضرت نی اپنی شعر کو آراستہ کیا ہی قرآن شریف
کا اختلاف عبارت نہایت عجیب ہے کیونکہ بعض اوقات آنحضرت مروجہ چہوڑ دیتی ہین
اور اللہ تعالی کا تخت پر بیٹہا ہونا اور اہل دنیا پر قواعد مقرر کرنے نہایت شان و شوکت دار
آیتونمین بیان فرماتی ہین آپکی آیتین اوس مقام پر بہت موزون اور موثر ہوجاتی ہین
جبکہ آپ جنت کی بی زوال خوشیان بیان کرتی ہین اور جب آپ دوزخ کا حال بیان
کرتی ہین تو آپکی آیتین نہایت خوفناک اور جان گزا معلوم ہوتی ہین — قران
شریف کی اہل اسلام نہایت تعظیم کرتی ہین جو اونمین بہت با احتیاط ہین وہ بغیر وضو
کئی تہین چہوتی اور اسخیال سی کہ مبادا کوئی غفلت سی اسی چہولی قرآن شریف
پر یا اوسکی جلد پر یہہ آیت لکہدیتی ہین جسکا ترجمہ یہہ ہی — کوئی اوسی نچہوئی مگر وہ
لوگ جو با وضو ہین — وہ اوسی بہت عظمت سی پڑہتی ہین اور کبہی اپنی کمر بند سے
نیچی نہین لیجاتی اور جب اوسی کہولتی ہین تو پہلی بوسہ دی لیتی ہین اور لڑائیون مین سے
اوسی اپنی ساتہہ رکہتی ہین اپنی جہنڈون پر اوسکی آیتین لکہتی ہین اور اوسی سونی اور
جواہر سے آراستہ کرتی ہین اور قصداً اوسی کبہی کسی کافر کی قبضہ مین نہین دیتی قرآن شریف
اونکی تعلیم کی بنیاد ہی تمام ترکی مکتبون مین اوسی پڑہتی ہین اوسی تمام حفظ کرتی ہین
ہر جگہہ تمام اونکے رسمین اور قانون قرآن شریف ہی پر موقوف ہین اونکی قاضی اوسکے

قسم لیتی ہین تمام مسلمانون پہ فرض ہے کہ اوسی پڑہین اور اوس سی اپنی زندگی کا نور اور برکت حاصل کرین اونکی ہان مسجد مین جہانکہ تمام قرآن شریف روز پڑہا جاتا ہی اور تیس قاری سلسلہ وار اوسی ختم کر دیتی ہین بارہ سو برس تک اس کتاب کے آواز لاکہون آدمیون کے دلون اور کانون مین گونجتی رہی ہی —— ایسی بہی متقی مسلمان ہو ہین جنہون نے اپنی زندگی مین ستر ہزار مرتبہ قرآن کو تمام و کمال پڑہا ہی —— قرآن شریف مین اکثر جائی حکم ہی کہ ایک خدا کی پرستش کرو اوسکی مرضی پر شاکر رہو اور اوسکی حکم کی تعمیل بخوبی کرو سدو ونرمی کرو ہر بات مین اعتدال رکہو اور خدا کی راہ مین جان دو اور اسلام کے رواج دینیکی سوا وہ فرض جسکا قرآن شریف مین انسان پر حکم ہی وہ نمازین ہین جو خانہ کعبہ کے طرف پانچ وقتون مین پڑہی جاتی ہین رمضان شریف مین روزی رکہنی بہی حکم ہی اور ادائی زکوٰۃ بہی فرض ہے اسمین آدمی کو اپنی مال کا چالیسوان حصہ غربا کو دینا پڑتا ہی اور یہانتک کہ اگر دشمن باجگذار بہی ہو کہ ہو تو اوسکو بہی اس مال مین سی دینا چاہی ان تینون فرضون مین سی آنحضرت نماز کو اسقدر ضرور سمجہتی تہی کہ وہ اکثر فرمایا کرتی تہی کہ نماز ستون اسلام اور کلید جنت ہی اور یہہ بہی ارشاد کرتی تہی کہ وہ مذہب کچہ نہین جسمین نماز نہو غسل اور طہارت نماز کا ہتیار کن ہی سال صاحب نے اپنی کتاب سوم ہمپری ملسری و ٹرنیشن کے صفحہ ۱۳۸ مین لکہتی ہین کہ آنحضرت نی اس خیال سی طہارت اور نماز کو جنت کی کنجی اور نصف ایمان کہا کہ انکو یہہ منظور تہا کہ میری امتی نماز اور صفائی کی بہت پابند رہین اس حکم کی بخوبی سمجہانیکی حضرت الغزالی نی طہارت کے چار درجے مقرر کئی ہین اول یہہ ہے کہ پہلی اپنی جسم کو تمام آلودگی اور علاظت

(۱) اس سلسلہ کو بادشاہان روم نے قائم رکہا [illegible] دنیا [illegible] وقف ۱۲

(۲) الغزالی امام حجۃ الاسلام محمد غزالی بزرگ دین کی [illegible] کتابین احیاء العلوم و کیمیائے سعادت وغیرہ نہایت مشہور ہین ۱۲ [illegible]

اور

اور نجاست ظاہری سے پاک کرے دوم اعضای جسم کو بری کامون اور شرارت سے بچاے

سوم دل کی بری خواہشون اور بدیون سے حفاظت مین رکھے چہارم اپنے خیالات

کو اون محبتون سے بچاوے جو اونہین خدا کیطرف رجوع ہونے سے باز رکہتی ہین اور آپ

یہہ بہی فرماتے ہین کہ جسم ایک خول ہے اور دل اوسکا گودہ ہے دلیل سے آپ اون لوگون

کی بہت شکایت کرتے ہین جو سوے اعتقادی سے صرف طہارت ظاہری سے پاک رہتے ہین

اور اون لوگونکو برا سمجھتے ہین جو دنیا کی ان رسوم کے پابند نہین حالانکہ انکے دلونمین غرور اور مکر

اور جہالت بہرا ہوا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ بعض عیسائی جو مسلمانون پر یہہ الزام

لگاتے ہین کہ مسلمانونکا یہہ مسئلہ ہے کہ صفائی ظاہری اونکو گناہون سے بچاتی ہے یہہ صرف

انکا بہتان اور الزام بیجا ہے —— قرآن شریف مین صرف احکام مذہبی اور تہذیب

اخلاق ہے کا ذکر نہین ہے بلکہ گبن صاحب کا قول ہے کہ اوقیانوس سے گنگا تک قرآن شریف

مجموعہ قوانین مانا جاتا ہے یہہ نہین کہ اوس مین صرف فقہی مسئلہ ہون بلکہ قوانین دیوانی اور

فوجداری اور اور مضامین بہے اسمین درج ہین —— اور وہ قاعدے جو آدمیونکے اعمال اور مال کے نسبت مقرر کیے

گئے ہین —— وہ خدا تعالی کی بے زوال رضا سے بنائی گئی ہین یا بہ تبدیل الفاظ ہم اس مطلب کو اسطرح

بیان کر سکتے ہین کہ قرآن شریف مسلمانون کا مجموعہ قوانین عامہ ہے اس مین قوانین مراسم

اور سلوک باہمی اور فوجداری اور دیوانی اور تجارتی اور فوجی اور ملکی اور سزا دہی سب موجود

اور مذہبی رسمون سے لیکر معاملات دینوی تک ہر ایک چیز کا مفصل بیان ہے اور قرآن نجات روح

ہے اور صحت جسمانی اور حقوق عامہ و حقوق شخصے اور نفع رسانی خلایق اور نیکی اور بدے

ان تینون عبادتون کے درجے اس طرح مقرر کئے گئے ہین مسلمان کہتے ہین کہ نماز انسان کو جنت کے نصف راستے تک پہونچا دیتی ہے روزہ اوسکے دروازہ تک پہونچاتا ہے اور زکوٰۃ اوسمین جنت مین داخل کردیتا ہے ۱۲ مولف

اور سنرائی دینی و دنیوی سب چیز پر حاوی ہی — لہذا قران شریف اصل
مین انجیل سی بالکل مختلف ہی جس مین کہ کون صاحب کے رای کی موافق مسائل مذہبی
نہین ہین بلکہ عمدہ عمدہ حکایات اور تذکرہ اور ایسی باتین کہ جسسی خدا کی یاد اور تہذیب
نفسی ہو موجود ہین مگر ان حکایات مین کچہہ ربط ظاہری نہین معلوم ہوتا قرآن شریف
اور کتب آسمانی کی مانند صرف امور مذہبی اور عبادتی پر حاوی نہین ہی بلکہ اوسمین
نظم و نسق ملکی کا بہی بیان ہے اسی بنیاد پر سلطنین قایم ہین اسی مین سی ہر ایک قانون
ملکی اخذ کیا جاتا ہی اور اسیکی موافق ہر ایک تکرار مالی و ملکی فیصل ہوتی ہی — آنحضرت
نی اسواسطی کوئی ایسا قانون نہین نکالا کہ جسکی ذریعہ سی علمای امت کو عوام پر بہت اقتدار
حاصل ہو آپکو خوف تہا کہ مبادا یہہ لوگ بھی عیسائی پادریون کے طرح اپنی ہم مذہبون
اور اونکی سلطنتون کو خراب کردین اور یہہ چاہا کہ ہر ایک پاس قران شریف کی جلد
رہی تاکہ وہ آپ اپنا ہادی بنی اس امر مین آپنی بڑی عقلمندی کی اور بالکل حضرت عیسی
علیہ السلام کی جنکو خدا تعالی کیطرف سی الہام ہوا تہا پیروی کی کیونکہ حضرت عیسی
علیہ السلام نی جو مذہب بنا کیا تہا اوسمین صرف خداتعالی کی پرستش اور نہ پادریون
اور نہ ظاہری رسمون کا حکم تہا اور عبادت روحانی اور خداتعالی کیسی کام کرنی کے
ہدایتین تھے رمنان صاحب کا قول ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام مین بالکل پادری پن نہ تہا
اور آپسی زیادہ کوئی اون رسمون کا دشمن نہ تہا جو مذہب کے تائید کی بہانہ اوس کے
ہیئت اصلی بالکل خراب کر دیتی ہین اسی لئے فرقہ مین یعنی عیسائی لوگون مین اون کے

۵۷ جواب مضمون درباب ربط علم و مذہب دیکھو صفحہ ۱۲

۵۸ اٹھوین ہنری کے عہد حکومت تک انگلستان مین یہ قانون جاری تہا پادریونکی سوا کوئی اور انجیل کو نہ پڑہ سکتا تہا اور پادری [illegible]

قانون کی موافق پادریون کی اعزاز واکرام کی بالکل اصل نتھی اونکو حکم تہا کہ وہ ایک
دوسریکو بہائی کہین حضرت عیسی علیہ السلام نی اونکو منع کیا ہی کہ وہ اپنی ہم مذہبونکو
[۱]آقا اور باپ کہنی سی باز آئین کیونکہ آقا حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہین اور صرف خدا آباپ
ہی —— لہذا اسلام مین پادری بالکل نہین ہین جو لوگ کہ قانون شرع سی
واقف ہین وہی علمائی امت کی ہین اور وہ قانون شرع قرآن شریف ہے مسلمانونکے
مذہب مین یہہ بات نہین ہے کہ وہ اپنی علمائی مذہب کو اپنی مال کا دسوان حصہ ضرور
دین اور وہ اس مال سی اپنی زندگی بسر کرین اونکی خدمتین پادریونکی سی نہین ہین بلکہ
حاکمون اور منصفون کی سی ہین نہ اونکی گذران لہذ کی آمد پر منحصر ہی نہ وہ یکی پر اور نہ وظائف
ریاست پر وہ اپنا گذارا مقدمات متنازع فیہ کی آمد سی جو ڈہائی روپیہ سیکڑہ مقرر ہی اور
[۲]اون زمینون کے محاصل سی جو مسجدونکی واسطی مقرر کیگئی ہین کرتی ہین حقیقت مین مفتیان
شرع انگلستان کے پادریون سی حکومت مین کم نہین ہین مگر یہہ فرق ہی کہ اون مین آپس
مین اختلاف لفظی نہین آنحضرت کی مسائل مین ابہام بالکل نتہا قرآن سی خوب ظاہر ہے
کہ آنحضرت بڑی موحد تہی آپ نی بتون اور [۳]آدمیون اور سیارات اور ثوابت کی پرستش
کی بالکل ممانعت فرمائی اور یہہ اس وجہہ سی کہ ہر حادث کو فنا اور ہر طالع کو غروب
لازم ہی اور جس چیز مین کہ خراب ہونی کا مادہ ہی اوسکو زوال ضرور ہی —— آنحضرت
خدائی یکتا کی پرستش کرتی تہی اور فرماتی تہی کہ اوسکی کوئی شکل مقرر ہی اور نہ جگہہ اور نہ
اوسکی اولاد ہی اور نہ مثل وہ [۴]ہماری دل کی پوشیدہ بہید سی واقف ہی قدیم ہی حادث نہین

ہی اور اوسکو ذاتی کمال عقلی حاصل ہی — ان مضامین کو آنحضرت نی اپنی زبانسی
دوسری اور ستاون اور اٹہاون وین سورتون مین بیان فرمایا ہی مسلمان ان آئینون
پر کامل عقیدہ کہتی ہین اور مفسرین قرآن نے انکی اسطرح تعریف لکہی ہی جیسی ریاضی کی حدود دیئے
بیان کیے جاتی ہین ایک توحید حکیم ہی مسلمانون کے عام عقیدہ کی موافق ہی ہو سکتا ہی تمام
مخلوقات دیکہنی سی معلوم ہوتا ہی کہ انکا کوئی خالق ضرور ہی اور اوس کا قانون ہر ایک آدمی کے
دلمین موجود ہی ہر ایک زمانہ کی نبیونکا اصلی یا ظاہری ارادہ یہہ ہوتا آیا ہی کہ ہم آدمیون کو
یہہ سکہاوین کہ خدا تعالی انکا خالق ہی اور اونکی دلمین اوسکا قانون موجود ہی چونکہ
آنحضرت بہت صاف باطن تہی لہذا آپنی اپنی متقدمین نبیون کی تعظیم کا ہی حکم کیا جیسا اپنے
واسطی کیا تہا اور یہہ فرمایا کہ وحی حضرت آدم سی شروع ہوئی اور قرآن شریف کے رواج
تک ختم ہوئی آنحضرت نی مسلمانون کو تلقین فرمایا ہی کہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کی نہایت
عظمت کرین ساتوین اور دسوین سورتین دیکہو — اور رومن کیتہلک مذہب کے
عیسائیون نی قرآن شریف سی ایک عمدہ خیال لیا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی والدہ دوشیزہ
نہین جیسا کہ پہلی بیان کیا قرآن شریف کا سب مین بڑا مضمون خدا تعالی کی وحدانیت
اور آنحضرت کی رسالت ہے وہ اپنی تئین نبی اور خدا کا رسول سمجہتی ہین آپ فرماتی ہین
کہ چونکہ عیسائیون نی غلطی سی مسایل وحدانیت اور رسالت کو خراب کر دیا اوسمین
مسئلہ تثلیث داخل کر دیا خدا تعالی نی یہہ نہ چاہا کہ وہ اپنی سچی مسئلون کو بغیر گواہی چہوڑی لہذا
اوسی اپنی نبی کو بہیجا کہ وہ اونہین دوبارہ قائم کر دی ہی دلیل ہی کہ مسلمان لوگ قرآن شریف کے

روسی اپنی کو برخلاف خویش عقیدہ عیسائیونکی ہو خدا کہتی ہین اور عیسائیونکو مشرک کہتی ہین
کیونکہ آنحضرت کی قول کی موافق عیسائی لوگ خدا تعالی کی سوا اور کو بہی پرستش مین شامل کرتی
ہین چنانچہ آنحضر فرماتی ہین (سورت سویم) ای اہل الکتاب یعنی ای یہودیون اور عیسائیون
تم اپنی پرستش مین حد سی زیادہ تجاوز نکرو جب تم خدا تعالی کا ذکر کرو تو ایسی بات نکہو جو
حق کے خلاف ہو عیسی مسیح ابن حضرت مریم علیہ السلام صرف خدا تعالی کی نبی ہین تم صرف
خدا تعالے اور اوسکی نبیونکا یقین کرو اور مسئلہ تثلیت کا ذکر نکرو تم اپنی تقریر کو حد سی نہ بڑہنے دو
خدا تعالی واحد ہے تمام تعریف اوسیکو سزاوار ہے اور اوسکا کوئی بیٹا نہین ہی قرآن شریف کے
دوسرے غرض یہہ ہی کہ وہ اون تین مذہبون کو جو اوس زمانہ مین رائج تہی ایک مذہب بنائے
اور اونکو خدا تعالی کی پرستش اور علم سکہائی اوسمین چند قواعد اور رسمین ہین کہ جنمین
سی بعض قدیم اور بعض جدید ہین اور ان رسمون اور قانون سی غرض یہہ ہے کہ دنیوی اور دینی انعام کی امید
اور سزا کی خوف سی سب مذہب کے آدمیونکو آنحضرت کا فرمان بردار بنادے اور اونکو یہہ یقین کرادی کہ آنحضرت نبی ہے
اور خدا تعالے کی رسول ہین جیسے صالح اور ابراہیم اور اگلی زمانہ کی پیغمبر اونکی ذکر کرنی کی بعد بیان ہے کہ آنحضرت خدا تعالے
کی مذہب کو زمین پر پہیلانیکی واسطے بہیجی گئی ہین اور اسواسطی دنیا مین آئے ہین کہ دینی اور دنیوی امور مین انکے سزاوار خیال
کی جاوین لہذا قرآن شریف کا بڑا مسئلہ خدا تعالی کی وحدانیت ہی آنحضرت فرماتی ہین کہ میری رسالت کی اصل غرض یہہ ہے
کہ خدا تعالے کی وحدانیت کو پہر قایم کرون اور یہہ بہی ارشاد فرماتی تہی کہ صحیح مذہب ایک سی زیادہ نہین ہو سکتا اور اگرچہ بعض قوانین
اور رسمین خدا تعالے کی ہدایت کے موافق تبدیل ہو جاتی ہین مگر اوسکی اصل کبہی نہین بدلتی کیونکہ وہ بی زوال اور حق ہے اور جب کبہی
مذہب حق کی اصول مین فرق آگیا خدا تعالے نی اوسکی درستی کی واسطی نبی بہیجی تا کہ وہ آدمیون کو یہہ مذہب تلقین کرین ان سب

۱۷۱ یعنی سورہ آل عمران

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام میری ظہور تک سب مین زیادہ بزرگ رہے
— آنحضرت نی کبھی یہہ نہین مشہور کیا کہ مین ایک نئی مذہب کا موجد ہون بلکہ برخلاف
اوسکی یہہ فرمایا (سورتین[۱] ۲ و ۳ و ۱۶ و ۲۶ وغیرہ) کہ میرا مذہب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا
مذہب ہے جو مجھی حضرت جبرئیل نی بتایا (سورت ۳۳) قرآن شریف کی اصل غرض یہہ ہے
کہ کتب آسمانی کی تصیحح کری جنمین آنحضرت فرماتی تہی کہ یہودیون اور عیسائیون نی
تحریف کردی ہی خصوصًا اوس مقام پر جہان پیغمبر رسالت کا بیان ہے (سورتین ۲ و ۳ و
۶ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۶ و ۳۷) روایت[۲] ہے کہ قرآن کو جبرئیل آنحضرت کی پاس لائی اور یہہ
قرآن اوس دنبہ کی کہال پر لکہا ہوا تہا جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نی اپنی بیٹی
حضرت اسحق کی جگہہ قربانی کیا تہا اور یہہ قرآن شریف مطلا اور مرصع تہا مگر ایک[۳] اور
ترجمہ کی موافق جسکی اکثر عیسائی مانتی ہین آنحضرت نی قرآن شریف کو ایک فارس کے
یہودی آقا وردہ ابن نوال اور ایک عیسائی پادری کی مدد سی جو عبد القیسی کے
نسطورین[۴] عبادتخانہ کا پادری تہا بصرہ مین جو ملک شام مین واقع ہی تصنیف کیا یہہ
رای بہت قدیم ہی کیونکہ ہم دیکہتی ہین کہ آنحضرت خود اس بات کا ابطال کرتی ہین (
سورتین ۱۰ و ۱۱ و ۱۶ و ۲۵ و ۴۲) قرآن شریف مین ایک صاف طور پر خدا تعالی کے
ہستی کا بیان ہے (سورتین ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۱۸ و ۳۴ و ۳۷ و ۳۹ و ۴۰ و
۴۲ و ۵۹) اوس مین لکہا ہی کہ خدا تعالی قدیم اور غیر مخلوق ہی اور اولاد نہین رکہتا
اور وہ نظیر نہین رکہتا (سورت ۱۱۲) اور وہ تمام چیزون کا خالق ہی (سورتین ۱۶ و ۱۷ و

الرحمن

[۱] جوینده کو چاہئے کہ ہر سورہ کو ان اعداد کی حساب سی قرآن مجید مین دیکہلے تا آخر کتاب ہذا ۔ مترجم

[۲] یہہ روایت مسلمانون مین کہین مشہور و معتبر نہین ہے ۔ مترجم

[۳] یہہ روایت بالکل متعصبین اور منکرین اسلام کی بنائی ہوئی ہے ۔ مترجم

[۴] نسطوریہ ایک فرقہ ہی مذاہب ثلاثہ نصاری سی اور باقی دو کا نام یعقوبیہ اور ملکائیہ ہے ۔ مترجم

رحمن اور رحیم ہی (سورتین ۳ و ۵ و ۶ و ۱۰ و ۴۰) اور اون لوگون کی حفاظت
کرتاہی جو ناشکری نہین کرتی (سورتین ۳ و ۹ و ۴۰ و ۶۴) اور گنہگارون کی خطا معاف
کردیتاہی بشرطیکہ وہ توبہ کرین (سورتین ۲۵ و ۱۱۰) خدایتعالی قیامت کے دن حاکم
اعلی ہوگا (سورتین ۲ و ۴ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۲) وہ ہر آدمی کو اوسکی اعمال کی موافق
جزادیگا (سورتین ۲ و ۳ و ۴ و ۱۰ و ۲۸) یعنی نیکون کو اور اون لوگون کو جو جہاد مین
شہادت حاصل کرین (سورت ۲۲) اور جنت کی بی زوال خوشی کا بیان ہی جسکی
عمدہ ذکر کو ہم کہہ سکتی ہین کہ وہ نہایت بلندخیال شاعرونکی نازک خیالات کی موافق
ہی (سورتین ۴ و ۷ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۸ و ۳۲ و ۳۵) اور خصوصاً گنہگارون کی بی
زوال سزا کا ذکر جو اونہین دوزخ مین دیجاویگی اور جو اندازۂ قیاس سے باہر ہی (سورتین
۲۷ و ۳۸ و ۵ و ۴ و ۲۵ و ۵۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۶۷ و ۸۰ و ۴) قرآن مین خدایتعالی کی ہستی کی
ساتھ اوس کے رزاقی (سورتین ۱۵ و ۱۶ و ۲۳ و ۲۹ و ۳۲) اور کاتب تقدیر ہونا
(سورتین ۱۳ و ۱۱۴) بہی لکہاہی —— قرآن شریف مین لکہاہی کہ اللہ تعالی نے
فرشتی پیدا کیی ہین —— (سورتین ۲ و ۷ و ۹) مگر اوسمین ممانعت ہی کہ فرشتون اور
نبیون کی پرستش نکرنی چاہئی (سورت ۳) ہر آدمی پر دو فرشتی معین ہین اور وہ
اوسکی اعمال کو دیکہتی ہین (سورت ۳۵) شیاطین انسان کی دشمن ہین — (سورتین
۳۵ و ۳۶ و ۳۸) مسلمانون کو چاہئی کہ وہ نیک اور بد جنکی ہستی اور مختلف درجہ کے
فرشتون اور شیاطینون کا یقین کرین (سورتین ۲۲ و ۵۵) اور سب سے زیادہ بات یہہ ہے

کہ آنحضرت کی رسالت کا یقین کرین مگر یہ نسمجھین کہ آپ بشر نہین ہین (سورتین ۷ او ۲۹)
عیسائی جسقدر بے انصافی قرآن شریف کی تہذیب کے اعتراض کرنیمین کرتی ہین اوسیقدر بے انصافی
سے اوسکی مسلمونکی عیش پر اعتراض کرتی ہین قرآن شریف مین شراب خواری اور ہر ایک قسم کی افراط
(سورتین ۴ و ۱۷) اور سود خواری (سورت ۲) طمع اور غرور — (سورتین ۴ و ۱۷ او ۱۸) غیبت
اور بہتان (سورت ۱۰۴) حرص (سورتین ۴ و ۳۳) مکر (سورتین ۴ و ۶۳) دنیوی مال
ومنال کی خواہش (سورتین ۱۰۰ و ۱۰۲) کرنیکی ممانعت ہے برخلاف اسکی اوسمین حکم ہی کہ خیرات
دو (سورتین ۲ و ۳۰ و ۵۰ و ۵۷ و ۹۰) اور اپنی مان باپکی عظمت کرو (سورتین ۴
و ۱۷ او ۲۹ و ۴۱) خدا کا شکر (سورت ۵) وعدہ وفا کرو (سورتین ۵ و ۱۶) صاف باطنی
اختیار کرو (سورتین ۹ و ۱۷ او ۲۳ و ۸۳) انصاف کرو (سورتین ۵ و ۶) اور یتیمون کے
حق رسانی کرو (سورتین ۱۳ و ۹۰) اور بغیر لحاظ مراتب آدمیون کے (سورت ۸۰) اونکی سات
خلق وحیا سی پیش آو (سورتین ۴ و ۲۵) قیدیون کو روپیہ لیکر آزاد کرو (سورتین ۱۳
و ۹۰) صبر کرو (سورتین ۴۶ و ۳۴ و ۴۳) خدا کی فرمانبرداری کرو (سورت ۳) خلقت
کی خیرخواہی کرو (سورت ۲۸) — گنہگارون کی خطا معاف کرو (
سورتین ۳ و ۱۶ و ۴۲ و ۴۳) بدی کی عیوض نیکی کرو (سورت ۲۳)
اور نیک راہ اس واسطہ اختیار کرو کہ خدا تمسی راضی ہو نہ اسواسطی
کہ دنیا مین تعریف ہو (سورت ۲۲) جیسا ہم بیان کرچکی ہین قرآن شریف
صرف ایک مجموعہ قوانین مذہبی کا نہین ہے بلکہ اوس مین مسلمانون کے ملکی اور مالی قوانین

بجسکا

بهی هین اور یهی حال هودیون کی پنٹاٹک یعنی توریت کی پانچ پهلی حصونکا هی قرآن
شریف مین چار سی زیاده نکاح کرنیکی ممانعت هی (سورت ۴) اور جو رسوم نکاح مین چاهیے
اونکا حکم هی (سورتین ۲ و ۴) اور معاملات زناشوی کی تعلیم هی (سورت ۴) دو دو ملانی کی
واسطه مدت مقرر کی گئی هین (سورت ۲) اور بیوه نیکی واسطه بهی مدت هے (سورت ۲)
اور جهیز اور مهر کا بهی ذکر هی (سورتین ۲ و ۴) اور یهه بهی لکها هی که طلاق کسطرح هونا چاهیے
(سورتین ۲ و ۴ و ۶۵) آنحضرت نی وارثون اور وصیتون اور یتیمون کی حفاظت حال سے
بهی غفلت نهین کی اونکا سوره مذکورة الصدر مین ذکر هی قرآن شریف مین جهوٹی گواهونکے
سزا دهی کا بهی حکم هی (سورتین ۵ و ۹) اور فریبی قاضیونکی (سورت ۵) اوس مین مگر
(سورت ۴) چوری (سورت ۵) قتل الشان (سورتین ۲ و ۴ و ۶ و ۲۵) قتل اطفال (سورتین
۶ و ۱۷) حرام کاری رشته دارون سے (سورت ۴) بی حیائی اور زنا کرنیکی واسطے سزا مقرر هے
(سورتین ۴ و ۱۹ و ۲۴ و ۲۵) یهان فقط یهه هی نهین معلوم هوتا که آنحضرت نبی هی تهی بلکه وه
مقنن اور شارع بهی تهی اپنی اپنی اون قوانین کو جبتک رواج نهین دیا جبتک که هجرت
نه کرلی اور آپ کا مذهب اچهی طرح پهیل نهین گیا بلکه بعض قوانین تو جب جاری کیے
که جب آپ نی مکه فتح کرلیا ـــ مسلمان قرآن شریف کی ایسی عظمت کرتی هین که عیسائیون نے
اپنی انجیل کے کبهی ایسی تکریم هوتی هوئی نهین دیکهی مسلمان خیال کرتی هین که قرآن شریف
مجموعه قوانین مذهبی و مالی اور ملکی هے اون کا یقین امور مندرجه ذیل پر منقسم هے
اور ان قانونون کا قرآن مین ذکر هے مذهب اسلام

دو حصون پر منقسم ہی ایک کو ایمان[1] اور دوسری کو دین کہتی ہین ایمان خدا
اور اوسکی فرشتون اور اوسکی وحی اور اوسکی نبی اور قیامت کی دن اور خدا کی
حکمون کی یقین کا نام ہی دین[2] مین نماز اور وضو اور زکوۃ اور روزہ اور حج[3]
شامل تہی تاکہ اسلام اور مذہب عیسائی مین اچہی طرح فرق معلوم ہو اس بات کا خیال
رکہنا چاہئی کہ اہل اسلام ایسی مسئلون کی پیروی کرتی ہین جنکی موافق دین[4] امور معاملات
باہمی مین فرق ہی برخلاف اسکی عیسائی لوگ ایسی مذہب کی پیرو ہین جس مین
کچہہ احادیث وغیرہ پر عمل کرنا نہین پڑتا بلکہ اونکی معاملات دینی اور دنیوی اور
مالی اور ملکی اور سب باہمی ایکطرح کی ہوتی ہین اہل اسلام کی واسطی حب الوطن اور
روایات قدیمہ اور شرع اور قانون ملکی اور حقوق باہمی یہہ سب ایک لفظ اسلام
مین شامل ہین منجملہ محاسن اور خوبیون قرآن شریف کی جسپر اہل اسلام کو ناز کرنا بجا ہے
دو باتین نہایت عمدہ ہین اول قرآن شریف کی وہ خوش بیانی جس مین خدا تعالی کا ذکر ہی
اور جسکی سننی سی آدمی کی دل پر ایکطرحکا اثر پیدا ہوتا ہی اور خوف آتا ہی اور جس عبارت
مین خدا تعالی کی نسبت اون جذبون کا مغلوب ہونا نہین منسوب کیا گیا ہی جو انسان
کی واسطی مختص ہین دوسری تمام قرآن شریف اون خیالات اور الفاظ اور قصص سے
مبرا ہی جو خلاف تہذیب خیال کیجا سکتی ہین مگر افسوس یہہ عیب یہودیون کی مقدس
کتابون مین اکثر واقع ہین حقیقت مین قرآن شریف ان عیوب سے ایسا مبرا ہی کہ اوس
مین ذرا سی بہی حرف گیری ناممکن ہی اور اگر ہم اوسی اول سی آخر تک پڑہین تو کہین ایسے

بات

بات نہ واقع ہوگی کہ جس سے ہلشی آجائے ——— وہ مذہب جسکی قرآن شریف نے
بنا ڈالی ہی اوس مین کمال وحدانیت ہی اور اوس مین خدایتعالی کا مضمون سمجھنی مین
کچھہ وقت اور ابہام نہین ہے ——— اہل اسلام کی نزدیک اللہ تعالی کی یہہ صفت ہی کہ وہ ہر
مقام پر موجود ہی اور اوسیکی حکم سے تمام عالم کا انتظام قایم ہی بلکہ اونکی حکما کی مانند یہہ
رائی نہین ہی کہ وہ صرف سب اشیا کا خالق ہے اور قواعد مقررہ سے عالم کا انتظام کرتا ہے
مگر آپ سب چیزون سے علیحدہ ہی سوا اسکی اسلام ایک ایسا مذہب ہے جسکی اصول مین
سب کو اتفاق اور جسمین کوئی ایسی کنہہ نہین ہی جو زبردستی مان لینی پڑی اور سمجھہ
مین نہ آئی اس مذہب مین آدمیون کی خیالات کو اسطرح دی اور غیر منقلب پرستش پر
قناعت کرنی پڑتی ہی اگرچہ حرارت اسلامی نی اونکو اکثر جگھہ مختلط کردیا ہی القصہ یہہ
ایک ایسا مذہب ہے جسمین اولیا اور شہدا اور تبرکات اور تصویرات کی پرستش اور
ابہام اور دقایق حکمیہ اور راہبون کے تجرد اور تعذیب نفس بالکل نہین ہی اور خیال کرنیسے
معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نی ماہیت اشیا اور اوس زمانہ کی قومون کی حالت پر خوب
غور کرکی یہہ مذہب ایجاد کیا ہی ایسی مسائل نکالین ہین جو خلاف عقل نہین اسواسطی کہ تعجب
کا مقام نہین ہے کہ اس عبادت نی اہل کعبہ کی بت پرستی اور سابائیونکی پرستش اجرام
فلکی اور زردشتیونکی آتشکدون کا استیصال تاسہ کردیا ——— اب ہم اسلام کی اون
چند عقائد کا مختصر حال لکھتی ہین جو قرآن شریف کے احکام پر مبنی ہین ——— اسلام نے
کسی غیر مذہب مسائل پر کہین دست اندازی نہین کی نہ غیر مذہب والون کو تکلیف دی اور

نہ کبھی ایسا کلمہ قایم کیا کہ جسکی ذریعہ سی سوجدا ان بدعات کو سخت سزا ملی اور نہ یہہ ارادہ
کیا کہ غیر مذہب کے لوگون کو جبر سی اسلام قبول کرائین —— اہل اسلام دعوت اسلام کرتے ف۱
تہی مگر اپنی مذہب کو مجبر قبول نکراتی تہی —— مذہب[ف۱] مین زبردستی ہرگز نہونی چاہیے —— قرآن شریف سورت
یقینی[ف۲] وہ لوگ جو ایمان لاتی ہین یا یہودیون کے مسلمانون کے متابعت کرتی ہین اور عیسائی اور
سابائی الغرض جو خدا اور قیامت کا یقین کرتی ہین اور نیک کام کرتی ہین خدا اون کو ف۲
جزائی خیر دیگا نہ وہ کسی خوف مین مبتلا ہونگی نہ اونہین صدمہ پہونچی گا —— علاوہ اسکے
اسلام قبول کرنی سی نو مسلم کو بہی وہی حقوق ہو جاتی تہی جو کہ فتح کرنیوالی کی اور مغلوب [illegible]
اون شرایط سی آزادی حاصل ہو جاتی تہی جو کہ فتح کرنیوالی ہمیشہ آنحضرت کیوقت تک کر لیا
کرتی تہی قتل اطفال جو اوس زمانہ مین قریب[ف۳] سارے ملکون مین رایج تہا اسلام کی سبب سے بالکل ف۳
معدوم ہو گیا اور قرآن شریف کی سبب سے بردہ فروشی جاتی رہی اور یہہ رسم بہی جاتی رہی
کہ زمین کے ساتہ اوسکی خدمت گذار بہی فروخت کئی جائین اوسمین صرف یہی حکم نہین ہے کہ مسلمانون
ہی کو انصاف رسانی کیجاوی بلکہ اونہی لوگون کو بہی حفاظت کا حکم ہی جن پر اسلام غالب ف۴
آئین قرآن شریف کی سبب سے ہر طرحکا محصول جاتا رہا مگر صرف زمینداری کی دہ یکی
رکہی قرآن شریف کے احکام کی سبب سے تجارت کی تمام اخراجات اور اشکال جاتی رہی اور
غیر مذاہب کے آدمیون کو آزادی حاصل ہوگئی کہ چاہین وہ اپنی پادریون کو اون کا مقررہ
روپیہ دین یا ندین اور اور طرح کی چندی جو اونکی اہل مذہب اونسی زبردستی لیا کرتی تہے
دین یا ندین اسلام قبول کرنی کیواسطی صرف کلمہ پڑہنا پڑتا تہا اور یہہ جو لوگ اکثر خیال

کرتی ہین کہ ختنہ بہی نہایت ضروری ہی یہ غلط ہی — فی الحال یہہ امر بخوبی دریافت
کرنا ممکن ہے کہ اسقدر آدمیون نے کیون اسلام قبول کرلیا مگر یہہ ہو سکتا ہی کہ ہم بعض
بڑی بڑی سبب اس جگہہ لکہین — اول سبب تو یہہ ہی کہ تمام قرآن شریف خدا تعالی
کی بیان اور ایسی سنجیدہ مضامین سے پر ہی کہ جنکی پڑہنی سی ہر آدمی کی دل پر ایک خاص
طرحکا اثر ہوتا ہی مگر جب اوسی ان لوگون نے پڑہا جو اپنی اہل شہر یہودیون اور عیسائیون کے ربط و ضبط
کی سبب سے اپنی قدیم سوء اعتقادیون اور بت پرستی سی متنفر تہی تو اونہین اور بہی اپنی مذہب
کی بنیاد کی ثابت ہوگئی — دوئم یہہ کہ اس مذہب مین تمام اون مذاہب کے عمدہ عمدہ مسئلی
اور رسوم اور روایتین چنکر رکہی گئی ہین جو اس زمانہ مین عرب مین رایج تہی — سوم
قرآن شریف ایسی حاوی کتاب ہے کہ اسمین معاملات دینی و دنیوی سب موجود ہین —
بعض مورخ یہہ کہتی ہین کہ ان سببون کی سوا لوگون کی زیادہ تر اسلام قبول کرنیکا یہہ باعث
تہا کہ آنحضرت نی اس مذہب مین ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی اجازت دی ہی — مگر غیر متعصب
اور اہل انصاف اس خیال بیہودہ سمجہتی ہین کیونکہ یہہ بات ثابت ہوجائیگی کہ آنحضرت نے کبہی اس قبیل
کی ترغیب پر اپنی مذہب کے رواج دہی کیواسطی اعتماد نہین کیا — ہمین یہہ نہین چاہئی
کہ ہم اس معاملہ مین عیسائیونکی زہد و تقوی یا اہل یورپ کی رسم و رواج کو دیکہکر رای لگائین جب اہل عرب
مین ایک سی زیادہ نکاح کرنیکا رواج قدیم سی چلا آتا تہا اگر آنحضرت نی بہی اس امر کا حکم دیا تو اس سے
اونکی معتقدین کو کیا زیادہ آزادی حاصل ہوگئی بلکہ آپ کی احکام نی اس بات مین بہی کثرت نکاح
مین جسکا اہل مشرق مین بہت رواج تہا کمی کردی، اور اسکا نتیجہ تربیت یافتہ قومون مین اکثر حرام

کاریکا بہت رواج تہا اور وہ اپنی رشتہ دار عورتون سی صزاب ہوا کرتی تہی مگر جب آپنی
ان باتون کی ممانعت قطعی فرمائی تو وہ بالکل معدوم ہوگئی اتنی صاف ظاہر ہی کہ آپکی
وقت مین تہذیب کو ترقی ہوئی اور زوال نہین ہوا پارسا مسلمان سٹو آک مذہب والون کی
مشابہ ہوتی ہین ایک یوری مذہب والون کیسی نہین ہوتی —— یعنی پارسا مسلمان
متعذب نفس ہوتی ہین عیاش نہین ہوتے —— کوئی آدمی ایسا نہین ہے کہ جو قرآن شریف
کو پڑہی اور اوسکی دلپر خوف کا اثر نہو حقیقت مین یہہ بات ناممکن ہی کہ ایک شخص بانی مذہب
ہو اور وہ ایسی باتین نکالی کہ جس سے بدگاری رایج ہو اور پہر اوسکی مذہب کو مستقل
کامیابی حاصل ہو لہذا ہم یہہ کہہ سکتی ہین کہ اس مذہب کی مسائل کی سختی ہی زیادہ تر اوسکی
کامیابی کا باعث ہوئی چونکہ وہ احکام جنمین رسوم اور عبادتون کا بیان ہوتا ہی اکثر مبہم
اور ذو معنی نہین ہوتی لہذا اونکا اتباع ایک مذہب کی قبول کرنی کی بعد زیادہ ہو سکتا ہی
بہ نسبت اون احکام کی اتباع کی جنمین صرف باطنی نیکیون کا ذکر ہو یہی باعث ہی کہ روزہ
داری اور حج اور نماز اور وضو اور زکوٰۃ اور مسکرات سی پرہیز کرنی نی جبکا قرآن شریف
مین ذکر ہی مسلمانون کو اونکی قوانین اور شرع کا پابند رکہا —— ماسوا اسکی اس مذہب
کو اس سبب سی بہی ترقی ہوئی کہ جہان کہین اہل اسلام تجارت کیوا سطی گئی وہان قرآن شریف بہی
بہی لیتی گئی اور جس زمانہ مین اونہون نی مشرقی ملکون مین تجارت کرنی شروع کی اور اپنی
کوٹہیان قایم کین اوسوقت تک وہان کے حکام اور سلاطین کسی مذہب کی پیرو نتہی اون
لوگون نی قرآن شریف کو پڑہا اور اوس سی آگاہی حاصل کی کنارہ مالیبار اور ملاکا مین

مسلمانون کی بہت تعظیم و تواضع ہوتی پادشاہان ترنات اور تدوری نی ہم اور قرب
وجوار کی سلاطین کی یہہ مذہب اختیار کرلیا اور جب خاندان مغلیہ قندہار کیمپی اور گجرات
اورساون سلطنتو نمین حکمران تہا جو ہنوز مسلمانون کا غلبہ نچاہتی تہی بہت سی آدمی ہندوستان
مین قرآن پر ایمان لی آئی تہی جب پرتکال والی ہندوستان مین آئی تو اونہون نی دیکہا
کہ اسلام نی ہندؤن کی بیہودہ مسائل کی مقابلہ مین بہت رونق پائی ہی اونہون نی تاریخون
مین یہہ لکہا پایا کہ زمی مورن[١] بادشاہ ہندوستان نی جس کا کہ دار السلطنت کی لیکٹ[٢] تہا
اوس نی ہماری آمی سی چہہ سو برس پہلی مورؤن[٣] کی نہایت خاطرداری کی اور اونکو اپنی ریاست
مین بہت اچہی اچہی عہدہ دئی اور آخر کار اون کا مذہب اختیار کرلیا ان بادشاہو نمین
آخر بادشاہ جس کا نام پیری مل تہا اہل عرب کی جہاز مین بیٹہکر ہندوستان سی چلا گیا تاکہ
اپنی عمر مکہ مین بسر کری —— یہہ لوگونکا مبالغہ ہی کہ آنحضرت بہت متعصب تہی فی
الحقیقت بت پرستون اور اون لوگون کو جو وحی کی قائل نہین ہین دو مین سی ایک بات
قبول کرنی پڑتی تہی اون لوگون کو جنکا اہل کتاب ہونا قرآن سی ثابت ہی یا چارون فرقہ
عیسائی اور یہودی اور مجوسی اور ساباتی[٤] کو اس شرط سی اپنی مذہب پر رہنی کی اجازت ملتی
تہی کہ یا جزیہ ادا کرنا قبول کرین اور یا کوئی ایسی بات مان لین جس سی اون کا مطیع الاسلام[٥]
ہونا پایا جائی مگر جو مسلمانون کی تعصب نی اونکی واسطہ حد مقرر کی تہی وہ اوس سی بہت
کم تجاوز کرتی تہی اور جو وہ کفار سی وعدہ کرلیا کرتی تہی اوسی پورا کرتی تہی اور باوجودیکہ
مسلمان فتح کرنیوالی گستاخ اور ظالم تہی مگر تاہم وہ اون لوگون کی مقابلہ مین بہت رحم دل

تھی جو روم اور قسطنطینہ کی پادریون کی فرمانبرداری کرتی تھی بس یہہ بات سچ
ہی کہ اگر سچائی اہل عرب اور ترک کی اہل یورپ ایشیہ کی مالک ہوتی تو وہ اسلام کو اسے
طرح نرہنی دیتی جسطرح مسلمانون نے مذہب عیسائی کو رہنی دیا ہی کیونکہ دیکھو کیسی بیرحمی سی وہ
اپنی اون ہم مذہبون پر ظلم کرتی ہین جنہین وہ خیال کرتی ہین کہ مذہب حق پر نہین ہین جیرد
فرانسیسی کا قول ہی کہ وہ ظلم جو اہل عرب نے عیسائیون پر کیا اور وہ ظلم جو پوپ کی
معتقدین نی پروٹسٹنٹ عیسائیون پر کیا اوسکا ہرگز مقابلہ نہین ہوسکتا داڈدا نے
کی محاربون نے صرف سینٹ بارتھولومیو کی عرس کے دن جو قتل ہوا اوسمین اتنی خونریزی
ہوئی کہ اہل عرب نے ابتک اسقدر عیسائی نہین قتل کئی یہہ مناسب ہے کہ ہم عیسائیون کے
اس بدگمانی کو دفع کرین اور وہ بدگمانی یہہ ہی —— کہ مسلمان ایک بڑا ظالم فرقہ ہے
جنہون نے عیسائیون سے یہہ کہا کہ یا مذہب عیسائی سی دست بردار ہو یا مرنا قبول کرو مگر یہہ بات
ہرگز صحیح نہین ہے اور اہل عرب کے معاملات پوپ کے معتقدین کے مقابلہ مین بہت ایسی بیرحم
دلی کی معلوم ہوتی ہین پوپ کے معتقدین آدم خورون سی بہی زیادہ بیرحم تہی ——
آنحضرت کی مذہب مین اگرچہ تعلیم باطنی نہین ہے پر اسمین کچھ شک نہین ہی کہ وہ باقاعدہ اور
بامربوط ہی یہہ مذہب ایک شاہراہ کامل ہی جو بداعتقادی اور تو شک مذہب والی حکما کے
بدعات کی دلدل ہین بلکہ ان حکمانی مذہب عیسائی کو ایسا داغ لگایا تہا کہ اگر ہم یہہ کہین
کہ مسلمانون نے اپنی تمام عہد حکومت مین عیسائی مذہب کے کوئی ایسی قسم نہین دیکھی جسکی
رسمین ذلیل نہون اور جسکی مسئلی اونکی قدر کرنیکی لایق نہون تو اسمین کچھ مبالغہ نہین ہے

یہہ صاف ظاہر ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کے ہدایت کیواسطہ پیدا
ہوئی تہی وہ قوانین جو اس قوم کی لئی مقرر ہوئی تہی ایسی مشکل تہی کہ کسی غیر قوم کا آدمی
اوسمین مداخل ہو سکتا تہا وہ کتابین جو آیوین جلیبٹیین کے طرف منسوب ہین اوسنی بہی یہہ
بات ظاہر ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام کی حواریون کو اسبا مین شبہہ تہا کہ آیا یہودیونکے
سوا کوئی اور بہی اس مذہب مین داخل ہو سکتا ہی یا نہین مگر صلاح کی بعد یہہ بات قرار پائی
کہ غیر اقوام کو بہی توریت کی تعلیم ضرور ہی عیسائی مورخون کو خود اسبا کا اقرار ہی کہ جو بہت عیسائی
مذہب بادشاہون وغیرہ نی قبول کرلیا وہین اوس کے صفائی اور سادگی کم ہوگئی جبکا کتب
آسمانی مین مذکور ہی غرور اور لالچ اور فسادنی معلمان مذہب کے دلمین جای پکڑی اور اوس
مین بحثین اور تکرارین شروع ہوگئین فلش صاحب کے رای ہی کہ قسطنطین کے زمانہ سی بہت
پہلے بہی اکثر عیسائی لوگ خراب ہوگئی تہی اور اونکی اصول مذہب مین فتور آگیا تہا مگر بعد
ازان جب اوس نے معلمان مذہب کی بہت قدر کی اور اونہین اعلی اعلی مرتبہ دی تو یہہ لوگ
دولت کی خواہش مند اور اختیارات ملکی کے شایق ہوگئی اور انہون نے مذہب عیسائی کو خراب
کردیا — چہٹی صدی مین آنحضرت مشرق مین پیدا ہوئی اور آپنے اپنی مذہب کو قایم رکہا
اور بت پرستی کو ملک ایشیا اور افریقہ اور مصر کی اکثر حصون سے بالکل نیست و نابود کردیا
چنانچہ ان ملکون مین ابتک خدا تعالے واحد اور حقیقی کی پرستش جاری ہی — لاکہون
آدمیونکی دلمین اس بات کی بنی کی ظاہری و باطنی کیونے جگہہ پکڑی اور ہمارے صاف باطنی اس امر کی مقتضی ہی کہ ہم یہہ
خیال کرین کہ حقیقت مین آپکی معتقدین آپکی نبوت کے دلسی قایل تہی اور یہہ سچ جانتے تہے کہ آپ پر وحی نازل ہوتی

ہی اور آپ سچی ہی ہین ضروری کہ شرکون گو آپکا مذہب بسبب اوسکی عمدہ قواعد اور
قوانین کے خدا کیطرف سی الہام ہونا معلوم ہوگا آپکا مذہب زردشت کی مذہب سے زیادہ صاف
اور حضرت موسی کی مذہب سے زیادہ پاک معلوم ہوتا تہا اور اور جہوٹی اور فاسد مذہبون کے
مقابل ہین بہت عقل کی بہی موافق لکہا ہی ساتوین صدی مین کتب آسمانی کی سادگی ان
لوگون کے بد اعتقادیون نسی جاتی رہی تہی — انحضرت کی مذہب کے صداقت اس بات سی
اور بہی معلوم ہوتی ہی کہ اگرچہ اس مذہب کو نکلی ہوئی ایک عرصہ دراز منقضی ہوا مگر اسمین
اور مذہبون کی مانند خالق کی جائی مخلوق کی پرستش وغیرہ نہوئی اور اہل اسلام نی اپنے
وہم اور قیاس کے متابعت نہین کی اور خدا تعالی کی پرستش پر قایم رہی اور اوسکی جائی
بتون کو نہ پوجنی لگی انکی عقیدہ کی بنیاد یہہ چند الفاظ ہین جسکا ترجمہ یہہ ہی —
مین خدا اور اوسکے نبی محمد کا یقین کرتا ہون — یہہ جو اکثر مورخون نے لکہا ہی اور
اب بہی بہت لوگ یقین کرتی ہین کہ یہہ قرآنی مذہب صرف تلوار کی ذریعہ سی شایع
ہوا تہا یہہ بات بالکل غلط ہی کیونکہ ہر ایک غیر متعصب آدمی ادنی فکر مین معلوم کر سکتا ہے
کہ انحضرت کا مذہب ایسا تہا کہ جسمین انسان کے قربانی اور خونریزی کی جائی نماز اور زکوۃ قایم
کی گئی تہی اور ہمیشہ کی جہگڑون اور قضیون کے جگہہ باہمی اخلاص و محبت کی بنیاد
ڈالی گئی تہی اور یہی باعث ترقی کا ہوا تہا حقیقت مین یہہ مذہب اہل مشرق کیواسطے
سراپا برکت تہا اور انحضرت نی ہرگز اسقدر خونریزی نہین کی جسقدر حضرت موسی علیہ السلام
نی بت پرستی کی بیخ کنی کیواسطے کی تہی — لہذا یہہ بات بالکل بیہودہ اور بیجا ہی کہ

ہم خدا تعالی کی اوس نمونہ قدرت کی کسر شان کرین اور چاہا نہ اوسکی بابت مین گفتگو کرین جسکو اللہ تعالی نی اپنی ہاتہ الشان کی رای اور دل مین اثر ڈالنی کیواسطہ پیدا کیا تہا جب ہم اس تمام مضمون کو خیال کرتی ہین اور دیکہتی ہین کہ آپنی کیسی عجیب طور سی ظہور کیا اور ترقی پائی تو ہمین بی شبہہ بہت تعجب ہوتا ہی اور اسمین شک نہین معلوم ہوتا کہ جن لوگون نی مذہب اسلام اور عیسائی دونون کی کتابون کو پڑہا ہی اونہین بی شک یہہ شبہہ ہوتا ہوگا کہ کونسا مذہب ان دونون مین صحیح ہی اور اونہین یہہ اقرار کرنا پڑتا ہوگا کہ مذہب اسلام بہت عمدہ مطالب کیواسطی ایجاد کیا گیا ہی ——

باب چہارم در ذکر کلام اللہ شریف

جو ذکر ہمنی پہلی باب مین کیا ہی اوس کے درستی اور راستی اس باب کے مطالعہ سی ناظرین کو بخوبی ظاہر ہو جاویگی —— ہماری نزدیک کسی زمانہ مین کوئی ایسی قوم نہوگی جو اہل عرب سی زیادہ علم و فضل کی قدر کرتی ہو ایک مسلمان شاعر کا قول ہی کہ جب مین کسی فاضل اور مولوی کو دیکہتا ہون میرا یہہ جی چاہتا ہی کہ اوس کی قدم بوسی کرون مسلمانون کی مرقوم و غیر مرقوم سب قانونون مین علم کی قدر و منزلت کی نہایت تاکید ہی ایک مسلمان شاعر لکہتا ہی کہ مولوی کی روشنائی اور شہدا کا خون مرتبہ مین برابر ہی ایک اور مولوی لکہتا ہی کہ جنت اوس شخص کیواسطہ موجود ہی جو اپنی بعد اپنی قلمین اور روشنائی چہوڑ جائی یا یہہ بتبدیل الفاظ ہم یہہ کہہ سکتی ہین کہ ایسی کتابین تصنیف کر جائی جنکی پڑہنی سی اور لوگون کو بہی علم کا شوق ہو اہل عرب خیال کرتی ہین کہ دنیا چار چیزون کی سبب سے قایم ہی وہ چار چیزین یہہ ہین — ١

علم عقلا ۲ـ انصاف شاہان ۳ـ نماز صلحا ۴ـ جسارت دلیران ـــ اور ان

سب سے زیادہ بات یہہ ہے کہ اونہون نے قرآن شریف مین خدایتعالی سے کہوایا ہے کہ مال و

منال دنیا ناچیز اور بے حقیقت ہے مگر علم و فضل نعمت بے زوال ہے آنحضرت نے خود بڑے

شد و مد سے علم کے پڑہنے کیواسطے نصیحت فرمائی ہے اور آپکے خویش یعنی حضرت علی نے یہہ قول

فرمایا ہے کہ اللہ تعالے کی بڑی عنایت ہے اگر مال کی جگہہ علم عطا فرمائے پہلے جن لوگون نے

فلسفہ اور حکمت کو دوبارہ مروج کیا وہ لوگ بے شبہہ ایشیا کے سارسن[۱] اور ملک ہسپانیہ

کے مور تہے یہہ لوگ قدما اور متاخرین کے ہم سلسلہ خیال کئے جاتے تہے اور اونہون نے خلفائے

عباسیہ اور بنی امیہ کے زمانہ مین خروج کیا تہا علم و فضل جو اصل مین مشرق سے یورپ مین آیا

یہہ حقیقت مین دوبارہ لانا اہل اسلام ہی کا باعث تہا یہہ بات مشہور ہے کہ اہل عرب مین جہہ سو

برس سے علم و فضل کو رواج تہا مگر ہم[۳] لوگ ہنوز جہالت اور بے علمی مین مبتلا تہے اور علم ادب

ہماری ہان سے بالکل نیست و نابود ہو گیا تہا ـــ مسٹر ہشتم صاحب کا قول ہے کہ مورخان معتبر

کی نزدیک یہہ بات قرار پا گئی ہے کہ دسوین صدی مین یورپ نہایت درجہ کی جہالت مین پڑا

ہوا تہا اور بلحاظ فلسفہ اور حکمت کے اوس زمانہ کو زمانہ آہنی لاطینیان کہنا چاہیے لاطینیون کی فلسفہ اور حکمت مین

سوای منطق اور فصاحت اور بلاغت کے کوئی علم شامل نہ تہا اور وہ خیال کرتے تہے کہ یہی دونون

علم عقل انسانی کی بنیاد مین یہہ بات یقینی ہے کہ اس زمانہ مین اہل عرب نے ملک ہسپانیہ اور اٹلی

مین بہت سے مدرسے جاری کئے تہے اور ان مدرسون مین ہزارون طلبا عربی فلسفہ اور حکمت کے

تعلیم پاتے تہے اور پہر ان علوم کو آن کر عیسائی مدرسون مین جاری کرتے تہے ہمین اس بات کا اقرار

کرنا

۱ـ سارسن [illegible]

۳ـ [illegible] یورپ [illegible]

کرنا چاہی کہ تمام قسم کی علم یعنی طب اور طبیعات اور فلسفہ اور ریاضی جو دسوین صدی سے
یورپ مین جاری ہوئی یہہ سب اصل مین اہل عرب کے فلسفہ مدارس سے سیکہی گئی تہی مگر خصوصًا
ہسپانیہ کی اہل اسلام بانی فلسفہ یورپ خیال کئی جاتی ہین پہلی علم شعر اور علم داستان اہل
یورپ مین اہل عرب کی سبب سے رایج ہوا — اہل اسلام نی اپنی فتوحات حاصل کرنیکے
بعد ترقی زبان کی سبب علم ادب کے طرف توجہہ کی جب وہ یہہ بات حاصل کرچکی تو اونکی
علمی ترقی ایسی قلیل عرصہ مین ہوئی کہ کبہی متقدمین کو بہی ایسی قلیل عرصہ مین حاصل
نہوئی تہی اہل یونان نی آٹہہ سو سال مین علم ادب مین کمال حاصل کیا اور اسی قدر
عرصہ مین اہل روما[1] کی ہان بہی عمدہ عمدہ مصنف اور شاعر پیدا ہوئی اتنی ہی عرصہ مین
روما زبان کی ایک فرع نی جنوبی فرانس مین ترقی پائی اور وہان علم ادب کا رواج
ہوا مگر اہل عرب نے صرف ڈیڑہ سو برس کی عرصہ مین علم ادب مین کمال حاصل کرلیا اور
قدما کی فلسفہ اور شاعری اور اور فنون کی نگہبان بنگئی اہل روما اور گوتہہ[2] لوگون نے
ہسپانیہ کو دو سو برس مین فتح کیا تہا مگر اہل عرب نے صرف بیس برس مین اس ملک کو
فتح کیا اور کوہ پرینیز[3] کی اوتر کر اوسطرف فرانس مین پہونچگئی — اون کو علمی ترقی
بہی ایسی جلد حاصل ہوئی جیسی اونہین فتحین حاصل ہوئی تہین — آنحضرت
کی بہتیجی اور چوتہی خلیفہ حضرت علیؓ علم و فضل کے بڑی قدر کرتی تہی ——
معاویہ جنکی وقت سی خلافت موروثی ہوگئی ان کے زمانہ مین اہل عرب نی
اہل یونان کی فن سیکہنی شروع کئی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت معاویہ کی عہد

ابو جعفر المنصور خلفاے عباسیہ کی دویم خلیفہ علم و فضل کی بہت قدر دان اور ترقی
دینی والی پیدا ہوئی با وصف اسکے کہ انکی وقت مین اکثر بغاوتین ہوئین اور انہون نے
بہت سی نئی ملک فتح کئی مگر بہت وقت اور روپیہ علم کی ترقی دینی مین صرف کیا اور شہر بغداد
کو جو آبادی اور بستان و شوکت مین بے نظیر ہی اپنا دار الخلافہ بنایا اور وہ پانسو برس تک
خلفاے عباسیہ کا دار الحکومت رہا اس خلیفہ کی پوتی ہارون رشید جنکی دلیری اور جنگی ہنر سے
اہل یونان بہت خائف تہی یورپ مین بہت مشہور ہین اور حقیقت مین وہ علم و فضل
کی بڑی مربی تہی —— ہارون رشید اور شاہ شارلی مین[1] باہم خط و کتابت رکہتی تہی
اور آپس مین بڑی دوست تہی شارلی مین —— وہ بادشاہ ہی جسنے نہایت عمدہ
فن اور ہنر غیر ملکون سے لیجاکر اپنی ملک مین پہیلائی اور وحشی قومون کو جو اوسکی ملک
مین تہین انواع فنون کی تعلیم کی مگر وہ شخص جسنی اہل عرب کے علم و فضل کی شہرت کی بنیاد
ڈالی وہ المامون بن ہارون الرشید تہا ہزارہا اونٹ قلمی کتابون سے بہرے ہوئی ہمیشہ
اوسکی دربار مین آتی ہوئی معلوم ہوتی تہی سول[2] سی اصفہان تک اہل عرب کا علم بہت
جلد پہیل گیا بغداد اور کوفہ اور قاہرہ اور بصرہ اور فیز[3] اور مراکو[4] اور گورڈووا[5] اور گرنیڈا[6]
اور ویلنشیا[7] اور سول[8] مین اہل عرب کے حکمت اور فصاحت اور بلاغت نی بہت
جلد رواج پایا مگر ارسطو کا فلسفہ مغربی ملکون مین مشرقی کے نسبت بہت جلد پہیلا اہل
عرب ارسطو کی اسقدر عظمت کرتی ہین کہ گویا اوسکو دیوتا مانتی ہین اہل عرب نے تمام
فنون کو بہتر ترقی دی اور ان لوگون کے قلمی کتابون سی یونان اور روما کی علم ادب مین

[1] شارلی مین جسکا حقیقی نام شارلس ہی لکہتی ہین شاہنشاہ فرنگستان بڑا نامی بادشاہ ہو ... مین گنا جاتا ہی ۱۲ مترجم
[2] سول یا سویل وہ شہر ہی کہ جسکو عرب اشبیلیہ کہتی ہین اور ایک زمانہ مین وہ پایہ تخت اندلس یا ہسپانیہ تہا ۱۲ مترجم
[3] فاس
[4] دو شہر نامی ممالک مراکش ... ساحل عربی پر ...
[5] قرطبہ
[6] غرناطہ
[7] ولنسیہ ۱۲
[8] اشبیلیہ ... مترجم ۱۲

دوبارہ جان ڈالی اہل عرب کی ہان شاعری مین صرف نصیحت اور مدح اور
مضامین عاشقانہ ہوتی ہین اور انکی شعرون مین یاتو اول مصرع دوسری مصرع سی اور
یا اول مصرع تیسری مصرع سی ہم قافیہ ہوتا ہی نوین صدی سی چودہوین صدی تک
عرب کے علم وفضل سی یہہ نور حاصل ہوتا رہا —— ان خلفا کی بعد ہسپانیہ کی سب
عبدالرحمن اولاد خلیفہ عبدالرحمن علم وفضل کے بڑی مربی تہی عبدالرحمن اول نی ۷۵۶ سنہ
عیسوی مین ہسپانیہ کو فتح کیا اور خلفای اُموِیّہ کی بنیاد ڈالی معلوم ہوتا ہی کہ اس خاندان مین
سی تین بادشاہ اس نام کی ہوئی اور تیسرا انمین کا سب مین زیادہ شوکت اور عظمت والا
ہوا —— یہہ آٹھوان خلیفہ تہا اور ان خلفا مین یہہ اول شخص تہا جس نی امیر المومنین
کا خطاب اختیار کیا اس خلیفہ کی سلطنت مین ملک بہت بڑی بڑی صوبون پر
منقسم ہوگیا تہا اور انہین صوبون کے سبب سے آخر کار اس خاندان کو نقصان پہونچا تہا
وہی خلیفہ تہا جو باوصف ان سب مشکلون کی علم وفضل کی قدر کرتی اور ترقی دینی
مین مصروف رہا اس خلیفہ نی دسوین صدی مین جبکہ یورپ جہالت مین پڑا ہوا
تہا پچاس برس سے زیادہ سلطنت کی اور ہم لوگون یعنی اہل یورپ کو تاریکی جہالت سے
روشنی علم وعقل مین لایا اگرچہ بغداد اور بخارا اور بصرہ کی مدارس بہت مشہور
تہی مگر وہ اسقدر دور تہی کہ طلبای یورپ کو وہان جانی مین بہت وقت پڑتی تہی
اگر یہہ خلیفہ ملک ہسپانیہ مین مدرسی اور کتب خانہ جاری نکرتا تو بیشک اہل
عرب کے علم وفضل سی مطلق فائدہ نہوتا عبدالرحمن فنون زراعت اور عمارت مین

لاجواب تہا اوسنی اپنی محل اور باغ ایسی نایاب بنائی کہ شاید کسی اور مشرقی بادشاہ
نی بنائی ہونگی زہرا ایک شہر اور محل کورڈ داسی تین میل کی فاصلہ پر ہی اس محل اور
شہر کو اس بادشاہ نی پچیس برس مین چہہ کروڑ روپیہ لگاکر بنوایا تہا اس خلیفہ کی محلسرا مین
چہہ ہزار خدمتگار تہی اور اوسکی شکار کی ہمراہی بارہ ہزار سوار —— اب ہم اس قصہ کو
ملتوی رکہتی ہین اور اوس الزام کا ابطال لکہتی ہین جو لوگ خلیفہ عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت
منسوب کرتی ہین عیسائی کہتی ہین کہ حضرت عمر نی سنہ ۶۴۱ عیسوی مین اپنی امیر کو حکم دیا
کہ وہ اسکندریہ کے کتب خانہ جلاوی اور اوسکی تمام کتابون کو مساجد کی حمامون مین صرف
کری یہہ الزام بالکل جہوٹا ہی کیونکہ یہہ بات مشہور ہی کہ ٹولمی کی کتب خانہ کی چار لاکہہ یا سات
لاکہہ کتابین جو لیس قیصر کی لڑائی مین جل گئی تہین یہہ الزام جیسی اکثر مورخ علی التواتر لکہتی
ہین بالکل بی بنیاد ہی اور اوسکا کذب دلائل مندرجہ ذیل سی ظاہر ہی (دلیل ۱) آنحضرت
کا حکم ہی کہ یہودی اور عیسائیون کے مذہبی کتابین جو فتح مین مسلمانون کی ہاتہہ
آئین اونہین برباد کرنا چاہئی اور کتب عروض و فلسفہ و تاریخ وغیرہ بہی جو مسلمانون کے
قبضہ مین آئین اونسی فائدہ اوٹہانا چاہئی پس ایسا کیونکہ ہوسکتا ہی اہل اسلام
آنحضرت کے عدول حکمی کرتی اور اس کتبخانہ کو جلادیتی (دلیل ۲) البفراج
جسکے کہ خاندان نے اس کتب خانہ کی جلنی کے روایت بیان کی وہ اس زمانہ سی چہہ سو برس
بیشتر ہوا ہی جس زمانہ مین کہ اس واقعہ کا ہونا بیان کیا گیا ہی علاوہ اسکی اور مورخان قدیم
خواہ عیسائیون خواہ مصر کے رہنی اس حادثہ کا ذکر نہین لکہا (دلیل ۳) سینٹ کرای جس نے کہ

اسکندریہ

اسکندریہ کی کتب خانون کی تحقیق مین بہت سی کتابین لکھی ہین لکھاہی کہ یہہ حکایت
بالکل جہوٹی ہی کیونکہ اسکندریہ بڑی بڑی اور قدیم کتب خانہ چوتہی صدی سی پہلی تہی
تعجب کی بات ہی کہ زمانہ حال کی مورخ اس حکایت کو بیان کرتی ہین حالانکہ گبن صاحب
مورخ یہہ بیان کرتی ہین کہ یہہ حکایت مشکوک ہی کیونکہ نہ تو مسلمانون کی شان سی
ایسی حرکت صادر ہوتی معلوم ہوتی ہی اور نہ کسی عیسائی یا مسلمان مورخ نی اسکا
ذکر لکھاہی اور گبن صاحب مورخ لکھتی ہین کہ اگر وہ کتابین جنمین اہل عرب اور موتو فراہمت
کی تکرارین ہین وہ جلادی جائین تو البتہ عقلا خوش ہوکر یہہ بات کہتی کہ انسان کو آخر
الامر اس حرکت سے نفع متصور ہی — ہم فرض کرتی ہین کہ مسلمانون نے حقیقت مین اسکندریہ
کا کتب خانہ جلادیا پس وہ لوگ کیونکہ الزام لگا سکتی ہین جو اپنی پادری زینر سی ناراض ہونی
جنسی اہل عرب کی تمام عمدہ عمدہ کتب تواریخ و زراعت و طب کو جلادیا اور یہہ دلیل بیان
کی کہ یہہ کتابین قرآن سی مستنبط ہونگی اسیطرح عیسائیون نے مشہور معبد خانہ کو منہدم
کیا اور اس سے بہی زیادہ وینڈل قوم کیطرح یہہ بیوقوفی کی کہ فغفور چین کی عمدہ عمدہ عمارات
اور دفترون کو برباد کردیا — اب ہم پہر قصہ کیطرف رجوع کرتی ہین یورپ کو اہل اسلام سے
بہت فائدہ پہونچا کیونکہ اون فایدونکی سوا جو عیسائیونکو جنگ صلیبی مین حاصل ہوئی یعنی انہون
نی اہل عرب کی آزاد مزاجی اور عمدہ رسمون کو دیکہکر اپنی ملک کی رواجون کی اصلاح کی
اور اپنی بادشاہون کی خودسری سی نجات پائی یورپ کو مسلمانون سی یہہ فائدہ
پہونچا کہ اہل اسلام وہ لوگ ہین جنہون نے علم ادب متقدمین کو متاخرین سے ملا دیا

اور اہل عرب کی تاریکی جہالت کی زمانہ مین اہل یونان کی عمدہ عمدہ تصانیف کو بہ
حفاظت رکہا اور نادر نادر فنون اور علوم مثلاً ریاضی اور طب وغیرہ کو رواج دیا
ہسپانیہ کی سیمنو اور سنلیرنم اوس زمانہ مین دار العلم تہی اور تصانیف ابو علی سینا و ابو
روز وبی نہر انیر ابریل وغیرہ کی اوس زمانہ کی علم کو ترقی دیتہا اون لوگون کے بہت مدد دے
جو تاریکی جہالت سی نکلنی کو تہی چونکہ یہہ لوگ علم جغرافیہ کی بہت شایق تہی انکا شوق
انہین ملک بملک لیگیا اور اونہون نی افریقہ کی جنگلون تک مین سلطنتین قایم
کین مذہب اسلام اپنی ترقی کی زمانہ مین نہین بلکہ اپنی ابتدائی مین اور مذہبون کے بنسبت
علم ادب کیطرف بہت مائل تہا آنحضرت نی خود فرمایا ہی کہ جس آدمی مین علم نہو وہ کالبد
بی روح ہی اور شان وشوکت دولت پر منحصر نہین علم پر منحصر ہے آپ نے اپنی معتقدین کو تاکید
فرمائی ہی کہ اگر علم کسی ملک دور و دراز مین کیون نہو مگر تم علم کی سیکہنی مین کوشش
کرو ـــــ عرصہ دراز تک خلافت ایسی بادشاہو نمین رہی کہ اونکا نظیر ہونا بہت
مشکل ہی ان بادشاہون کو تعصب مذہبی بالکل جاتا رہا امامون کا ذکر ہی کہ اوس نے
ایک عیسائی موسل نامی کو دمشق کی کالج کا مدرس اعلی مقرر کیا اور یہہ کہا کہ مین اس فاضل
ادمی کو پسند کرتا ہون مگر امور مذہبی مین اپنا ہادی نہین بناتا بلکہ فنون فلسفہ وغیرہ کا
اوستاد مقرر کرتا ہون ـــــ کون ایسا ہی جس نے شولری کی باتین یعنی سلطنت اسلام
کی ہسپانیہ مین جاتی رہنی کا افسوس نکیا ہو کون شخص ایسا ہی جسنی اوس عمدہ قوم پر تعجب
نکیا ہو جنہون نے آٹہہ سو برس تک حکمرانی کی مگر اون کے مخالفین کی مورخون نی بہی اونکی ایک

نیز کمی

بی رحمی کا بہی ذکر نہین کیا کون ایسا شخص ہی جو عیسائیون کی پادریون کی اس
حرکت سی نادم نہو کہ اونہون نی اپنی حکام سی زبردستی شیطنت اور ظلم اوس قوم پر
کرایا جنکی وہ حفاظت مین ایک عرصہ دراز تک رہی تہی —— کون ایسا متنفس ہے
جو زینبر پادری کی اس حرکت کی لکہنی سی شرمندہ نہو کہ اوسنی کورڈووا کی بڑی بڑی شعرا
اور فلسفیون اور ریاضی دانون کی تصنیفات کو جلا دیا اور اوس قوم کی ساتہہ سو
برسکی علم ادب کی کتابون کو برباد کر دیا —— یہہ فرائزنگن صاحب ہی کی تصنیفات
ہین کہ جنکی ذریعہ سی ہم اہل عرب کے عمدہ عمدہ تصنیفات سی واقف ہوگئی ہین یہہ پادری
صاحب ۱۲۱۴ع مین پیدا ہوئی تہی اور مشرقی زبانون سی خوب واقف تہی اونہون نے
الملی زر —— اور ثابت ابو قرا —— اور علی الحصر —— اور الفاندی —— اور
الفرنغانس —— اور ارزقب کی —— قول اکثر نقل کئی ہین اور معلوم ہوتا ہی
کہ وہ ان مصنفین کے کتابون سی ایسا ہی واقف ہی جیسا کہ وہ یونانی اور لاطینی زبانون سے
واقف تہا علی الخصوص وہ روی سینا کی حکم کا بہت معتقد تہا اور کہتا تہا کہ یہہ حکیم فلسفہ
کا بادشاہ ہی یہہ مشہور ہی کہ سوڈبی کن صاحب نے اپنی فلسفہ کی اول اصول ہمنام اور جد
—— روجر بیکن صاحب سی حاصل کئی تہی اس سے صاف ظاہر ہی کہ بیکن صاحب نی اپنا
فلسفہ بنی اسرائیل اور آنحضرت کی معتقدین سی حاصل کیا تہا —— یہہ جو عیسائی کہتی ہین
کہ حال کی اہل اسلام علم و فن کی دشمن ہین اسکی جواب مین یہہ کہا جا سکتا کہ یہہ بات بالکل
غلط ہی بلکہ اسلام ترقی علم مین ہماری زمانہ کی علم و فضل پر بہت سبقت رکہتا ہی

کیونکہ طالب علم اسلام کی اصول مذہب مین داخل ہی مسلمانون کا قاعدہ ہی کہ وہ ہر ایک بچہ کو
پانچ برس کی عمر مین مکتب مین بٹھا دیتی ہین بادشاہ پر یہہ بات فرض ہے کہ وہ اہل شہر کو
اسقدر پڑہنا لکہنا ضرور سکہا دی کہ جس کے ذریعہ وہ اون قوانین کو سمجھہ سکین جن کا
اتباع اونہین ضروری اور ہر ایک خاندان پر یہہ بات فرض ہے کہ وہ اپنی لڑکون کو
علم معاش سکہا دی مسلمان صرف ایک طالب علم کو ہاتہہ کا پیشہ سکہاتی ہین اور بعض آدمی
صرف اسی پیشہ کو کرتی ہین مگر تعلیم کیطرف بادشاہ لوگون کو اسقدر توجہہ کرنی نہین
پڑتی کیونکہ عوام الناس اپنی بچون کو آپ تعلیم کرلیتی ہین قسطنطنیہ مین جب کوئی محلہ جلجاتا ہے
اور وہان ہمیشہ آگ لگتی رہتی ہی تو وہانکی باشندون کو پہلی مکتب ضرور بنانا پڑتا ہی یہہ
ضرور نہین ہی کہ وہ وہان کی مسجد کو بہی خود ہی بنائین یا تو کوئی امیر اوسکی تعمیر کیواسطہ
روپیہ دیدیتا ہی یا اگر اوس کے چندی کا پہلا روپیہ باقی ہوتا ہی اوسکی صرف سے تعمیر ہو جاتی ہے
یہہ جو لوگ کہتی ہین کہ ملک روم مین شخصی حکومت ہی اگر اس امر کو غور سی دیکھو تو یہہ بات
بالکل غلط ہی کیونکہ ملک روم ہی صرف دنیا مین ایسا ملک ہے جسکا بادشاہ اس بات کے
درپی نہین ہی کہ اپنی رعایا سی اونکی حقوق چہین لے بلکہ برخلاف اسکی وہ اوسکی حقوق مین
اور ترقیان کرتا جاتا ہی سلطان کو اختیار نہین ہے کہ وہ ٹیکس لگائی یا قانون بنائی یا خود
کسی قوم سی لڑی یا اپنی رعیت سے کچہہ قرض لی اگر اسلام کی قوانین یہان سی لیئ جاوین
اور یورپ کی کسی ملک مین جاری کئی جائین تو وہ ملک نہایت عمدہ مگر یوٹوپیا کیسی
آزادی رکہنی والا خیال کیا جائیگا اگر اہل اسلام کی مہمات کا حال لکہا جائے تو بی شبہہ

وہ ایسی قوم ہین جنکا نظیر تاریخ مین نہین پایا جاتا کونسی بات اس سی زیادہ حیرت انگیز
ہی کہ مسلمانون کی سلطنت آبنائی[۹۱] جبرالٹر سی ہندوستان تک پہیل گئی دیکہو اس[۹۲] طرف
ترک لوگ اور اوس طرف[۹۳] اہل تاتار آنحضرت کی شہرت اور شوکت ابتک رکہتی ہین اگر
ممکن ہے تو کسی ایسی عیسائی بادشاہ کا نام لو جو چنگیز خان اور تیمور لنگ اور اسوراث[۹۴] اور
بجازیت[۹۵] اور محمد ثانی[۹۶] اور سلیمان[۹۷] سی شہرہ مین مقابل ہو کیا مسلمانون نی مذہب عیسائی
کو پہری نہر نہارون مین نہین گہر دیا کیا اونہون نی اٹلی پر حملہ نہین کیا اور فرانس کے
وسط مین نہین پہونچ گئی کیا ترکون نی اپنی فتوحات کو جرمنی کی حدون تک نہین
پہونچایا اور وینس[۹۸] کی کہاڑی تک نہین جا پہونچی عیسائیون کی سازشین اور صلیبی لڑائیان
اور اون کی بڑی بڑی مہمات جنمین لاطنی قوم کی گرجون اور روسیہ کو بالکل خالی کر دیا گیا
وہ اوس سمندر کی مشابہ نہین ہو سکتی جسکی موجین مغرب سی مشرق کیطرف بہتی ہون
اور ایک بڑی مضبوط محمدی ٹیلی پر ٹکر کہا کر ٹوٹ جاتی ہین اہل اسلام کی جہاز سے
فتوحات اور بہی حیرت افزا ہین آنحضرت کیوقت مین اہل عرب پانی سی ایسی ڈرتے
تہی کہ آنحضرت نی فرمایا ہی کہ اگر کسی قوم مین اور کعبہ مین دریا حائل ہو تو حج نکرنیکی واسطے
عذر معقول ہی ایک پشت بہی نگذری کہ اہل اسلام کی جہنڈی بڑی شان اور شوکت سے
مڈی ٹرنیمین یعنی بحر روم مین ظاہر ہوئی اہل اسلام نے کریت[۹۹] فتح کر لیا اور جزائر جنوبی مجمع الجزائر
کا بہی یہی حال ہوا — ملک سسلی[۱۰۰] شمالی افریقہ کی مسلمانون کا شکار ہو گیا اور اونہین لوگون نے
کورسیکا[۱۰۱] اور سارڈینیا[۱۰۲] اور جنوبی اٹلی مین بہت سے شہر آباد کئی اہل اسلام ایک عرصہ دراز تک میڈی ٹرنیمین جہازے

سنہ مین سب قومون پر غالب رہی اور اونکی جہاز خواہ جنگی یا تجارتی بہت بڑی بڑی
ہوتی تہی سنہ ۹۷۰ عیسوی مین عبد الرحمن سلطان یا خلیفہ ہسپانیہ نی ایک ایسا بڑا جہاز
بنایا کہ ابتک اون ملکون مین کسی نی نہ دیکہا تہا اور اوس مین تجارت کی بہت بیش
قیمت چیزین لادکر اوسی مشرقی ملکون کیطرف روانہ کیا یہہ جہاز رستہ مین ایک جہاز
سی ملا جس مین امیر سسلی کا خط المؤئز کی نام تہا المؤئز ساحل افریقیہ کا ایک بادشاہ
تہا سلطان عبد الرحمن کی جہاز نی اس جہاز کو گرفتار کرلیا اور اسکا مال سب لوٹ لیا
اس حرکت سی المؤئز جو کہ سسلی کا بہی بادشاہ تہا اور جسکی طرف سی ایک حاکم سسلی مین
رہتا تہا بہت ناراض ہوا اور اوس نے جہازون کا ایک بیڑا طیار کیا اس بیڑہ نی عبد الرحمن
کی جہاز کو جب اسکندریہ مین واپس آتا تہا گرفتار کرلیا اس جہاز مین بہت عمدہ عمدہ برتن تہے
جو عبد الرحمن نے اپنی استعمال کیواسطی منگائی تہی بہت سی ایسی ذکر ہین جس سے یہہ ثابت
ہوتا ہی کہ اہل اسلام کی جہاز بہت بڑی بڑی بنتی تہی غالبا ہسپانیہ والی عیسائی جو
بڑی بڑی جہازونکا استعمال کرتی ہین اونکی جہاز اہل اسلام کی جہازون کے نقل ہین اور
فلپ دوم ہسپانیہ کی بادشاہ کی زمانہ مین اہل ہسپانیہ کے ایسی بڑی جہاز ہوتی تہی کہ ویسی
جہاز اور کسی قوم کی نہوتی تہی یہی باعث ہی کہ انوسیبل آرمیڈا کی جہاز اپنی مخالف انگریزی
جہازون سی بہت بڑی تہی انگریزی مورخون نی جو تاریخ ہندوستان لکہی ہی اوس مین
مسلمانون کی نہایت مذمت کیہی مگر یہہ مذمت اونکی نہایت بیجا اور سراسر انصاف کے
خلاف ہے وہ اونیسوین صدی کے مغل بادشاہون کو امرای انگریزی جنہون نے مشرق مین

اونیسوین صدی مین رفتہ رفتہ اور بلامیت تمام اپنی حکومت پہلائی لیکن اگر ان
مورخون کی نیت مین فساد ہوتا تو وہ مسلمانونکی ہندوستان پر حملہ کرنیکو نورمن لوگون
کی انگلستان کے حملہ سی جو اوسی زمانہ مین ہوا مقابلہ کرتی اور مسلمان بادشاہون کی
خصلت کو اون کی ہم عصر مغربی بادشاہون کی خصلت سے ملاتی اور چودہوین صدی کی
ہندوستان کے لڑائیون کو ہماری فرانسیسی لڑائیون یا صلیبی لڑائیون سے مقابلہ کرتے
اور اہل اسلام کی فتحون کی اثر کو جو ہندون کی دلون اور خصلتون پر پیدا کیا ہتا
نورمن لوگون کی فتح کی اوس اثر سی مقابل کرتی جو اونہون نی اینگلو سیکسن لوگون پر کیا تہا
اور جس زمانہ مین باشندہ انگلستان ہونا عیب خیال کیا جاتا تہا اور جس ہنگام مین وہ لوگ
کہ جو انصاف کرنیکی واسطہ مقرر ہوئی تہی وہ تمام ہمہ تن بی انصاف بنگئی تہی اور جس زمانہ
مین کہ وہ حکام جنکا کہ حق انصاف کرنا تہا خود بی رحم قزاق تہی اور جس زمانہ مین امرا کو دولت
کی اسقدر حرص تھی کہ وہ ہر طرح سی دولت حاصل کرنیمین مصروف تہی اور ظلم کا کچہہ خیال نکرتے
تہی اور جس زمانہ مین حرام کاریکا اسقدر زور تہا کہ اسکوٹ لینڈ کی اکثیب بادشاہ زادی نے
اپنی عصمت بچانیکی لئی فقیری کپڑی پہن لئی مورخونکا قول ہی کہ مسلمان بادشاہون اور فتح
کرنیوالون نی ہندوستان مین نہایت ظلم وستم کیا ہم کہتی ہین کہ اوسی زمانہ کی عیسائیون نے
بہی اونسی کم ظلم نہین کیا چنانچہ جب عیسائیون نے پہلی صلیبی لڑائی مین اورشلیم کو سردار
گوڈفری ڈی بولین دسوین صدی کے آخر مین فتح کیا تو اوسوقت بیت المقدس کے
قلعہ مین چالیس ہزار مسلمان تہے ان سب کو عیسائیون نے معہ زن و فرزند قتل کر ڈالا نہ

نہ ضعیف آدمی نہ عورتین نہ پناہ مانگنی والی نہ بچہ کوئی بہی نہ بچا جن تلوارون نی ماؤن کو
قتل کیا تہا اونہون ہی نے بچون کو قتل کیا اور شلیم تمام گلیان مقتولون سے بہر گئین اور ہر
طرف سے مجروحون کی آہ وزاری کی آواز آتی تہی جب کہ سلطان مصر اور شام نی دوسری
صلیبی جنگ مین بیت المقدس کو دوبارہ فتح کرلیا تو اوس نے ہرگز ظلم نکیا اور جب اہل قلعہ
نی اپنی تئین اوس کو سپرد کردیا سلطان نی ان عیسائی قیدیون پر نہایت مہربانی کے اور
جو لوگ ایسی غریب تہی کہ اپنی رہائی کی قیمت نہ ادا کر سکتی تہی اونہین مفت آزاد کردیا اس
بادشاہ کی تہذیب اخلاق کی سامنی قلب بادشاہ فرانس تو کیا بلکہ رچرڈ شیر دل کی بہی
حقیقت کچہہ نہی — سلطان مصر کو علم ادب مین بہی کچہہ دخل تہا مگر اور فنون مین یہہ
شخص کامل تہا اور تمام اپنی فتوحات کے زمانہ مین اہل ہنر کی بہت قدر کرتا رہا — یہہ
بادشاہ فقیرون کی طرح اپنی نفس پر بہت تنگی کرتا تہا مگر اور لوگون کیواسطی اس کے مہربانی
اور فیاضی بی حد تہی رحم اور نیکیان اوسکی ذات مین بہت تہین اور اوس نے اپنی زمانہ
حیات مین ایسی کام کئی کہ اوسکی ہمعصر عیسائیونکو بہی ایسی کرنی چاہئی تہی — یہہ
سلطان بی شبہہ دلیر وعقیل اور فیاض تہا دمشق کی صلحنامہ کی تہوڑی عرصہ بعد اوس نے
انتقال کیا اور کچہہ روپیہ اسواسطی دیگیا کہ میری وفاتکی بعد یہہ روپیہ غربا اور مساکین پر
بغیر تمیز عیسائی اور یہودی اور مسلمان کے تقسیم کیا جائی — اب فرق دیکہو
عیسائی بادشاہ رچرڈ اول ایسا بادشاہ تہا جسکی تمام شان اور شوکت اوس روپیہ سے
قایم تہی جسی وہ اپنی رعیت سے بظلم اور تعدی لیا کرتا تہا یہہ بادشاہ بہت لالچی اور

مشہور

شہوت پرست تہا اوسکی شہوت پرستی نی اوس سی ایک بہت بڑا گناہ سرزد
کرایا اور یہہ بادشاہ تمام عمر اپنی خوبصورت ملکہ برن گیر یا دختر سینکو بادشاہ نوارسی
ناموافق رہا ایک غریب راہب نی سر دربار اوسی ملامت کے اور خدا کا واسطہ
دیکر یہہ کہا کہ شہر سدوم [۱] جہان قوم لوط رہتی تہی خیال کرو — اکثر اہل اسلام بادشاہ
عجیب و غریب خصلت کی تہی محمود غزنوی کی عافیت اندیشی اور چالاکی اور
اولوالعزمی اور علم و ادب اور فنون کی قدردانی مشہور ہی — یہہ بادشاہ
اہل کمال کی نہایت قدر کرتا تہا اور جسقدر عقلا اور فضلا اسکی دربار مین حاضر رہتی تہے
اوسقدر کسی ایشیا کی بادشاہ کی دربار مین مجتمع نہین ہوئی اگرچہ یہہ بادشاہ دولت
کی حاصل کرنیکا بہت شایق تہا مگر اسی اوس مال کی خرچ کرنیکا بہی خوب سلیقہ تہا اس بادشاہ
کی بعد جو چار [۲] بادشاہ ہوئی وہ چارون علم ادب کی نہایت قدردان تہی اور اونکی رعیت
اونسی بہت راضی رہی کیا ان بادشاہونکی ہمعصرون ولیم نورمن [۳] اور اوسکی اولاد کا بہی
یہی حال تہا — جب لوئی ہفتم [۴] بادشاہ فرانس نے بارہوین صدی مین وٹری
قصبہ کو فتح کیا تو اوس نی اوسی جلا دینی کا حکم کیا اس بی انصافانہ حکم کے سبب سے
ایک ہزار تین سو آدمی جل مری اس زمانہ مین انگلستان مین بہی اسٹیفن بادشاہ
عہد حکومت مین بغاوت ہو رہی تہی تمام زمین بی زراعت پڑی تہی اور آلات زراعت و عمارات
گر دیگئی تہی چودہوین صدی مین اہل فرانس کی لڑائی کی سبب اسقدر بربادی و تباہی ہوئی کہ کسی زمانہ اور ملک
مین نہوئی تہی مورخ لکہتی ہین کہ مسلمان بادشاہونکا ظلم اونکی فیاضی سی بہت زیادہ تہا ہمارے نزدیک

اونکی ہمعصر عیسائی بادشاہ اون سی زیادہ ظالم تھی ہم اسبابات کو بخوبی ثابت
کرسکتی ہین کیا ہم کسیطرح یہہ بہی ثابت کرسکتی ہین کہ عیسائی بادشاہ فیاض بہی تھے
فیروز شاہ سوم ۱۳۵۱ع؁ مین تخت نشین ہوا اس بادشاہ نی لوگونکی نفع کیلئی بہت
عمارتین بنائین جنکی تعداد یہہ ہی پچاس نہرین چالیس مسجدین تیس مدرسہ سو سرائین تیس
تالاب سو شفاخانہ سو حمام ڈیرہ سو پل علاوہ اسکی بہت سی عمارتین اس بادشاہ نی
آرایش اور آرام کیلئی بنائین انمین سبسے زیادہ نہر جمن ہے جو کرنال مین پہاڑ والسی جدا ہوکر
ہانسی اور حصار کیطرف جاتی ہے — مغل بادشاہونمین کا پہلا بادشاہ بابر تہا یہہ آدمی
نہایت خلیق اور شریف تہا ہندوستان مین ایسا کوئی بادشاہ نہین ہوا اس بادشاہ
مین سادہ مزاجی اور شان وشوکت درجہ مساوات پر تہین ایام شباب مین یہہ بادشاہ
بدچلن اور بدرویہ تہا مگر بڑی عمر مین اس نی اپنی داغ کو مٹا دیا اور تہذیب
اخلاق مین شہرہ آفاق ہوگیا یہہ بادشاہ اپنی والدین کا نہایت فرمان بردار
تہا اور اپنی بہائی بندوںسی اور اولاد پر بہت شفقت کرتا تہا اور اپنی دوستون
سی صاف باطنی سی ملتا تہا اور اپنی دشمنون سی جلد صاف ہوجاتا تہا اگرچہ
یہہ بادشاہ شان وشوکت بہت پسند کرتا تہا مگر خلیق تہا خوراک مین بہت اعتدال
رکہتا تہا کم ہوتا تہا جواہر بنانی مین دخل رکہتا تہا توپ ڈہالنی جانتا تہا
اور دست کاری پیشہ بہی جانتا تہا یہہ بادشاہ شجاع اور صاف باطن اور فیاض اور بلند
نظر تہا اور اپنی ہم قومونکی مانند حرام کار نہ تہا اس کا مزاق بہت اچہا

تھا علم خوب رکھتا تھا اوس کا نفس مہذب تھا اور جب ہم اوسکی پیدایش اور تربیت کا خیال کرین تو ہمین معلوم ہوتا ہی کہ اوسکی زندگی اون دریاؤنکی مانند تھی جو باغون کو آب یاری کرتی ہین اور اگرچہ زمین کی رنگت کی سبب سے سیاہ معلوم ہوتی ہین مگر آسمانکا تمام عکس اونمین معلوم ہوتا ہی —— ہمایون اس بادشاہ کا بیٹا تھا اور یہہ شخص نہایت نیک بخت اور نیک خصلت تھا اس بادشاہ کو شیر شاہ افغان نے شکست دی اور ہندوستان سے نکال دیا اور اوسکی جگہہ پانچ برس سلطنت کرکی انتقال کیا شیر شاہ کی انتقال کے بعد اسلام شاہ اوسکا بیٹا تخت پر بیٹھا سولہ برس بعد ہمایون نے پھر اپنی سلطنت پر قبضہ کیا شیر شاہ غاصب کامیاب نہایت عقیل اور لایق تھا اگرچہ اپنی قلیل عرصہ سلطنت مین ہمیشہ جنگ و جدل مین مصروف رہا لیکن تو بھی اوس کے ملک مین نہایت امن رہا اور اوسنی بہت اچھی اچھی قانون ایجاد کئی اور اوس نے ایک شاہراہ بنوائی جو چار مہینے کی راستہ تک بنگال سے مغربی رُھتاس تک جو دریای سندہ کی کنارہ پر واقع ہی پھیلی ہوئی تھی اس شاہ راہ کی ہر ایک منزل پر ایک کاروانسرای اور ہر ایک کوس پر ایک کنوان بنوایا ہر ایک مسجد مین ایک امام اور ایک موذن مقرر کیا اور ہر سرای مین مسلمان اور ہندو دونون مذہب کے آدمی نوکر رکھی تاکہ دونون مذہب کے آدمیون کو آرام ملے —— اس شاہراہ کی دونون جانب درختون کی قطارین لگوائین تاکہ مسافر اونکی سایہ مین آرام پائین جب انگلستان کے مسافرون نے اسکو دیکھا تو اوسوقت تک بیاسی برس اس شاہ راہ کو بنی ہوئی گذری تھی —— مگر جیسا ہمنی بیان کیا وہ

باتین سب اس مین پائی جاتی تہین — میری نزدیک اس جائی اکبر کی خصلت
کا ذکر لکہنا کچہہ ضرور نہین ہے یہہ بادشاہ جیسا بہادر تہا ویسا ہی انتظام ملکی مین بہی
کامل تہا اور اپنی علم و اعتدال و فیاضی و شجاعت و رحم و بی تعصبی و جفاکشی و عالی
ہمتی کیواسطی مشہور تہا اکبر کا ملکی انتظام ایسا اچہا تہا کہ وہ انسان کیواسطی برکت
خیال کیا جاتا تہا اور اسی کی باعث سی وہ اعلی درجہ کی بادشاہونمین گنا جاتا ہی اسی
بادشاہ نی امتحان آبی و آتشی کو موقوف کیا اور یہہ حکم دیا کہ سن بلوغ سی پہلی شادی
نہونی پائی اور جانورون کی قربانی موقوف کی اس بادشاہ نی ہندونکی مذہب کی
برخلاف اونکی بیوگانکی شادیکا حکم دیا اور سب سے زیادہ بات یہہ ہی کہ ہندونکی بیواؤنکے
ستی ہونیکی بالکل ممانعت کردی اسنی ہندونکو بہی مسلمانونکی برابر عمدہ عہدی دی اور
جزیہ اور تیرت والونکا ٹکس موقوف کردیا اور لڑائیمین گرفتار شدہ آدمیونکی غلام
بنانی کی رسم بہی موقوف کی اسنی تمام اون ہی قوانین کو کمال پر پہونچایا جو شیر شاہ نے
بنانی شروع کی تہی اور اوسنے تمام زمینیں جو زراعت کی قابل تہین اونکی دوبارہ
پیمایش کروائی اور ہر ایک بیگہ جو تخمیناً ایکڑ سی کچہہ زیادہ ہوتا ہی اوسکی پیداوار
کا اندازہ کیا اور یہہ مقرر کیا کہ ہر بیگہہ پر اسقدر سرکار کو ادا کرنا چاہئی اور زمینداروں کو
اختیار دیا کہ اگر اونہین روپیہ دینا ناگوار ہو یا وہ اوس مقدار کو زیادہ سمجہین تو بٹائی
کرلین یعنی پیداوار کا پیداوار مین سے محصول دین اور اس بادشاہ نی بہت سے اور محصول
جنسے لوگونکو تکلیف ہو موقوف کردی ان عمدہ قوانین کا نتیجہ یہہ ہوا کہ محصول سرکار بہت

گہٹ گیا اس بادشاہ نی جو حکم وغیرہ اپنی تحصیلدارونکو بہجی ہین وہ ہماری ہاتہ آئی
ہین ان جملونسی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ اکبر بہت منصف آدمی تہا اور اپنی رعیت کو آرام
دینا چاہتا تہا اوسنی جو احکام اپنی عمال وغیرہ کو بہجی ہین اونسی اوسکی خیر خواہی عام
اور نیک نیتی خوب ظاہر ہی اس بادشاہ نی اپنی عمال کو حکم دیا کہ تم حتی الامکان مجرمونکو
قتل کی سزا مت دینا اور اگر کسی سی کوئی ایسی خطا سرزد ہو کہ جس سے سرکار کو نقصان
پہونچنا متصور ہو تو اوس حالت مین بادشاہ کی منظوری کے بعد قتل کی سزا دیجا سکتی ہے
اوسنی حکم دیدیا کہ قتل کیوقت کسی عضو کا کاٹ ڈالنا یا اسی قبیل کی اور سزائین نہ دیجائین
اوسنی اپنی فوج کی قوانین بدل ڈالی اور اوسمین بہت اچہی اچہی طریقہ داخل کئی اور یہہ
رسم موقوف کردی کہ فوج کو تنخواہ کی بدلی جاگیر دیجائی بلکہ اوسکو نقد روپیہ خزانہ سے
ملنی لگا شہر قلعون اور ایسی عمارتون کی جنسے تمام لوگون کو فایدہ ہو اوس نے
اور بہی بہت سی شان وشوکت کی مکان بنوائی ہین اور ان مکانون کا حال
اور تعریف بشپ ہیبر صاحب متوفی نی لکہی ہی ہر ایک سرکاری سررشتہ مین بخوبی
انتظام ہوگیا فہرست ملازمین کی ملاحظہ سی تعجب آتا ہی کہ کسطرح اسقدر آدمی
ایسی شان وشوکت اور انتظام سی رہتی تہی اور بلوی وغیرہ نہوتی تہی اور باوصف
فضول خرچی کے کفایت شعاری پر بہی بہت نظر تہی —— پیٹر ڈیویل
صاحب اٹلی کے رہنی والی اور مشہور سیاح جو جہانگیر بن اکبر کے عہد حکومت
مین ہندوستان مین آئی اور جنہون نی اپنی سیر کا حال سنہ ۱۶۲۳ عیسوی مین لکہا

۳۱ تاریخ نویس سلطنت جو بنام قانون [illegible] دیکھو وقایع [illegible] صاحب [illegible] اکبرنامہ [illegible] ابوالفضل [illegible] بن اکبر [illegible] تمام مشہور [illegible] ترجمہ [illegible]

۳۲ کتاب سوم برنیر صاحب [illegible] جلد دوم صفحہ ۸۱ [illegible] مولفہ

۳۳ سنہ ۱۶۲۳ عیسوی مطابق سنہ ۱۰۳۲ ہجری

اونکی تحریر سی اوس بادشاہ کی خصلت اور اوسکی رعیت کا حال جنہین صاحب
موصوف نی دیکہا کہ وہ بہت عشرت اور شان و شوکت سی بسر کرتی تہی اور نہایت
امن سی رہتی تہی بخوبی معلوم ہوتا ہی چونکہ بادشاہ یہہ خوب جانتا تہا کہ میری رعیت نمود
کیطرف بہت مائل ہی لہذا وہ اونہین جہوٹی الزامات وغیرہ کی پیرایہ مین ایذا رسانی
نکرتا تہا بلکہ اون کو اسطرح شان و شوکت سی بسر کرتی دیکہکر بہت خوش ہوتا
تہا —— گر شاہجہان خلف الخلف اکبر کی سلطنت بہت سی ہندوستان
کی بادشاہونکی سلطنت سی زیادہ امن کی تہی اوس کی تمام عملداری مین ہمیشہ امن رہتا
تہا اور بہت عمدہ انتظام تہا سر طامس رو صاحب نی جب شاہجہان کو سنہ ۱۶۱۶ع مین سنہ ۱۶۵۵ع مطابق سنہ ۱۰۶۵ ہجری
اپنی لشکر مین اجلاس کرتی دیکہا تو وہ اوسکی اقتدار اور دولت سی نہایت متحیر
ہوئی صاحب موصوف لکہتی ہین کہ کم سی کم دو ایکڑ زمین ریشمی کپڑون اور زر
بفتی بچہونون اور پردونسی آراستہ تہی —— ٹیورنیر صاحب کا قول ہی کہ یہہ
بادشاہ جسنی تخت طاؤس بنایا اور جو اپنی جشن کی دن اپنی وزن کی برابر جواہر اور روپیہ
تماشہ بینون اور غربا پر تقسیم کرتا تہا یہہ اسطرح نہین سلطنت کرتا تہا جسطرح کوئی بادشاہ سلطنت
کرتا ہو بلکہ جیسی کوئی بزرگ اپنی کنبی اور اہل خاندان کی پرورش کرتا ہو —— وہ اپنی
ملک کی اندرونی معاملات کی ہمیشہ خود خبرداری کیا کرتا تہا شاہجہان کی سوا ایسا کوئی
بادشاہ نہین ہوا ہی جو اپنی ملک کی انتظام اور ہر سر رشتہ کی بندوبست کیطرف اسقدر
راغب ہو —— یہہ اسی شان و شوکت والی بادشاہ کی سلطنت کی تہی کہ جسمین

دہلی مشہور نہر اوسکی میر عمارت علیم دانشخان نی تیار کرائی ـــ یہہ نہر سیکڑون
میلون تک کسانون کو نفع پہنچاتی تہی اور آخر کار دہلی مین داخل ہوتی ہی اس
نہر کی اوسکی دونون طرف ہزارہا شاخین جاتی ہین اور دہلی کی ہر ایک محلہ مین
پہنچتی ہین اس نہر کا پانی کہین سنگ مرمر کی فوارون مین پہونچتا ہی اور کہین کسی
حمام مین جاتا ہی اور کہین کسی حرم سرای کی کیاریون کو آبیاری کرتا ہی اور کہین
میدانون اور چبوترون کو رونق بخشتا ہی اور کہین غربا کی گہرون مین جاکر اونکی
تشنگی بجہاتا ہی اور کہین محنت کرنیوالونکی پیشانی کی پسینہ دہوتا ہی ـــ اگرچہ
بعض مورخین بی دلیل یہہ لکہتی ہین کہ مسلمان بادشاہون نی اپنی رعیت سی اسقدر
روپیہ لیا جتنا کہ انگریزون نی لیا ہی مگر ان مسلمان بادشاہون کی حمایتی کم سی کم یہہ بات
کہہ سکتی ہین کہ جسقدر مسلمان بادشاہون نی اپنی رعیت سے روپیہ لیا اوسی قدر اونہین
نفع رسانی بہی کی اور امرا اور غربا کا خوب انصاف کیا اور تجار کیواسطی ایسا انتظام کیا
کہ وہ اپنا اسباب تجارت ہزارون میل تک عمدہ اور تحفہ بنی ہوئی سڑکون پر بیخوف
وخطر لئی پہرتی تہی اور اگرچہ اوس انتظام پر ہم کیسی ہی نکتہ چینی کیون نکرین مگر اس مین
شک نہین کہ اوس زمانہ مین اکثر آدمی اس زمانہ کی بنسبت آسودہ حال تہی اور امن
مین رہتی تہی مگر انگریزونکی خیرخواہ اور حمایتی یہہ بات نہین کہہ سکتی سنگ مرمر کے
کائی جسپیدہ چبوتری اور شکستہ نہرین اور بڑی بڑی محل جواب صرف الّو وغیرہ
جانورون سی آباد ہین اور تنہا ستون اور محرابین ہماری اس قول کی مؤید ہین

— حقیقت مین ہم یہہ بات بی اندیشی اپنی تکذیب کی کہہ سکتی ہین کہ ان بادشاہون
مین سی ہر ایک بادشاہ نی اسقدر تعمیر عمارت مین صرف کیا کہ جس سے ہم اس زمانہ مین
ایک مستقل فوج رکہہ سکتی ہین — یہہ بات بالکل بی فایدہ معلوم ہوتی ہی کہ ہم مشرقی
بادشاہونکی مضبوط اور عمدہ عمارتون کو اپنی بادشاہونکی عمارت یا کسی اور مغربی
ملک کے اوس زمانہ کی عمارت سی مقابلہ کرین ہماری نزدیک یہہ مقابلہ اچھا نہو گا ہم جانتے
ہین کہ اس ملک مین اوس زمانہ مین ایک بھی نہر نتھی اور ہماری ملک کی تمام سڑکین
سوائ چند سڑکون کے صرف مویشی کی چلنی کی پٹیان تہین اور ہمارے
نہایت بڑی بڑی شہرون مین پانی کم یاب تہا اور ایسی تہانہ پولس وغیرہ
بہی نہ تہی جو کہ دہلی کے سلطنت کی نہایت چہوٹی چہوٹی گانؤن مین تہے
اور اوس زمانہ مین کوئی انگریزی مسافر لنڈن سی ہائی[۱] گیٹ تک بے
ایسی آرام و امن سے نجا سکتا تہا جیسی کہ شاہجہان کیوقت کی غریب سے
غریب آدمی پنجاب کی سرحدی ملکون سی دہاکہ تک اور دہلی سی آلہ آباد تک
پہونچ سکتی تہی ہولوِل صاحب نی اہل بنگالہ کی حالمین ایک کتاب لکہی ہے
اور اس کتاب مین اوس زمانہ کا ذکر ہی جب کہ وہ لوگ اپنی قوم کے
راجاؤن وغیرہ کی رعیت تہی اس بیان کو ہم بالکل مبالغہ
سمجہتی اگر ہم یہہ نہ جانتی کہ صاحب موصوف ایک مدت تک
اوس ملک مین رہی تہے اور وہان کے باشندون کے

[۱] ہائی گیٹ نام کسی جگہ کا ہے مضافات لندن مین مترجم ۱۲

حالات

حالات سے بخوبی واقف تہی صاحب مشارالیہ لکہتی ہین کہ اس ضلع کی خوش قسمت
باشندون کو ذراسی بہی تکلیف دینا بڑی بی انصافی ہی کیونکہ صرف اس ضلع
مین خوب صورتی اور پاکیزگی اور پارسائی اور باقاعدگی اور انصاف اور
ہندوونکی قدیم قوانین کے پابندی کی علامات پائی جاتی ہین یہان عورت کی
آزادی اور مال کی نہایت حفاظت ہوتی ہی اور قزاقی یا چوریکا کوئی نام بہی
نہین جانتا اور مسافر لوگ خواہ اون پاس اسباب تجارت ہو یا نہو سرکار کی نذر
ہوجاتی ہین انکی حفاظت کیواسطی سرکار سی محافظہ ملتی ہین جو اونسی بغیر مزدوری
لئی اونہین منزل بمنزل پہونچاتی ہین یہہ محافظہ لوگ مسافر کی حفاظت جانی
اور مالی کی سرکار کو جواب دہ ہوتی ہین جب ایک منزل ختم ہوجاتی تو مسافر
دوسری منزل کی محافظون کو سپرد کیاجاتا ہی یہہ محافظہ اوس سے پوچہتے
ہین کہ تجہی پہلی منزل کی محافظون نے کسطرح رکہا اور تیری ساتہہ کس طرح
پیش آئے بعد اسکی وہ پہلے منزل کی محافظون کو واپس بہیجدیتی ہین اور اونہین
ایک اس مضمون کے سند لکہدیتی ہین کہ بیشک مسافر ان سی خوش رہا اور ایک رسید اوسکی
مال کے اور مسافر کے دیدیتی ہین یہہ سند اور رسید دونون پہلی منزل کی محافظون کے افسر پاس
پہونچتی ہی اور وہ اسکو اپنی کتاب مین نقل کرلیتا ہی اور پہر اوسکی راجہ کو رپوٹ کرتا ہے
اسطرح سی مسافر اس ملک مین سفر کرتی ہین اور اگر یہہ مسافر لوگ بہی قیام کرنی چلی
جائین تو اونہین اپنے خوراک یا مکان یا سوار کا کرایہ اور یا اسباب تجارت کی

مزدوری ہرگز دینی نہین پڑتی لیکن اگر وہ تین دن سی زیادہ کسی مقام پر بغیر
بیماری یا اور کسی سبب کے ٹھہرین تو اونہین اپنا ہرج آپ اوٹھانا پڑتا ہی اگر کوئی چیز
اس ضلع مین کہوئی جائی مثلاً روپیہ کی تھیلی ہو یا اور کوئی بیش قیمت چیز ہو تو پانی
والا اس مال کو جہان اوسنی پایا ہی وہان کی کسی درخت پر لٹکا دیتا ہی اور اوس مکان کی
قریب جو کوئی چوکی ہوتی ہی اوسمین جا کر خبر کرتا ہی میر چوکی اوسی وقت اس خبر کی مشتہر
کرنیوالی کو حکم دیتا ہی کہ نقارہ بجا کر ٹہیہ دی — اب ہم انگلستان کی اون بادشاہون کا
حال لکھتی ہین جو ان مسلمان بادشاہون کی ہمعصر ہے تاکہ اون دونون مین مقابلہ ہوجائی
سنہ ۱۳۸۱ بلوی واٹ کمہار — اس بلوی کی رفع ہونیکی بعد امرا انگلستان ہی سے
پندرہ سو باغیون کو پہانسی دیگئی اکثر اونمین سی بی تحقیقات کی مارے گئی سنہ ۱۳۹۴ء
مین ولکف صاحب قامع بدعت مذہب عیسائی اور درست کنندہ مذہب کے معتقدین
پر عذاب کیا گیا سنہ ۱۳۹۸ مین رچرڈ دوم کی حکومت کے ظلم شروع ہوئی آیرلنڈ مین
کل کسی قانون کی بنسی جو سنہ ۱۳۶۷ء مین بنے بغاوت ہوئی اس قانون مین یہہ مضامین تھے
کہ جو باشندہ انگلستان کسی آیرلنڈ کے باشندی کی بیٹی سی نکاح کریگا تو اوسی وہی سزا
ملیگی جو بلوائیون کو ملتی ہی جو کوئی کہ آیرلنڈ والون کے سی کپڑی پہنیگا یا اونکی رسمین
اختیار کریگا اوس کا تمام مال ضبط ہوجائیگا یا قید کیا جائیگا جو کوئی اہل بڑی ہیٹی یعنے
فرانسیسون کے قوانین پر چلیگا اوسکی تمام مال و جائداد ضبط کی جائیگی — جو کوئی
اہل ایرلنڈ کو اون کی مویشی اپنی زمین پر چرانی دیگا یا اونکی پادریون کو خیرات دیگا

یا اونہین

یا اونہین عبادت خانون مین داخل کریگا یا اونکی شاعرون وغیرہ کی دعوت
کریگا وہ سزا پائیگا اور جو کوئی باشندہ انگلستان سی کسی طرحکا خراج یا محصول
لیگا اوسکی تمام جائداد ضبط کیجائیگی اور سخت سزا پائیگا سنہ ۱۳۹۹ء مین رچرڈ
دوم کو لوکنگٹ بہروکسانی زبردستی تخت سی اوتار دیا اور بعد ازان اوسی قتل
کرڈالا اوسکی جائی خود تخت پر بیٹھا اور اپنا نام ہنری چہارم رکھہ لیا اور تخت کی
دونون شرعی وارثون کو ونڈسر کی قلعہ مین قید کردیا — سنہ ۱۴۱۰ء جون بہیڈبے
بدعت کے ایجاد کرنیکی سبب سی سمتھ فیلڈ مین جلا گیا اور اوسوقت پرنس اوف ویلز
یعنی ولیعہد بادشاہ انگلستان (جو بعد ازان ہنری پنجم کی لقب سے ملقب ہوا)
موجود تہا ہنری چہارم کیوقت مین اسطرح کی سخت سزائین دیجاتی تہین مرد
یا عورت کہ دوبارہ قید مین آتا تہا اوسی کسی پست یا تاریک کوٹہری مین بند کیا
جاتا تہا نہ اوسکی لیٹنی کو سرکنڈی وغیرہ کا بستر ہوتا تہا اور نہ پہننیکو کپڑی اور اوسی
کہری زمین پر چیت لیٹنا پڑتا تہا اور اوسکی دونون پیر اور ایک ہاتہہ رسّی مین
باندہ کر اوسی مکانکی ایک کونی کیطرف کہینچی جاتی تہی اور دوسرا ہاتہہ دوسری
کونی کیطرف اور یہی حال اوسکی ٹانگونکا کیا جاتا تہا اور اوسکے جسم پر اسقدر
پتہر اور لوہا رکہدیا جاتا تہا کہ وہ اوسکی بوجہہ سی دبا جاتا تہا قید کی دوسری دن
اوسکو کہوکہی روٹی کی تین نوالی ملتی تہی اور پانی بالکل ندیا جاتا تہا دوسری دن جتنا
پانی قیدخانہ کی نزدیک ہوتا تہا — سوای بہتی پانیکی اوسکا نکما پانی قیدیکو پینا پڑتا تہا

اور روٹی بالکل نہ ملتی تہی اور اسیطرح قیدی تا دم حیات قیدمین رہتا تہا یہہ سخت
سزا جارج سیوم کی وقت تک قیدیون کو دیجاتی تہی یہہ ہمامین تحقیق نہین کہ یہہ سزا
آخر دفعہ کب دیگئی مگر یقینی اسطور سی اون قیدیون کو رکہتی تہی جنپر الزام لگایا
جاتا تہا کہ جس سے اونکی تمام جایداد اور مال ضبط ہوجاوے اور جب تک کہ تحقیقات
کی بعد اونکی صفائی ہو یا ملزم ٹہرین اونسی اسیطرح پیش آتے تہی پرگلس صاحب اپنے
کتاب موسومہ بہ قوانین قدیمہ کی چہیاسی صفحہ مین دو واردائتین لکہتی ہین جو
ہینن جورج دوم کے عہد حکومت مین واقع ہوئین ۱۷۶۸ع سی زمانہ ریاست جمہوری تک
انگلستان مین اس قسم کی سزائین اکثر دیجاتی تہین چنانچہ کونسل کے کتابون مین اسیطرح
کی مقدمات کا حال لکہا ہی اور وہ پروانی اب تک موجود ہین جنکے ذریعہ سی اسن
قبیل کے سزائین دی گئین دفتر مین اس قبیل کی سزا کا آخری ذکر ۱۶۴۰ع کی کاغذ
مین موجود ہی آرچیر نامی ایک ستانہ بنی والا تہا یہہ گمان تہا کہ یہہ شخص اون بلوائیون
مین شریک تہا جنہون نے آرچ بی شب لارڈ صاحب کے محل پر لیمبتہ مین حملہ کیا اس
شخص کو بادشاہی قیدخانہ مین عذاب کل سی باندہ کر کوڑی لگائی اوس زمانہ کی ایک
چہٹی سی معلوم ہوتا ہی کہ اس شخص کو یہہ سزا اسواسطی دیگئی تہی کہ یہہ اپنی اور شرکا
کا نام بتادی وہ پروانہ جسپر پروی کونسل کے مہر ہی اور جو اس سزا کی دینی کی بابمین جاری ہوا
تہا اوسکی نقل لنڈن کے سرکاری دفتر مین موجود ہی جمیز دوم جب سکاٹلند مین گیا تو وہ اس
سزا دینیکے وقت موجود تہا ۱۶۸۲ع مین بدعت کے بیخ کنی کیواسطے قانون جاری کیگئی ۱۶۸۵ع جون

کلیڈن اور رچرڈ دوئم بدعت کرنیکی سبب سے سمت فیلڈ مین جلای گئی سنہ ۱۴۴۱ع الی نے
اور گلوسٹر کی ڈچس در دچر ہمپورنگس بر ڈک منجم دسوتھ ویل صاحب پادری و مارگری جورڈین
و جون ہم پر جادوگر ہونیکا الزام لگایا گیا ڈچس جلا وطن کیگئی بولنگ بروک کو پہانسی
ہوئی اور پیرین رسی باندہ کہینچا گیا اور چانگڑی کہی گئے اور مارگری جورڈین جلا دی گئی
سوتہہ دل قید خانہ مین مرا — اور جون ہم کی خطا معاف ہوئی سنہ ۱۴۵۵ع مین گلاب کی
لڑائیان خاندان لین کاسٹر (جنکی نشانی سرخ گلاب تہا) اور خاندان یورک
(جنکی نشانی سفید گلاب تہا) مین شروع ہوئی یہہ لڑائیان سنہ ۱۴۸۵ع مین ختم اور انمین
بارہ بادشاہزادی اور دو سو امیر اور ایک لاکہہ عام لوگ مارے گئی اس جنگ کے سبب سے
تمام ملک غیر آباد سا معلوم ہونی لگا اور امرا تباہ ہوگئی سنہ ۱۴۷۷ع مین چوریلون کے
تحقیقات اور سفر ادہی شروع ہوگئے سنہ ۱۴۸۳ع مین رچرڈ سوم نی تخت چہین لیا اور اپنے بہتیجون بادشاہ
اڈورڈ پنجم اور یورک کے ڈیوک کو لندن کی شاہی قید خانہ مین مروا ڈالا اور بورڈ پورز
اور اور سردارونکو پومفرڈ کا قلعہ مین قتل کیا سنہ ۱۴۸۵ع ہنری ہفتم تخت پر بیٹہا چونکہ اسی علم
وتعدے سی رعایا سی بہت سا روپیہ لیا اور جمع کیا اسواسطی پارلیمنٹ کی مدد کی بہت حاجت
نرہین اور بی استعانت اس مجلس کے حکو کرنی لگا اس بادشاہ نے ظلم سی آدمیون کو دوبارہ
جاری کیا جسی لوگ طعنہ سی بنی وولنس یعنے فیاضی کالگس کہتی تہی سنہ ۱۵۰۹ع مین آٹہوان
ہنری تخت پر بیٹہا یہہ بادشاہ بڑا انمودی اور ظالم تہا یہہ بادشاہ کہا کرتا تہا کہ مینی اپنے
غصہ کیوقت کسی مرد اور شہوت کیوقت کسی عورت کو نہین چہوڑا اس کے عہد

۵۱ واضح ہو کہ ... (handwritten margin note)

کا جلا دینا ۲ مرحم ۲ ۲ ۲

حکومت مین بادشاہی حقوق کو بہت ترقی ہوئی اور چھوٹی چھوٹی خطائین
وغیرہ جنبسی فسادہی اوسکی حقوق مین فرق آئی جرم شاہی کہلائی گئین ——
سنہ ۱۵۳۲ع مین ایک آدمی پر یہہ الزام لگایا گیا کہ تو نی سترہ آدمیون کو زہر دیا ہے
اور ادھی پانی مین جوش دیکر مار ڈالا —— سنہ ۱۵۳۴ع مین کنٹ کی مقدس باکرہ
قتل کیگئی اور وہ آدمی فیلڈ مین بدعت کرنیکی الزام پر جلای گئی — سنہ ۱۵۳۵ع
مین ٹوباد ریون کا ہنری ہشتم کی افسر پادریان ہونیکا انکار کیا اور وہ ٹیبای بر
پہانسی دیگئی اور چار چار ٹکڑے کئی گئی آرچ بشپ فشر اور سر طومس مور جان سلر
بہی اسی خطا پر ماری گئی ان ظلمونکی سبب سے تمام اہل انگلستان نہایت خائف ہوئی سنہ ۱۵۳۶ع
مین ہنری کی جورو این بولین کا سر کاٹا گیا اور ہنری نی جین سیمر سی نکاح کیا سنہ ۱۵۳۷ع مین انکیسو ترانوی عبادت
خانونکی جو فوینی جنکی تعداد چہبیس لاکہہ ترپین ہزار پونڈ تہی ضبط کرلئی — اور زمینی جوان عبادت خانون
سی متعلق ہین اونہین اپنی اہل دیار پر تقسیم کر دیا — سنہ ۱۵۳۷ع مین دو اصطباغی بدعت کی
الزام سی جلائی گئی —— سنہ ۱۵۳۹ع ایڈینگ اور گلاسٹن بہپری لور گول چسٹر کے
عبادتخانہ کی اتیہون نے ہنری کی افسر پادریان ہونی کا انکار کیا اور اسی جرم پر
اونہین پہانسی ہوئی اور اونکی ہاتہہ پیر کاٹی گئی اور خونی قانون کے یعنی وہ چہہ فقرے
جو پوپی مسئلون ترین سب سے سمین سی اہی شن کی مددگار رہتی جاری کیا گیا سکاٹ
لینڈ مین مصلحان مذہب پر ظلم ہوا اور ساٹہہ آدمی الزام بدعت پر جلائی گئی اور پارلیمنٹ نی
نی حکم دیا کہ بادشاہ کی تمام دہندوروں کے ویسی تعمیل ہو جیسی ملکی قانون کی ہوتی ہے

انگلستان

انگلستان اور ویلز مین تمام عمارات وقف منہدم کی گئی اور اونکی تعداد یہہ ہے
چہہ سو تینتالیس عباد تخانی ——— نوہ مدرسی ——— دو ہزار تین سو چوہتر بڑی اور
چہوٹی گرجی اور ایک سو شفا خانی اس کام کا نتیجہ یہہ ہوا کہ لاکہون طلبا اور علما
اور غربا جوان روزینون سی پلتی تہی فقیر ہو گئی اور ہر طرف بہیک مانگتی پہرتی لگے
سنہ ۱۵۴۰ع مین جو ہوس ٹیلر نائیٹو نکا موقوف ہوا اور بادشاہ نی اونکا تمام مال و
اسباب ضبط کیا ——— اور چونکہ جین سیمر سنہ ۱۵۳۷ع مین مر گئی تہی لہذا الکیو کی اِن سے
بیاہ کیا مگر چہہ مہینہ بعد بادشاہ نی اسی طلاق دیدی اور کہتر این ہوورڈ سی شادی
کی سنہ ۱۵۴۱ع مین مارگیرٹ سالسبری کی کونٹس اور جورج کلارنس کی ڈیوک کی بیٹی
جو پلیٹا جنیٹ خاندان کی آخر عورت تہی اس مور ملکہ کا ۷۰ ہی کو سر کاٹا گیا اس ملکہ سے
کمکڑی کی کُندی پر سر رکہنی سی انکار کیا اور یہہ کہا کہ مین مجرمونکی مانند مرنا نہین چاہتی
مجہی اپنی کوئی خطا معلوم نہین ہے جلاد اوسی پہانسی کی پاڑ کی گرد ضربین لگاتا پہرا
اور اوستی اوسکی سپید سر کو بہت مشکل سے کاٹا اوسکی تمام شانی اور گردن پہلی
زخمون سی مجروح کر دی جب وہ مری سنہ ۱۵۴۲ع مین کہتر این ہوورڈ کا سر کاٹا گیا ———
سنہ ۱۵۴۳ع مین ہنری نی کہتر این پار شادی کی یہہ اسکا چہٹا نکاح تہا اور اس ملکہ کے
سامنی اس بادشاہ نی انتقال کیا سنہ ۱۵۴۶ع مین بدعت کی الزام پر این اسکیو قتل
ہوئی اور تین آدمی اوسکی ساتہہ اور جلائی گئی کیونکہ اون تینون نی مسئلہ خمری اوم
خبزی کا انکار کیا ——— اٹہائیسوین جنوری سنہ ۱۵۴۷ع کو ہنری ہشتم نی چہپن برس کے عمر مین

برس کی عمر مین انتقال کیا اس سے زیادہ کوئی انگلستان کا بادشاہ خودسر نہین ہوا
اسکے ہونیکی بعد ایڈورڈ ششم تخت پر بیٹہا سنہ ١٥٤٩ مین تمام انگلستان مین تباہے
اور گداگری پہیلی د سنہ ١٥٣٩ کا حال دیکھو بہت سخت سخت قانون بنائی گئی جج لوگون نے
مخبرون کو حکم دیا کہ وہ فقیرون اور سائلون کو جہان پاوین پکڑ لاوین تا کہ پانچوین نمبر کا
پروانہ گداؤن کی بات مین اونکی سینہ پر جلایا جاوی اور یہہ بہی حکم دیا کہ جو مخبر کسی فقیر کو
پکڑوائیگا وہ فقیر اوسکا دو برس تک غلام رہیگا اسی زمانہ مین نورفوک مین بڑی بغاوت
ہوئی سنہ ١٥٥٣ء مین میری یعنی مریم نے تخت پر بیٹہا اور اوسنی پوپی مذہب کو پہر قایم کیا ١٢ فروری
سنہ ١٥٥٤ کو لیڈی جین گری اور بوڈلی گلفرڈ دونی قتل ہوئی سنہ ١٥٥٥ء مین پروٹسٹنٹ
مذہب والی عیسائیون پر ظلم شروع ہوا بشپ رڈلی اور لیٹی مر اور کسی قدر وین بدعتی
ہونیکی الزام پر جلائی گئی تمام قیدخانے بدعتون سی بہر گئی میری نی تمام گہر جو نکی متعلق زمین
اور وہ یکسان بحال کردین اور یہہ کہا کہ یہہ بات میرے نجات کے لئی ضروری بدکاریان نہایت
زیادہ ہوگئین فزاقیون اور بڑی بڑی خطاؤن کی کثرت ہوئی اوکسفورڈ مین پچاس مین
ایک سے اجلاس مین پہانسی دیگئی اور ذی رتبہ آدمی فزاق نکلی سنہ ١٥٥٨ء مین نومبر کے سترہ
کو ملکہ میری نے بیالیس برس کے عمر مین انتقال کیا اس ملکہ کی قلیل عرصہ سلطنت یعنی پانچ برس
مین دو سو چہیاسی آدمی زندہ جلائی گئی انمین پانچ بشپ اکیس پادری چہپن عورتین اور لڑکے
تہی علاوہ اسکی ہزارون آدمیون نے اپنی ایمانکی خاطر جانی اور مالی نقصان اوٹہائی اسی سنہ ٥٨ مین ملکہ ایلی
زبتہ تخت پر بیٹہی اور اوسکی ممانعت کے کہ حضرت عیسی کے جسم مین بادشاہی گرجی مین دیتے حضرت عیسی کے

گوشت

گوشت کی جگہہ پیش نکیجاوی رومن کیتہولک مذہب والون نی اسبات سی انکار نہ
کیا کہ پوپ کوے ملکہ کی تخت سی اوتارنی کی طاقت نہین ہی اسواسطی اوپر بڑی بڑی ظلم کیے
گئی اور وہ جلای گئی ایک ایک تجارت کا ایک ایک آدمی کو اختیار دیا کہ اوس کے
سوا کوئی اور نکرنی پاوی اور اس حکم سی بہت لوگونکو بہت تکلیف پہونچی سنہ ۱۵۸۶ع
سکات لینڈ کی ملکہ میری کی فورٹہرنگی قلعہ مین تحقیقات شروع ہوی الزام یہ تہا
کہ میری بہی ملکہ الیزبتہہ کی قتل کے سازش مین جو بی ننگ ٹن کی تہی شریک تہی
اٹہارہ برس کے سخت قید اوٹہانیکی سبب سی میری تندرست اور خوبصورت
عورت سی ایک بیمار ضعیفہ بنگئی تہی سنہ ۱۵۸۷ع مین آٹہوین فروری کو ملکہ میری کا
سر کاٹا گیا اس زمانہ مین ملکہ کی عمر چوالیس برس کے تہی سنہ ۱۵۸۸ع مین آیرلینڈ کے
رومن کیتہولک مذہب والی باشندون پر سخت ظلم ہوی سنہ ۱۶۰۳ع مین چوبیسوین
مارچ کو ملکہ الیزبتہہ نی ستر برس کے عمر مین انتقال کیا اور جیمز اول جو سکاٹ لنڈ کا چہٹا
جیمز تہا اور وہانکی ملکہ میری کا بیٹا تہا تخت انگلنڈ پر بیٹہا اسی زمانہ مین یہ قانون جاری
ہوا کہ مذہبی معاملات مین ہرگز رعایت نکرنی چاہئی اور پیوریٹن مذہب والی کلیسای امریکہ مین
جا بسی سنہ ۱۶۱۲ع مین جیمز نی قصد کیا کہ سکاٹ لنڈ مین پرسبیٹیریم یعنی گرجی مین پادریونکی حکومت
موقوف کری دس بڑی بڑی سردار قید کئی گئی تین ہزار پادری موقوف کئی گئی اور اور بہت سی
تکلیفین اس مذہب والونکو دی گئین جادوگر اور چڑیلونکی بندوبست کیلئی قانون جاری ہوا سنہ ۱۶۰۳ع
مین جیمز نی اپنی کتاب جنی کو تیسری دفعہ چہپوایا اس کتاب مین بادشاہ نی جنہون کے رسمون اور

چڑیلیون وغیرہ کی سازشون اور پہچان کی ترکیب لکھی ہے اور یہہ
بھی لکھا ہی کہ انہین سزا دینا ضرور ہی —— پارلیمنٹ نی اس زمانہ مین ایک قانون
جاری کیا جسمین جادوگرون کے واسطی وہی سزائین لکھی تہین جو بادشاہ نی اپنی کتاب جنی
مین تجویز کی ہین اور اس قانون کے تعمیل بڑی سرگرمی سے کیجاتی تہی اسیطرح اس بادشاہ کے
تخت نشینی کے زمانہ سی سترہوین صدی کی آخر تک تین ہزار ایک سو بانوین آدمی گرٹ برٹین
مین جادوگری کی الزام کی سبب قتل ہوئی اگرچہ اس تعداد کا کسیکو یقین نہ آئی مگر بالکل
صحیح ہی ان لوگو مین جو اسطرح ماری گئی وہ دو بیوائین بہی شامل تہی جنہین ہیل صاحب جج
کلان نی اونکی دشمنون کی اس بیان پر پہانسی دلوادی کہ اونہون نی تین بچون پر
جادو کیا ہی اور وہ بچی ایسی بیمار ہین کہ وہ کچہری مین نہین حاضر کئی جاسکتی مگر
جبتک وہ دو بیوائین پہانسی پاچکین اوسکی دوسرے دن تینون بچی جج صاحب کی
سامنی صحیح وتندرست حاضر ہوئی اور ملزمون نی بیان کیا کہ جو ہین اون دونون
عورتون کو پہانسی ملے اوسی دم یہہ بچی اچہی ہوگئی سنہ ۱۶۲۵ع مین جیمز اول نی انسٹہین
برس کی عمر مین انتقال کیا اوسکی جاہی اوسکا بیٹا چارلس اول تخت پر بیٹہا اسنی اپنی رعیت سے
زبردستی قرض لینا شروع کیا اور پارلیمنٹ کی بی صلاح ٹکس جاری کئی اور لوگون کو
قید کیا ان حرکاتسی رعیت نہایت ناراض ہوئے سنہ ۱۶۲۹ع مین محکمہ سٹار چیمبر کو بڑے
اختیارات دیگئی چارون امثلہ مندرجہ ذیل سی ناظرین کو ظاہر ہوجاویگا کہ اس محکمہ سی خلقت کو
کیسی تکلیف پہنچی اور اس محکمہ کو محکمہ انصاف کہنا بیجا ہے پرین صاحب بیرسٹر نی ایک ایسا رسالہ

تصنیف کیا کہ جو اہل دربار کو مضر تہا اس خطا پر وہ وکالت سی موقوف ہوئی اور یہہ
حکم ہوا کہ صاحب مذکور کو سمسٹر اچپ جیب بٹ دونو مقامون مین خلقت کی سامنی
کاٹ مین ٹہوکا جاوی اور ہر ہر جگہہ ایک ایک کان کاٹا جاوی اور وہ بادشاہ کو پچاس
ہضرار روپیہ ادا کرین اور دایم الحبس رکہا جاوین —— کرنل اللبرن پر ایسی رسالہ لکہنی کا الزام
لگایا گیا کہ جس سے بغاوت مقصود ہو کہ اس محکمہ نے تحقیقات کا حکم دیا مگر ملزم نی سٹار چیمبر
مین قسم کہانیسی انکار کیا اور وہ قسم یہہ ہوتی تہی کہ مین ایسی سوال کا ہی صحیح صحیح جواب
دیدونگا کہ جس سے میرا مجرم ہونا ثابت نہ ہو جاوی ججون نی کہا کہ اس شخص نے محکمہ کی حقارت کے
لہذا اسی کوڑی ماری جاوین اور کاٹ مین ٹہوکا جاوے اور قید کیا جاوے جس وقت اوسی کوڑی لگ رہے
تہی او سوقت اوس نی پکار کر بفصاحت کہا کہ سرکار مین بڑا ظلم ہوتا ہی اسپر سٹار چیمبر
کی ججون نے حکم دیا کہ مونہہ مین ڈاٹ دیجاوی —— ولیمس صاحب لنکن کے بشپ وعظ
بہت اچہا کہتی تہی لاد صاحب کنٹربری کی آرچ بشپ اوسکی دشمنی اسبات پر جلنی لگے
اور بادشاہ کو بہکا کر ولیمس صاحب پر ایک لاکہہ روپیہ کا جرمانہ کروایا اور یہہ بہی حکم
دلوایا کہ یہہ شاہی قید خانہ مین جبتک قید رہین کہ جبتک بادشاہ نہین رہا کری
اور اونہین اونکی پادری گری کی عہدہ سی معطل کرادیا ولیمس صاحب پر یہی ظلم
نہین ہوا بلکہ ایک اور بہی ظلم ٹوٹا جس وقت اونکا اسباب خانگی اور کتابین
ضبط کیجاتی تہین اون کے گہر مین سی چند خط نکلی جو اونہین اوس بال ڈس ٹن
صاحب مذکور نی لکہی تہی اس خطا پر اسی ہضرار روپیہ جرمانہ ہو گیا بعد ازان بیچارہ غریب ملازرس کے

تحقیقات کا حکم ہوا اور بعد تحقیقات کی یہہ حکم ہوا کہ پچاس ہزار روپیہ جرمانہ ادا کرے
اوسکی مدرسہ کے ساتھی اوسکی دونون پانو کاٹ مین ٹھوکی جاوین سنہ ۱۶۴۱ مین آیرلینڈ مین
بغاوت ہوئی اور چالیس ہزار پروٹسٹنٹ مارے گئے سنہ ۱۶۴۲ مین انگلستان مین فساد ہوا
سنہ ۱۶۴۹ مین چارلس اول پر ظالم و باغی و قاتل و دشمنی ریاست جمہوری ہونی کی الزامات
قایم کئی گئی اور اوسکی مقدمہ کی تحقیقات کا حکم ہوا بارہوین جنوری کو وہ مجرم قرار پایا
اور تیسوین جنوری کو وایٹ ہال مین اوسکا سر کاٹا گیا اور یہہ منادی ہوگئی کہ انگلستان
مین ریاست جمہوری قایم کی گئی سنہ ۱۶۵۶ مین کرومول چھبیسوین جنوری کو دس منسٹر ہال
مین لورڈ پروٹکٹر یعنی محافظ انگلستان مین مقرر ہوئی انکی عہد حکومت مین بہت سختی
ہوئی ہزارون آدمی بی تحقیقات کے قتل کئے گئی اور بہت سے آدمی جو لڑائی مین ہاتھ آئی
تھی اور پچاس انگلستان کے معزز آدمی جو سرکار سی ناراض تھی وہ گرفتار ہوکر باربیڈوز
جزیرہ مین نتیجہ کیواسطی بھیجی گئی اور تمام وہ آدمی جنہون کے کبھی بھی کوئی ایسی بات کہی تھی کہ
جس سے بادشاہ کیطرف داری پائی جائی اون سے اونکی تمام آمد کا دسوان حصہ لیا جانی لگا
اور اس ٹکس کا نام وہ یکی از خیر خواہان سلطان مشہور ہوا تمام ملک چھوٹی چھوٹے
ضلعون مین تقسیم ہوگیا اور ہر ضلع پر ایک فوجی سردار رہنی لگا اس حاکم کو اختیار
تہا کہ جس آدمی پر اوسی کسی طرح کا شبہہ ہو گرفتار کرلے — اب ہم حالی زمانہ کا حال
لکھتی ہین اور یہہ لکھتی ہین کہ جب ہم ہندوستان کے حاکم اور مختار ہوگئی تو ہمنی کیا کیا
کلایو صاحب وس زمانہ کا حال لکھتی ہین جب ہمنے میر قاسم کو بنگالہ کی تخت سی اوتار دیا

وہ لکھتی ہین کہ ایسی بے انتظامی اور رشوت ستانی اور ظلم کبھی کسی ملک مین نہوا ہوگا
جیسا اس زمانہ مین بنگالہ مین ہو رہا ہی بنگال بہار اوڈیسا تینون صوبہ جنکا خراج تین
کروڑ روپیہ سی بالکل اوسوقت کمپنی کے ملازمون کے اختیار مین آگیا ہی جبسی ہمنی میر جعفر
کو پہر صوبہ داری پر بحال کیا کمپنی کی فوجی اور ملکی دونون نوکرون نی ہر ایک مالدار
آدمی سی نواب سی لیکر زمیندار تک رشوت ستانی شروع کردی ہی کمپنی کے نوکرون کے
طرف سی ہزارون سوداگر تجارت کرتی ہین اور ہرگز محصول وغیرہ کچہہ نہین دیتی وہ کہتی ہین
کہ ہم سرکاری نوکرونکی گماشتہ ہین اور اونکی نام سی ایسی کام کرتی ہین کہ جس سے مسلمان
اور ہندوؤن کے ناک مین انگریز کی نام سی بدبو آنی لگی ہی اور کمپنی کی نوکر نواب کے خراج مین
دست درازی کرنی لگی ہین اور اپنی مرضی کی موافق کسی سرکاری نوکر کو موقوف
کردیتی ہین اور کسی نوکر کو رکھوا دیتی ہین اور ہر ایک آدمی سی بلا نذر لیتی ہین اس بد انتظامی
تہوڑی دن بعد ایک بڑا قحط پڑا اسواسطی کچہہ تعجب نہین ہے کہ بیس برس بعد لورڈ کورن
والس صاحب گورنر جنرل نی بنگال کے ذکر مین یہہ لکھا کہ یہہ ملک اب تک بہت تنزل پر تہا اونکے
الفاظ کا ترجمہ یہہ ہی ———— مجہی اسباب کی بیان کرنی سی بہت غم ہوتا ہی
کہ اس ملک مین بہت برسون سی تجارت اور زراعت مین رفتہ رفتہ
تنزل ہوتا جاتا ہی اور شریف بنیون کی قوم کی سوا جو اکثر بڑی بڑے
قصبون مین رہتی ہین تمام باشندی مفلس ہوتی جاتی ہین اس ذکر مین مجھے
یہہ بہی کہنا چاہئی کہ کمپنی کی ملکون کے تمام زمیندارون کا بہی یہی حال ہی اور اونکے یہہ

اور اونکی یہہ مفلسی کچھہ تو اونکی کاہلی اور فضول خرچی کی سبب سے معلوم ہوتی ہی اور کچھہ
ہماری پہلی بدانتظامی کیطرف سی منسوب ہوسکتی ہی — یہہ بات نہین ہے کہ ہماری
بدانتظامی کی سبب سے صرف ہماری ہی رعیت کو نقصان پہونچا ہو بلکہ اور راجاؤن کے
ملکون مین بھی یہہ خرابی پہیل گئے جیسی ملک اودہ کی نواب سے ہمارا ارتباط ہوا ہی جیسی اوسکا
ملک بھی ایک لاش ہوگیا ہی جسی انگریز لوگ نوچ نوچ کر کہائی جاتے ہین ہسٹنگ صاحب
جس زمانہ مین گورنر جنرل تہی اور جو خود اس بے انتظامی مین شامل تہی وہ اوس زمانہ کا حال
اسطرح لکہتی ہین مجہی خوف ہے کہ ہماری دست اندازیون اور بیباکیون کے سبب تمام
ہندوستانی سرکارین ہماری دوستی سی ایسی ڈرنی لگی ہونگی جیسی کہ ہماری فوج سے
ڈرتی ہین ہمارے دست اندازی اور نوکرونکی بداعمالی نے ہماری شہرون کو ہماری فوج سے
زیادہ نقصان پہونچایا ہی ہندوستان کا ہر ایک آدمی ہمسی خط کتابت کرتی ہین
بہی خائف ہے کیونکہ ہندوستانی دیکہتی ہین کہ جن لوگون نی ہمسی آشتی وغیرہ کی وہ
تباہ اور برباد ہوئی وہ لکہتا ہی کہ لوگ جو ہمسی بدگمان ہوگئی ہین اسکا بڑا باعث ہمارے
معاملات اودہ ہین — مل صاحب مورخ کا قول ہی کہ ان معاملات سے پہلی ملک اودہ
نہایت ترقی پر تہا اور اوسمین تین کروڑ روپیہ آمدنی سالانہ تعدی و ظلم کی تہی جب سے
اوسکی ملک مین کچھہ انگریز اور ایک فوج مقرر کی تو نواب عرصہ قلیل مین بہت مفلس
ہوگیا اور بعسرت بسر کرنی لگا اور چند سال بعد اوسی معلوم ہوا کہ میرے ملک کے محاصل پہلی کی نسبت
نصف ہوگئی ہین نو برس مین بحساب اوسط چونتیس لاکہہ روپیہ فی سال کمپنی کی نوکرون نے نواب سے لیے

ع۱ بیان دربار نواب شجاع الدولہ وزیر و صوبہ دار اودھ ...

ع۲ کلارک صاحب کی ... بدو وقایع عمری وارن ہسٹنگز جلد دوم ... مولف

ع۳ مل صاحب کی تاریخ ہندوستان جلد ۵ صفحہ ... دیکھو ... مولف

ہیسٹنگز صاحب گورنر جنرل لکہتی ہین کہ ہزارہا آدمی یعنی ملکی اور فوجی نوکر دیکی
تنخواہون پنشنون اور رشتون کی ظلم کی سبب سے مفلس ہوگئی ہین اور نواب کے خزانہ
مین اتنی گنجایش نہین ہے کہ ہماری نوکرون کوبہی راضی کری اور اپنی نوکرونکوبہی تنخواہ
دی ان ظلمونکی باعث سے تمام ملک ہمارا دشمن ہوگیاہی نواب صاحب کے نوکر یہہ بہی کہتی ہین
کہ ہمنی اونہین حق سے بی حق کردیاہی میری رای مین ہمارا جو نواب پر اس مطلب کے لئی ٹکس
لگاناکہ ہمارے محفوظ مین کو اوس ٹکس سے فائدہ پہونچی اکثر آدمیونکی نزدیک بیجا ٹہیریگا
اور اوسسی بہی زیادہ آدمیونکی نزدیک یہہ بات بیجا ٹہیریگی کہ ہمنی نواب کے حفاظت کے
لئی ایسی فوج بہیجی ہے کہ جسکی تنخواہ دینی کا اوسی مقدور نہین اور جسکی اوسی حاجت نہین
بتاؤ مین کس پیرایہ تقریر مین یہہ بات نواب صاحب کی سامنی کہون کہ اگرچہ اپکو اس فوج
کی حاجت نہین ہے مگر اسکی تنخواہ ضرور دئی جائی — ہیسٹنگز صاحب کے ہنگام گورنری
مین جو واردات واقع ہوئی تہی اونہین کو لکہہ کر چپ نہین ہورہی بلکہ اونہون نے
اوس فوج مین سے ایک حصہ کم کردیا جسکی نواب کو حاجت نہ تہی مگر تنخواہ دینی پڑتی تہی
لیکن ہیسٹنگز صاحب کے بعد لورڈ کورن والس صاحب گورنر جنرل نی پہر اوسیقدر
بلکہ اوس سی زیادہ فوج نواب پر مقرر کی ہر چند نواب صاحب نے بہت التجا کی مگر اونہون نے
نمانا لورڈ ٹیگن متہ یعنی سر جون شور صاحب نی نواب سے مدد زری طلب کی اور رفتہ رفتہ
پچیس لاکہہ روپیہ سالانہ سی ستر لاکہہ روپیہ سالانہ پر نوبت پہونچادی اور اور شہا ہائی گئی اسکی بعد لورڈ
ویلزلی صاحب گورنر جنرل نی سنہ ۱۸۰۱ع مین نواب کو یہہ دہمکی دی کہ ہم نسی تمہارا سب ملک

چہین لینگے اور اونسی اون کا آدہا ملک جسکی آمدنی ایک کروڑ بتیس لاکہہ روپیہ سالانہ تہی بعوض ستر لاکہہ روپیہ کے جو کمپنی نی نواب صاحب پر ونڈ ڈالا تہا لے لیا مگر ہمارا ظلم اور طلب زر اب بہی موقوف نہین ہوئی سنہ ۱۸۱۵ اور سنہ ۱۸۲۵ کی درمیان ہمنی چالیس لاکہہ روپیہ سی کچہہ زیادہ قرض کے نام سی لیا لورڈ ہشٹینگ صاحب گورنر جنرل لکہتی ہین کہ یہہ روپیہ تو ہمنی اونسی قرض نہین لیا تہا بلکہ اپنی طاقت کا ڈر دکہا کر لیا تہا اور اوسکی عوض مین ہمنی اونہین بادشاہی کا خالی لقب اور تہوڑا سا غیر آباد ملک جو جنگل سی کچہہ بہی بہتر نہو گا دیدیا — اودہ پر جو انگریزون نے ظلم کیا اوسکا حال بیان کرنیکی واسطی ہم اب اس بیان کو یہین چہوڑ دیتی ہین — نہایت بڑا ظلم جو ملک اودہ پر ہوا وہ یہہ ہے کہ لارڈ ڈلہوزی صاحب گورنر جنرل نی سنہ ۱۸۳۷ع کی عہدنامہ کو توڑ ڈالا اور اودہ کو اوسکے نواب سے چہین لیا اور عذر یہہ کیا کہ یہہ عہدنامہ روی سے کیون کہ کوٹ اوف دائرکٹرز نے اس عہدنامہ کو منظور نہین کیا تہا اور جو ہین اون پاس یہہ عہدنامہ پہونچا تہا اونہون نے کہا تہا کہ یہہ بالکل بیجا ہی مگر یہہ دلیل دلائل مندرجہ ذیل کی سبب سے بیہودہ ہی — اس عہدنامہ پر اوس وقت کی گورنر جنرل لورڈ اکلینڈ صاحب اور کونسل کے تین ممبرونکی دستخط موجود ہین — اور سنہ ۱۸۳۹ع اور سنہ ۱۸۴۷ع مین گورنر جنرل نے بادشاہ اودہ کو اپنی دو شقون مین اس عہدنامہ کا حوالہ دیا ہی اور یہہ لکہا ہی کہ انکو اس عہدنامہ پر قایم رہنا چاہئی — اور سب سے بڑی دلیل یہہ ہے کہ سنہ ۱۸۴۵ع مین سرکار کے حکم سی ایک کتاب چہپی ہی جسمین تمام راجاؤن کے عہدنامی مندرج ہین یہہ عہدنامہ

ہی اوس کتاب مین موجود ہی (اودہ کی نیلی کتاب دیکہو سنہ ۱۸۵۶ع) مین یہہ مقدمہ
ڈاکٹر ٹرپوزرٹو اس صاحب کو مفوض ہوا اور اون سی استفسار کیا گیا کہ تمہارے
اسباب مین کیا رای ہی جو اس فاضل آدمی نے اپنی رای لکہی ہی اوسکا ترجمہ یہہ ہی —
جسقدر تک مجہہ سی کہا گیا مینی کہا میری رای مین گورنر جنرل ہندوستان اور کونسل
سنہ ۱۸۳۷ کی عہدنامہ کی توڑنی کی مجاز نہ تہی یہہ معاملہ قوانین معاملات غیر اقوام کے
خلاف ہی باوصف اسبابات کی کہ ایسی بڑی شخص نی یہہ رای دی مگر ایک حال کی
زمانہ کا مورخ جو کہتا ہی کہ مین قوانین معاملات غیر اقوام کی ایسی عظمت
رکہتا ہون جیسی کہ توریت کی لکہتا ہی کہ میری رای مین اودہ کا قلم و سرکار سے
مین داخل کرنا بیجا نہ تہا اور دلیل یہہ لاتا ہی کہ جو کام ایک دفعہ آدمی کرلی خواہ وہ
کسی طرح سی ہوا ہو درست ہی یہہ ایسی دلیل ہے کہ اسکی سبب سے جیب کتری اور
رہزن دونون کا کام ٹہیک ٹہیر جاتا ہی — کیے صاحب مورخ لکہتی ہین کہ لورڈ
ڈلہوزی صاحب کی ایام گورنری مین ایک اور ملک شامل قلم و سلطانی ہوا یہہ ملک
فتح سی حاصل نہین ہوا کیونکہ اوس کی تمام حاکم ہمیشہ ہماری دوست رہی تہی اور اوسکے
رعیت سی ہماری فوج بہرتی ہوتی تہی اور یہہ ملک اس سبب سی ہاتہہ نہین آیا
کہ اوس کا کوئی شرعی وارث تخت پر بیٹہنی کا مستحق نرہا ہو کیونکہ ہمیشہ کوئی
بیٹا یا بہائی یا کوئی خاندان شاہی کا آدمی جسی آئین محمدی کی موافق وراثت پہونچتی ہو موجود ہوجاتا تہا اور
اوس زمانہ مین ایک بادشاہ پسر بادشاہ تخت پر موجود تہا بلکہ یہہ ملک صرف اس دلیل سی لیا گیا کہ اب

۲۱ کیصاحب کی تاریخ جنگ سپاہیان ہندوستان جلد اول صفحہ ۱۲ و ۱۳ دیکہو — مولف

سرکار انگریزی کی یہہ مرضی ہی کہ اب ہم اس ملک کو اپنی قلمرو مین شامل کر لین اس
ملک سی مراد ملک اودہ ہی جو ہندوستان کی وسط مین واقع ہی اور جسکی لینی کی ہمین
اس سبب سے حرص ہوئی کہ وہ بہت اچھی موقع پر واقع ہی اور بہت زرخیز ہی —— ای گروشش
و پفن ڈورف و وٹیل کے روحون اس معاملہ کو سنو اور ای ہندوستان کے آزاد راجاؤن
تم بہی اس حیرت انگیز ماجری کو پوچہو اور اوس پر فکر کرو —— بی شبہہ لورڈ کارن والس
صاحب ایک منصف آدمی تہی اور لورڈ منٹو بہت ایماندار اور ہماری لورڈ ڈیہیزلی
صاحب بڑی آدمی مگر توبہی ان گورنرون نی اپنی ایمانداری و عقلمندی و سیر چشمی
کو کام نفرمایا اور بادشاہان اودہ پر جو ہماری دوست تہی بڑا ظلم کیا ——
مسٹر ڈنڈلس جو بعد ازان لورڈ ملول کی نام سی مشہور ہوئی اونکی بہی رای یہی ہی کہ
ہمنی بادشاہان ہندوستان پر ظلم کیا ہوز ادف کومنز مین اونہون نی بارہوین
اپریل ۱۷۸۲ع مین یہہ لکچر دیا یعنی یہہ گفتگو بیان کی —— ہندوستان مین چار بڑی
بڑی ریاستین تہین جو باہم متصل تہین اول ریاست مرہٹہ دوسری ممالک حیدر علی
تیسری قلمرو نظام دکن چوتہی راجہ براریون کے اس سے علاوہ اور بہی بہت سی چہوٹی
چہوٹی ریاستین مثل نواب ہرکوٹ و راجہ تنجور وغیرہ کی تہین لیکن یہہ چارون بڑی بڑی
ریاستین ہماری دشمن ہوگئی تہین دونون انمین سے ہمسی ظاہر لڑتی تہین اور
دو دشمن ہوگئی تہین اس عرصہ مین بمبی کی گورنری راگوناتہہ جی سی جسے
مرہٹون کے ملک کا دعوی تہا خط کتابت شروع کی اور اوس سے یہہ اقرار کر لیا

کہ ہم

کہ ہم تجہی راجہ بنا دینگی اگر تو راجہ ہو نیکی وقت ہمین فلان فلان اضلاع دیدی
اس معاہدہ کی بعد اونہون نے مرہٹون سی لڑائی شروع کردی اسکی چند روز بعد بنگالہ
کی گورنری برار کی راجہ ہوداجی بہونسلہ سی اسی قسم کا معاہدہ کیا اور اوس سے یہہ کہا کہ ہم
تمہین مرہٹون کا ملک لوا دینگی اگر تم ہمین یہہ یہہ ضلع دیدو مگر انگریزونکا دور خاین
کہل گیا اور ہوداجی بہونسلہ اس بے ایمانی اور بدمعاملگی سی بہت ناراض ہوا نظام دکن کے
ملک ہماری ملکون کے شمال کیطرف واقع تہی اور وہ ہماری ملکون کو ایسی مفر تہی کہ اگر ہمنی
کچہہ اوسکی ساتہہ بدسلوکی بہی کے ہو تو بیجا نہین ہے اور اوسکی لکہنی کی یہان کچہہ ضرورت نہین ہے
نظام نی کمپنی کو چند ضلع سپرد کر دئی اور اونکا سالانہ خراج لینا ٹہیرالیا مگر خراج ہمنی ندیا اس
بدمعاملگی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ نظام نی کہا کہ انگریز ایسی قوم ہی کہ نہ انہین ایمانکا خیال ہے نہ انصاف
کا اور اوسنی حیدرعلی کو ہمسی لڑنیکی لئی بلایا اور یہہ کہا کہ کوئی ہندوستانی جبتک ہرگز
امن مین نہین رہنیکا جبتک کہ انگریزون کی پاس ہندوستانمین ایک انچ زمین بہی
رہیگی جب انگریزون نے خود اپنی بی ایمانی اور ہندوستانکی بی انتظامی کا حال اسطرح
لکہا ہو تو وہ رائی جو قسطنطنیہ کی وزیراعظم نی اپنی جواب نامہ مین انگریزونکی نسبت
لکہکر سر ادبرٹ اس سلامی صاحب سفیر انگلستان کو دی اوسپر ہمین متعجب نہین کرنا
چاہئی اس کاغذ کو گریصاحب ام پی نی ہوزادف کومنز مین اونتیسوین فروری
سنہ ۱۸۵۲ع کو اوس ہنگام مین پڑہا کہ جب روسی فوج کی بابمین باہم گفتگو
ہو رہی تہی جب گریصاحب اپنی تقریر ختم کرنیکو ہوئی تو اونہون نی کہا کہ ترک

لوگ جیسی ہمنی مدد کی بہائی دغا کی اب ہم سی بہت نفرت کرنی لگی ہین
مجھی معلوم نہین کہ آپ صاحب میری اس حرکت پر مجھی الزام لگاؤگی یا تحنوگے
کہ مینی بڑی مشکل سے یہہ بات یعنی ناراضگی اہل ترک دریافت کرلی ہی
اور اوس جواب نامہ کی نقل بہی منگالی ہی جسکو وزیر اعظم سلطان روم نی ہمارے
سفیر سر روبرٹ این سلای کی جواب مین لکہا اور اوس جواب نامہ کا مضمون یہہ ہے

نامہ سلطان روم

سلطان خود جنگ کرتا ہی اور خود ہی صلح کرتا ہی اوسی اپنی غلامون اور نوکرون
اور رعیت پر اعتماد کلی ہے سلطان جانتا ہی کہ وہ وفادار ہین اور اونکی دلیری بہی
دیکہہ چکا ہی اور اون کی وفاداری پر اعتماد ہی — مدت ہوئی کہ تمہاری یورپ کے
کونی سی وفا اور ایمان داری جاتی رہی ہی — اگر تمام اور عیسائیون کا قول سچ ہی تو انگلستان
اور اوسکی آدمیون پر ہرگز اعتماد کرنا نہ چاہئی انگلستان تمام انسانون کے خرید و فروخت
کرتا ہی ترکون کو تمہاری ملک کی بادشاہ سی کچھہ علاقہ نہین ہے ہمنی کبھی تمسی نصیحت یاد دست
اندازی نہین طلب کے اور نہ تمسی دوستی کرنی چاہئی پر تمہارا کوئی وزیر یا قاصد تمہارے
ہان ہی اور نہ کبھی ہمنی تمسی خطہ کتابت کے ہی پہر تم کس دلیل سی ہمارے اور اہل روس کے
معاملات مین دست اندازیکی درخواست کرتی ہو تمہین کیا غرض ہے کہ تم ایسی لوگون کو
نفع پہونچاؤ جنہین تم کافر کہتی ہو نہ ہمین تمہارے دوستی نہ مدد درکار ہے نہ دست اندازی

تم پرانی

۵ واضح ہو کہ یہہ عبارت گویا نقش زبانی وزیر اعظم سلطان روم کے ہی جو کہ اوس سفیر سے بادشاہ انگلنڈ کے کہتی درخواست نامہ بادشاہ مذکور ۱۲ مترجم ۱۲ ۱۲

تم اپنی ورنیر کی بہت تعریف کرتی ہو ہماری نزدیک وہ ہمین کسی طرحکا فریب
دیا چاہتاہی اور کوئی ایسی تجویز نکالی ہی کہ جس سے وہ تمہاری قوم کو ہماری طرف سے ترجیح
رکہی ــ ہمنی سناہی کہ تم لوگ بڑی سریع الاعتقاد اور کمینہ اور زر دوست ہو اگر
ہم غلطی پر نہین ہین تو یہہ بات سچ ہی کہ لالچ تمہاری خمیر مین ہے تم اپنی خدا کی بہی خرید او
فروخت کرتی ہو اور روپیہ تمہارا معبود ہی سب چیزین تمہاری وزرا اور قوم کی نزدیک
تجارت کے ہین کیا تم اسواسطی آئی ہو کہ ہمین روس کے ہاتہہ بیچ ڈالو نہین ہم آپ
اپنا سودا آپ کرلینگے ہمین اپنی قسمت پر شاکر رہنا چاہئی جب ہماری اچہی دن
آئینگے ہمین آپ ترقی ہوگی جو خدا اور اوسکی نبیؐ نی حکم دیاہی وہ ضرور ہو کر رہیگا ترک
مکر نہین جانتی دوروئی اور شرارت تم عیسائیونکا طریقہ ہی ایمانداری اور صاف
باطنی اور معاملہ کی درستی ہمارا پیشہ ہی اور ہماری ریاست کے کاروبار مین صدق رائج ہے
اگر ہم لڑتی ہین تو پہر ہم اپنی کامون کو خدا کی مرضی پر سونپ دیتی ہین اور جانتی ہین
کہ جو ازل مین خدا تعالی نی ہماری تقدیر مین لکہا ہی ہو کر رہیگا ہم بہت عرصہ تک شان و شوکت سے
بسر کر چکی ہین اور ہمارے ریاست سارے زمین پر اول درجہ کے تہی اور ہم اسبات کا فخر کرتی ہین کہ ہمنی الہا سال
تک عیسائیون پر فتح پائی اور اونکی مکر و حیلون اور دغابازیون اور تمام قسم کی بدیونکو مغلوب کردیا ہے
ہم خدا تعالی خالق موجودات کے پرستش کرتی ہین اور محمدؐ کی نبوت کا یقین کرتی ہین تم جس خدا کی
پرستش کا دعوی کرتی ہو نہ تو اوسکا یقین اور پرستش کرتی ہو اور نہ اوسکی نبی کا یقین کرتی ہو
جیسی تم اپنا خدا اور نبی رکہتی ہو ایسی بی ادب اور بد مذہب قوم کا اعتماد کیمون کر کیا جا سکتا ہے

تم اپنی ہر کام اور معاملات باہمی مین صدق اور نیکی کو دخل نہین دیتی تمام عیسائی
بادشاہونکی شکایت نامہ وغیرہ دیکھو کہ جب وہ باہم لڑتی ہین تو ایک دوسری کی
نسبت کیا کہتی ہین تمہین دیکھنی سی معلوم ہوتا ہی کہ تمام اور عیسائی بادشاہ بہی
ایسی ہی کفر بکنی والی اور بی ایمان اور ظالم اور نانصف اور دغاباز ہونگی کبہی ترکون
نی بہی اپنا اقرار یا بات جہوٹی کی ہی کبہی نہین کبہی کسی عیسائی حاکم نی بہی اپنا
وعدہ وفا کیا ہی نہین ہرگز نہین کیا یہہ لوگ جبتک وعدہ وفا کرتی ہین کہ جبتک
انکا کوئی مطلب نکلی اسصورت مین تم کیونکر خیال کرسکتی ہو کہ ہم تمہارا اعتماد
کرین اگر لوگ سچ کہتی ہین تو تم ایسی قوم ہو کہ جنکی تمام وزیر بی ایمان ہین اور جنکی
امور ریاست مین ایک جو برابر بہی نیکی نہین پائی جاتی سلطان کو تمہاری بادشاہ
سی کچہہ تعارف اور خط وکتابت نہین ہے اور نہ وہ چاہتا ہی اگر تم مخبر کی طور پر
یہان رہنا چاہتی ہو یا اپنی قول کی موافق اپنی بادشاہ کا سفیر بنکر رہنا چاہتی ہو تو
اور عیسائی قومونکی سفیرونکی ساتہہ رہو کیونکہ تم ایسی حرکات کرتی ہو کہ تہذیب کے
بہت خلاف ہی ہمین نہ تمہارے بڑے مددونکا رہی اور نہ بحری نہ ہم تمہاری صلاح چاہتی ہین
اور نہ دست اندازی مجہی بادشاہ کا حکم ہی کہ تو اس درخواست مدد کا شکریہ کر کیونکہ
مجلس سلطانی ایسی بیجا سمجہی اور مجہی بادشاہ کا حکم نہین کہ تمہاری درخواست مدد بحری
کا بہی شکر کرون کیونکہ سرکار کی قلمین کبہی یہہ خیال نہین گیا کہ وہ تمہاری جہازونکو اپنی
سمندر مین داخل ہونی دین جو تم اوسی معاملہ کیا چاہتی ہو نہ ہم اوسے جانتی ہین اور نہ ہم اوسکی پروا کرتی ہین اوس سے

اپنی معاملات اوس طرح سی کرینگی جو ہمین مناسب ہوگا اور ہماری قوانین شرعی اور
ملکی کی موافق ہوگا لوگ تمہین کہتی ہین کہ تم بڑی بدکار ہو عیسائی قوم ہو اگر تم ایسی نہین
ہو تو اسمین ہے شک نہین ہے کہ بڑی گستاخ اور فضول گو ہو تم یہہ دعوی کرتی ہو کہ اوس جیسے
بادشاہ کو ہم صلح پر راضی کردینگی تم اور تم جیسی اور بہت سے سفیر عیسائی آپسمین ایکا کرلیتی
ہین اور اپنی تئین برابر کا مغرور خیال کرکی لکھتی ہین ہم تمہین خوب جانتی ہین یہہ
تمہارا اعتدال سی گذرنا تمہاری بیہودگی پر دلیل ہی اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تم دیوانہ
وار دخل بیجا کرتی ہو تمہاری اسطرح کی حرکاتسی معلوم ہوتا ہی کہ تمہاری ملکی مجلسین
ذلیل اور حقیر ہین اور تمہاری نصیحت بیوقوفانہ ہی اور اس لایق نہین ہے کہ اوپر
کوئی بادشاہ توجہہ کری چہ جائی کہ سرکار سلطان روم اس ملک کی وزیرون نے
جب کبھی اور جس موقع پر تمہاری نصیحت مانی ہی یا تو اونہون نی تمہارے
ارادہ مین فتور پایا یا تمہاری جہالت سے نقصان اوٹھایا ہمارا سلطان تم جیسی
قوم کی ارادون اور تمہاری دخل بیجا سی کیونکر تم ایک قوم ہو جو اپنی رعیت
اور ہموطنون سے بھی بی ایمانی کی ایک تمہین نہین بلکہ تمام عیسائی بادشاہونکا یہہ قدیم سے
رواج ہے کہ وہ روپیہ کیواسطی اپنی رعیت کو بھی فروخت کردیتی ہین ہمین خوب تحقیق ہی
کہ جب تم مین صلح ہوتی ہی تو عہدنامہ مین شرطین اوس بادشاہ کی مقید لکھی جاتی ہین جسنے
زیادہ رشوت دی ہو ـــــ عثمانیونکی وزیر یورپ والونکی صلح بہت مان چکی ہین مگر جتنی
دفعہ بھی تمہارے صلح ماننے خراب ہوئی یا دغا پائی اپنا نامہ لیکر چلی جاؤ سلطان کو تمہاری دست

اندازی روس کے باب مین درکار نہین ہے تمہارا یہہ ارادہ ہی کہ تمام دینا کو آپس مین
لڑوا دین اور بعد ازان اس اپنی بی ایمانی سی فائدہ اوٹہائین — ہمین تمہارے تجارت
بہی درکار نہین ہے کیونکہ ہماری سوداگرون نی تمہاری دوروئی سی تہت نقصان اوٹہایا
ہی خودغرضی تمہارا ایمان ہے اور صرف لالچ تمہارا خدا اور تم عیسائی مذہب ہونیکا اسواسطی
بہانہ کرتی ہو کہ اس پردہ مین اپنا مطلب حاصل کرو ہم تم سی اب خط وکتابت رکہنا
نہین چاہتے اور اسواسطی ہم حکم کرتی ہین کہ تم اس کا جواب نہ لکہنا فقط
اسبات کی ثابت کرنیکی لئے کہ قرآن شریف بہت مؤثر اور مفید مسائل ہین ہم اسبابکے
ختم کرنی سی پہلی اے ایل سینی صاحب کی کتاب موسوم لائف ایک چوالی کی چند فقرے
نقل کرتی ہین اس کتاب کو مصنف نی خود ۱۸۵۵ء مین چہپوایا تہا ———

صدق مقال ودیانت

ان بڑی بڑی بازارون مین جو ہر قوم کے آدمی اور ترک یا ملک شام کی ضعیفین مجمع
ہین ونسی گویا عثمانیون پر معلوم ہوتا ہی یا ترکون کے خط وخال مین چند اور خط وخال
زیادہ ہوگئی ہین یہہ ترک لوگ اپنی دوکانکی سائبانون مین یونانی اور آرمینان کے
سوداگرونکی برابر بیٹہی رہتی ہین آرمینا اور یونان کی تاجر ادہر ادہر دیکہتی ہین اور
ہر خریدار کو تاکتی ہین اور یہہ کہکر بلاتی ہین یہان آئی جناب کپتان صاحب یہان
آئی مگر ترک لوگ بہت سنجیدگی سی خاموش بیٹہی رہتی ہین اور حقہ پیتی جاتی ہین اور
اپنی تسبیح پڑہی جاتی ہین اگر کوئی آدمی ایک ترک کی دوکان کی تختہ کے آگے تم

ٹہری اور اوسی قیمت کسی چیز کی پوچہی کہ وہ بہت نرمی اور اختصار سی ۵ یا ۱۰ ا
اپنی اسیٹر یا جو کچہہ قیمت ہوگی کہدیگا اگر کوئی آدمی اونکی عادات سی واقف نہو اور
اونسی سودے مین تکرار کرنی لگی تو وہ لوگ کچہہ جواب نہین دیتی صرف مُنہہ اونچا کردیتی
ہین اور حقہ پینی لگتی ہین ہر چند کوئی تکرار کری مگر وہ قیمت مین ایک حبہ کی کمی نہین
کرتی مگر عیسائی اور یہودی تاجرونکا حال بالکل خلاف ہی — اپنی اسیٹر سی ۱۰ پر
اتی ہین اور ۸۰ سی ۶۰ اور ۶۰ سی ۴۰ پر اور زیادہ تکرار کرو تو اس سی بہی کم پر نوبت
پہونچ جاتی ہی — فائدہ یہہ ہی کہ اگر تاجر ارمینیا کا رہنی والا ہی تو جتنی قیمت وہ مانگتا
ہی اوسی نصف پر راضی ہو جائیگا اور اگر یونان کا ہی تو ایک تہائی پر اور اگر یہودی
ہی تو چوتہائی پر مگر مسلمانون کا یہہ حال ہے کہ اگر اوس کا کوئی اسباب خریدنا چاہی تو
تو اوسی چاہئی کہ جو قیمت وہ مانگتی ہین وہ ہی دی وہ ایک حبہ کم نہین لیتی —
چونکہ کوئی عثمانیونکو اونکی اقرار سی نہین پہیر سکتا وہ اورونکی بات کو بہی ایسا ہی سچا سمجہہ لیتے
ہین اور فوراً یقین کرلیتی ہین اگر کوئی ترکون کی سامنی قسم کہائی اور کہی کہ یہہ بات سچ ہی تو
اونہین اوسیوقت اوسکی بات کا یقین آجائیگا ایکدن ایک فرانسیسی افسر بازار مین کپڑا خریدنی گیا
اور اوسنی وہ ہی کپڑا تلاش کیا جو ایکدن پہلی اوسکی دوست نی خریدا تہا مگر اوس تاجر پاس وہ کپڑا
ہو چکا تہا وہ دوسری تاجر پاس گیا اوسنی وہی کپڑا دیکہا یا مگر قیمت زیادہ مانگی اوس افسر نی شکایت
کی کہ تو قیمت زیادہ مانگتا ہی اور اوسی اپنا نمونہ دکہایا سوداگر نی نمونہ کے
کپڑی کو بغور دیکہا اور معلوم کرلیا کہ بیشک اس کپڑے اور میرے

کپڑی مین کچھہ فرق نہین ہی اسکی اللہ اوسنی خریداری کہاکہ تو قسم کہاکہ مینی اس قیمت
پر اس کپڑیکو خریدا ہی جو مین کہتا ہون افسر نے اسباب کے دیکھنی کی لیئے کہ دیکھون میری
قسم کا نتیجہ کیا ہوتا ہی قسم کہائی اسپر سوداگرنی اوسی کپڑا اوسی قیمت پر دیدیا ——
ابی سینی صاحب فرانسیسی لکھتی ہین مین اقرار کرتا ہون کہ اسطرح ہر آدمی کی بات کا
مان لینا اور شان وشوکت سی بیٹھا رہنا اور کم سخن کرنا مجھی بہت پسند ہی مین
نہین جانتا کہ ہم مین کیون تاجر لوگ اسقدر تکلف کرتی ہین اور خریداری اپنی
تئین اسقدر گہٹاتی ہین ملک شام مین بایع اور مشتری مین کچھہ فرق نہین ہوتا
تاجر اپنا اسباب بیچنی مین اسقدر کوشش نہین کرتا اور اگر اوسکی پاس بیٹھنی والے
تاجر کا اسباب بہت بکی اور اوسکا کم بکی تو حسد نہین کرتا وہ کہتا ہی کہ میری بارے
کل آئیگی جب وہ موذن کی آواز سنتا ہی تو اپنی دو اپنی دوکان مین نماز پڑہنی
لگتا ہی اور آتی جاتی والونکی کچھہ پروا نہین کرتا اور اپنی نماز مین ایسا مصروف
ہوتا ہی کہ گویا وہ جنگل مین تہا اور یا وہ پاس کے مسجد مین نماز پڑہنی چلا جاتا ہے
اور اپنی اسباب کو اکیلا چہوڑ دیتا ہی اور خلق اللہ کی ایمان داری پر بہروسا کرتا
ہے اس بڑی دار الخلافت قسطنطنیہ) مین جہان سوداگر مقررہ کوٹہیون پر
اپنی مال کو تنہا چہوڑ جاتی ہین اور ہر ایک کو یہہ بات معلوم ہے اور جہان کہ
صرف رات کو دروازہ ایک ٹاٹ سی بند ہوتی ہین ایسی بڑی شہر مین تمام برس
مین چار چوریان بہی نہیں ہوتین —— پیرا اور گلیٹا مین صرف عیسائی

آباد ہین

آبادہین مگریہان ایکدن بہی نہین گذرتا کہ جسمین قزاقی یا قتل نہ سنا جائے
اسیطرح کی ایمانداری گائون اور قریون مین پائیجاتی ہی اب ہم ایک انگریزی سیاح
کی روایت لکہتے ہین جو اوسنے حال مین اخبار مین لکہی ہی — کل مینے ایک بلغار کی
کسان کا چہکڑا اپنی اور اپنی دوست کے اسباب لادنی کیلیئے کرایہ کیا اور میری اسباب مین صندوق
اور پیٹیان اور شطرنجیکی تہیلے اور بچغی اور پوستین سمور اور شالین تہین مین یہہ
چاہتا ہون کہ تہوڑیسی خشک گہانس اسواسطی خریدلون کہ رات کو بچہا کر اوسپر سویا
کرون اور اسی تلاش مین چلا ایک نہایت خلیق ترک راستہ مین مجہی ملا اور کہنی لگا
کہ آؤمین تمہاری ہمراہ چلون کسان نی بہی اوسیوقت اپنی بیل گاڑیسی کہول دی اور اونہین
اور ہماری اسباب کو کوچہ مین چہوڑکر چلا گیا جب مینی دیکہا کہ وہ بہی جاتا ہی تو مینی کہا
کہ کسیکو تو یہان رہنا ضروری ترک نی متحیر ہوکر پوچہا کہ کیون کیا وجہہ کیون رہنا چاہیئے
مینی کہا کہ ہماری اسباب کے حفاظت کرنیکی واسطہ اوس مسلمان نی جواب دیا کہ واہ اگر
تمہارا اسباب ایک ہفتہ بہی رات اور دن یہان پڑا رہیگا تو بہی کوئی اوسی نہین چہونیکا
مینی اسبابکو تسلیم کرلیا اور جب واپس آیا مینی دیکہا کہ سب چیزین جیسے مین چہوڑ گیا تہا
ویسیہی رکہی ہوئی ہین اسبابکا یہی خیال رہی کہ اوسوقت اوس کوچہ مین ترکے
سپاہی بہی پہر رہی تہے اگر ہم یہہ بات لنڈن کی ممبرون پر چڑہ کر بیان کرین تو بعض
خیال کرینگی کہ ہم خواب دیکہہ رہی ہین اونہین اس خواب سی بیدار ہونا چاہئی ہان
حمال اور مزدورون کی ایمان داری پر ہماری ہان کی سوداگرون کے نسبت زیادہ

اعتماد ہوسکتا ہی یہہ حمال مصالحونکی گٹہڑی کی گٹہڑ گلیتا کی دفتروں سی جہازوں تک لیجاتی ہین
اور جہازوں سی دفتروں تک اور مجہی یقین ہے کہ کبہی ایک گٹہڑی بہی نہین جاتی واقعی
یہہ بات تمام قوم کی دیانت کی سبب سے ہی اور اس قوم کی دیانت اور امانت ضرب المثل ہے
گلیتا کا ایک تاجر قسطنطنیہ کو واپس جاتا تہا اور اوسکی تہیلی مین دو ہزار پیشتر کی بکلک تہی
جب وہ لونجانہ پر اپنا اسباب اوتار رہا تہا تو وہ تہیلہ اتفاقاً پہٹ گیا اور اوسکی تمام بکلک گہاٹ پر
پہیل گئے اور بعض اوسمین سے دریا مین لڑکہہ کر جا پڑی وہانکی تمام خلقت اونکی چننی پر پل پڑے
اور بعض آدمی پانی مین کود پڑی مالک گہبر اکر ایک ایک کے پیچہی دوڑنی لگا مگر ایک لمحہ بہر
بعد اوسکو اس معاملہ کی دیکہنی سی ثابت ہوگیا کہ یہہ لوگ میری ہی واسطہ اس روپیہ کی تلاش
کرتی ہین اور جو سکہ جسکو پاتا تہا وہ لاکر اوسکی تہیلی مین رکہدیتا تہا بعد ازان ایک
حمال نے اوسکا تہیلہ اپنی پیٹ پر اوٹہالیا اور سوداگر کی ساتہہ ساتہہ اوسکی گہر کو چلا جب
سوداگر اپنی گہر پہونچا تو اوسنی مزدور کو مزدوری دیکر رخصت کیا اور جلدی سی اپنے
بکلک گننی لگا شمار کرنیکی بعد اوسی معلوم ہوا کہ میرا ایک بکلک بہی نہین گیا —

مسامحت وفیاضی

چونکہ عیسائے اپنی مذہب کے مسئلونکی متابعت مین غفلت کرتی ہین اور امور دنیوی کے
لحاظ سی مذہب کیطرف کم توجہہ کرتی ہین یا اپنی بدنیتی سی اس مذہب کو ترک کرتی ہین اس
سبب سی ترک لوگ ان باتونکو دیکہکر ہماری مذہب کو ذلیل سمجہتی ہین اور یہی سبب ہے

که وه ملک یورپ کو اقلیم گنهگار کهتی هین اور هماری ذکر مین همین ملحد اور بدمذهب کهتی
هین اگرچه وه همین حقیر جانتی هین پر هم ظلم نهین کرتی هین اس کتاب مین کسی جای
بهت سی نقلین لکهکر ثابت کیا هی که یه جو عیسائی مسلمانون پر بی اعتدالی اور غیر
قومون کو زبردستی اپنا مذهب منوانی کا الزام لگاتی هین یه بالکل بیجا هے جیسے
که دنیا مین کوئی چیز عثمانیون سی اونکا مذهب نهین چهڑوا سکتی ویسی هے وه غیر
قومون کے مذهب مین دست اندازی کرنا نهین چاهتی اگر کوئی اون کو خوش رکهے
اور اون سی محبت کری تو یه دعا دیتی هین که خدا تیرا انجام بخیر کری اور اس سے
مراد یه هی که خدا تجهی ایسی هدایت دی که تو مسلمان هو جای لیکن اس سے زیاده
اور کچهه دست اندازی نهین کرتی مسلمانون کے علما کا قول هی که دل مین
هدایت کا ڈالنا اور مسلمان کرنا خدا کا کام هے ان علما کا یه هی مقوله هی کر هر
ایک سی نیکی کرو اور جهلا سی بحث نکرو ملک شام مین مذهب کی سبب سے
کبهی ظلم نهین هوا بر خلاف اوس کے وه اون لوگونکا مامن هے جو پهلے
هم قوم عیسائیون کے تعصب کی سبب سی تباه هو جاتی هین تاریخین دیکهو
پندرهوین صدی مین هزارون بنی اسرائیلی اسپانیه اور پرتگال سی نکالی گئے
اور ترکی مین آکر قیام پذیر هوئی یهان انکی اولاد چار صدیون سی بهت
امن و امان سے رهتی هے مگر همین اقرار کرنا چاهئی که بعض بعض جای
عیسائیون اور خوش عقیده کیتهلک مذهب والون کی ظلم سے

بچنی کیلئے اونہین مقابلہ بہی کرناپڑا اتینہمبس[۱۵] ہین حال ہین بہی جینک اسیٹر[۱۶] رستاہے
کوئی یہودے بازارمین نہین پہر سکتا ٹہر کی ہین اگر قوم بنی اسرائیل سی کوئی یونانے
یا ارمینا کا عیسائی بری طرح پیش آئے تو وہان کا حاکم بیشک بنی اسرائیلی قوم کی آدمی
کی حفاظت اور حمایت کریگا — سلطان کے عملدارمین تمام مذہبونکی آدمی ہین
ہر قوم کی رسمین اس ملک مین پائی جاتے ہین یہہ سچ ہی کہ مسجدین گرجون اور یہودیونکے
عبادت خانہ سی زیادہ بلند ہین مگر یہہ نہین کہ اس قسم کی عبادتخانہ بالکل نہون کتہلک
مذہب کو قسطنطنیہ اور سمرنا مین پیریس اور لبونز کی نسبت زیادہ آزادی حاصل ہی کسے
قانون مین یہہ نہین ہے کہ اس ملک مین غیر مذہب والی اپنی مذہب کے رسمون کو پوشیدہ
کرین جب مردی قبرستان مین لیجائے جاتی ہین تو ہزارون عیسائی مہنت شمع ہاتون
مین لئی اونکی ساتہہ ہوتی ہین اور انجیل کی سٹامز[۱۳] یعنی نصایح پڑہی جاتی ہین —
فیسٹ دیو کی دن پرآ اور گلیٹا کی تمام عیسائی قطارین باندہ کر بازارمین نکلتی ہین
اور صلیب اور جہنڈا اونکی سامنی ہوتاہی اونکی حفاظت کیلئے ترک لوگ اپنی سپاہیونکا
پکٹ اونکی ساتہہ کردیتی ہین اور یہہ پکٹ خود عثمانیون کو بہی رستہ مین سی ہٹادیتاہے
اور عیسائیونکی یہہ رسم پوری ہوجاتی ہی — مجہی امید یہہ ستی کی ہی کہ مشرق کی کتہلک
لوگونکو فرانس اور اسٹریہ مین ایسا ہی امن ملا جیسی کہ اوس یونانی عیسائیونکو اور دیگر نیو
بروٹس ٹنٹ کو دیتی ہین خدا کری ایسا ہی ہو مگر یہودی بیچارون کے کون حفاظت
کریگا چار پانچ برس گذری کہ ایک خچر ہانکنی والی یہودیکو موصل کی پادشاہ پاس پکڑکے

۱۵ دار السلطنت

۱۶ [illegible] قدیم یونانیان [illegible]

۱۳ [illegible] دکھائی دئی [illegible] زبور و انجیل [illegible]

لارڈ

لائی اور یہہ بیان کیا کہ اسنی حضرت سی بی ادبی کی ہی اور اس سبب سی اوس
مقام کی تمام باشندہ برہم ہوگئی ہین پاپا نے پوچہا وہ کیا الفاظ ہین جو ملزم نی آنحضرت
کی نسبت کہی اور جب اوسنی اون الفاظ کو سنا تو وہ ڈر گیا اور یہہ کہتا تہا کا یہہ ناممکن ہے
کہ کوئی آدمی ایسی گستاخی کری اور خدا تعالی اوسی لمحہ اوس سے اس بی ادبی کا انتقام نہ لے
اسلئی میری سمجھہ مین نہین آتا کہ یہہ خنجر مانگنی والا مجرم ہی اور یہہ بات بیہودہ ہی کہ مین ایسی شخص
کو سزا دون جسکو خدا تعالی نی خود سزا ندی —— اس سی اہل ترک کی چشم پوشی
صاف ظاہر ہی اسپر بہی اہل فرانس آسبرگ گزٹ اور اتہنیس ادب زر در اخبار
کی روایتون پر یقین کرتی ہین اور یہہ جانتی ہین کہ ترکی مسلمان عیسائی کتون کو
ہر روز سولی پر چڑہاتی ہین اور عذاب دیتی ہین اور گاہی اونکا سلطان اپنی خاص
غلامون پر جو رومال پہینکتا ہی اوس رومال سی اوسکا گلا گہونٹ کر مار دالتی ہین اور گاہے
جیتی عورتون کو گونون مین سے دیتی ہین اور انہین بوبس فورس مین پہینک دیتی
ہین اہل فرانس ان روایتون کو اپنی قصہ کہانیون کی کتابون مین لکہا پاتی ہین
—— مگر حال مین ترک کی سرکار نی اپنی مصالحت کم کردی ہی کیونکہ اونہون
نی دیکہا کہ اس ہمار مصالحت کی سبب سے اکثر لوگون نی اپنی مذہب پلٹنی شروع
کردئی اور اونکی اس مذہب پلٹنی سے امور ریاست مین فتور واقع ہونی لگا اور لوگون
کی ایمان مین فرق پڑنی لگا صرف ینہی ریٹ پادری جنہون نی سنہ ۱۸۱۷ء مین
بمقام ترکی خروج کیا اپنی پادری پن کے ماہیت کو سمجھہ گئی چنانچہ یہہ پادری اب تمام

نبوت مین پہیل گئے ہین یہہ خصوصیت انہین لوگونکی واسطی ہے کہ انکی وعظ اور
نصیحت نی عمدہ نتیجہ بخشا ہر جگہہ کے حاکم نی بجای اتنا کی انکی وعظ کی اور استعانت کے
کیونکہ انکی سعی سے صاف ظاہر تہا کہ یہہ لوگ نیک نیت اور خیر اندیش ہین حسیب افندے
حاکم مصر کی ایک بڑی معزز نوکر نی ۱۸۴۴ء مین مدرسہ سسٹرز اف چیرٹی کا ملاحظہ
کیا اور وہانکی افسر مدرسہ پاس اوسی قسم کا ایک نہایت عمدہ خلعت بہیجا جیسا وہانکی عورتین
پہنتی تہین اور یہہ کہلا بہیجا کہ جو اس خلعت کی لایق ہو اوسی یہہ خلعت دیا جای کیا یہہ
شخص ترک نتہا عثمانیون کی نزدیک احسان کرنا سب مین بڑا فرض ہے ہنی شاعر نے
اپنی بیٹی کو یہہ نصیحت لکہی ہے تو ہر درویش اور غریب کیواسطہ اپنا دروازہ ہمیشہ وا
رکہا کر مسجدون کے بنانی اور دایم الصوم ہونی اور کعبہ کے ہزارون حج سی یہہ عبادت
خدا تعالی کو زیادہ پسند ہی ترک لوگ مہمان نوازی کو مذہب کا ایک حصہ سمجہتی ہین
جو کوئی مسلمان خیرات دینی مین غفلت کرتا ہی ترکون کے نزدیک وہ مسلمان نہین ہے
اہل اسلام کی ہان پانچ چیزین فرض ہین اور وہ یہہ ہین ذکوۃ ۱ حج ۲ صوم رمضان ۳
نماز پنجگانہ ۴ اقرار مذہب باللسان ۵ ـــ مینی کہین اس کتاب مین ذکر کیا ہی کہ ترک اہل
لوگ بڑی فیاض ہین اور وہ خیرات دیتی ہین اپنی ہم مذہب اور غیر مذہب کے تمیز نہین
کرتی اور یہان تک کہ دشمن کو بہی دیتی ہین اور بادشاہون کا یہہ حال نہین ہے بلکہ ہر امیر
اور غریب مین یہہ بات پائی جاتی ہی یہہ لوگ ایسی مہمان نواز ہین جیسا کہ ٹیسی ٹس
مورخ اہل جرمن کو لکہتا ہی اور یہہ لوگ صرف بڑی بڑی قصبون یا گانون دیہی مین

مین فیاضی نہین کرتی بلکہ انہون نی شاہراہون پر ایسی چندی ڈال کر ایسی
عمارات بناوین ہین کہ جنسی مسافرونکی حفاظت ہوتی ہے اور غربا کی حاجت روائی ان اور
عمارات مین یہان کے اہل وقبہ کی ہمسایون اور ہم قومون کی غور سے پرداخت نہین ہوتے
بلکہ جانورونکی بھی خبرگیری کیجاتی ہی فقرہ مذکورۃ الصدر مین آبی سائینی صاحب فرانسیسی
قسطنطنیہ کی بازاری کتون کی حال مین لکھتی ہین کہ یہہ ہزارون کتی اہل یورپ سی بھاگ
کی اس شہر کی دور دور کی محلونمین آچھپتی ہین اب بھی یہان ای رحم دل لوگ ہین جو ہر
صبح کو انہین خوراک دیتی ہین اور جب کتیان بچی دینی لگتی ہین تو اونکی زیادہ خبرگیری کرتی
ہین اور جب جاڑی مین کتون کی پلی سردیکی ماری مرنی لگتی ہین تو اونکو بچاتی ہین
اور یہان تک فیاضی کرتی ہین کہ اپنی مرتی وقت کوئی جاگیر یا زمین ایسی چھوڑ جاتے
ہین کہ جسکی آمد سی ان کتون کی خبرگیری ہوتی رہی — یہہ سچ ہی کہ کتا بھی مسلمانون
کے نزدیک سور کی مانند ناپاک ہی اور اوس کو عثمانی ایسا ناپاک سمجھتی ہین کہ
اوسکی موجود ہونی سی وہ یہہ سمجھتی ہین کہ ہم ابھی شرع کی موافق پاک نہین ہوئی اسواسطے
وہ کتون کو اپنی گھر مین نہین آنی دیتی مگر ان کتون وغیرہ کا مالک یہہ جانتا ہی کہ مجھے
اللہ تعالی نی تمام اون جانورونکا محافظہ مقرر کیا ہے جو اوس محلہ مین آرہین جسمین
رہتا ہون آنحضرت نی مہمان نوازی اور خیرات دینی کا حکم دیا ہے
اور یہہ فرمایا ہے کہ یہہ نیکی سب نیکیون سے اول درجہ کے
ہے — ترک لوگ جانورون تک سی بفیاضے ومہمان نوازی پیش

آئی ہین القصہ ہمنی کوئی ایسی قوم نہین دیکھی جو ترکون سی زیادہ رحم دل ہو افسوس
ہی کہ ہم ترکون سی ہی اسطرح پیش آتی ہین جیسی کوئی وحشیون سی پیش آئی فقط

باب پنجم در ابطال الزامات بنسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باب خاص

وہ الزام جو عیسائی آنحضرت کی بنسبت لگاتی ہین وہ سب ان چار مین شامل ہین (۱) آپنی ایک نیا اور جہوٹا مذہب اس بنا پر ایجاد کیا کہ وہ جبہیر خدا کی طرفسی وحی ہوا ہی مگر برخلاف اسکی وہ اونکا اپنا ایجاد تہا جو اونہون نی اپنی بلند نظری اور شہوت پرستی کی سبب سی نکالا (۲) آپنی اسلام کو شمشیر کے ذریعہ سی رواج دیا اس باعث سی لاکہون آدمیون کا خون ہوا اور ہزارون برباد ہو گئے (۳) قرآن شریف مین جنت کا ایسا بیان ہی کہ جس سے دنیوی عیاشی سے مشابہ ہی (۴) آپنی ایک سی زیادہ نکاح کا حکم دیکر بیویہ گی کو جائز کر دیا اب ہم ان الزامات کا جس قدر ہم سے ممکن ہی جواب دیتی ہین —

الزام اول

(۱) آپ نی ایک نیا اور جہوٹا مذہب اس بنا پر ایجاد کیا کہ وہ جبہہ پر خدا کے طرف سی وحی ہوا ہی مگر برخلاف اسکے وہ اونکا اپنا ایجاد تہا جو اونہون نی اپنی بلند

نظری اور شہوت پرستی کی سبب سے نکالا — آپکی تمام عمر کی ہر ایک کام سی یہہ
بات بخوبی ظاہر ہی کہ آپ مین بلند نظری کا عیب ہرگز نہتا اور جب ہم اس امر کو
غور کرین کہ آپنی باوصف اسباب کے کہ اسلام کو آپکی زمانہ حیات مین ہی خوب رواج
ہو گیا اور آپکو انتہا حکومت حاصل ہو گئی مگر آپ نی اوس سے ہرگز اپنا ذاتی فائدہ
نہ اوٹہایا اور زمانہ وفات تک ویسی ہی سیدی سادی وضع[1] رکہی جیسی پہلی تہی تو
یہہ امر اور بہی زیادہ ہماری ہی قول کا مؤید ہی کہ آنحضرت بلند نظر نہ تہی اور یہہ جو
عیسائی الزام لگاتی ہین کہ آنحضرت شہوت پرست تہی یہہ اونکا الزام باطل ہے کیونکہ
جب آنحضرت نی ظہور کیا تو اوس زمانہ مین اہل عرب مین بی انتہا نکاحون کا رواج
تہا پس یہہ امر ظاہرا بیہودہ معلوم ہوتا ہی کہ ایک ایسا شخص جو شہوت پرست ہو وہ
بدکاری اور بدرویہ گی کو خود معدوم کر دی — علاوہ اوسکی[2] جو ہم پہلی اسباب
مین بیان کر چکی ہین ہم یہہ بات بہی آنحضرت کے طرف سی کہہ سکتی ہین کہ آپ بہی اپنا ہم
وطنون کی مانند عورتون سی بہت رغبت رکہتی تہی اور آپنی یہہ کبہی دعوی نہین
کیا کہ مین اون انسانی خواہشون سی بری ہون جو سب آدمیون کو ہوتے ہین
بلکہ برعکس یہہ فرمایا کہ مین بہی تمہین جیسا[3] آدمی ہون اور بمقابلہ حضرت داؤد کی جو
نبی اور بادشاہ تہی اور جنکی تعریف مین انجیل مین لکہا ہی کہ وہ ایسی آدمی تہے
کہ جو خدا کا سا دل رکہتی تہی آنحضرت ایسی صاف تہی جیسی ایک برف کا ٹکڑا (دانیا کی
(پاک اہنی اور عفت کے دیوی) سندر پر گرا ہوا ہو سال کی دوسری دختر فشال حضرت

داؤد کی پہلی زوجہ تھی اس زوجہ کو اوسکی باپ نی آپکی جلاوطنی کی زمانہ مین الیسی لیلیا
اور بعد ازان آپنی برابر کتنی ہی نکاح کئی مگر باین ہمہ اپنی پہلی زوجہ کا بھی دعوی کئی گئے
حضرت داؤد نی ایک غیر مختون بادشاہ کی بیٹی سی بھی بی تکلف نکاح کر لیا اور [ملہ]
اگرچہ آپکی ہان اکثر بی بیون سی اولاد تھی لیکن پھر بھی آورشلیم مین حرمین کین اور
آخرکار یاتشبا کی مقدمہ مین آپنی حرام اور خون ناحق بھی کیا جب حضرت داؤد [ملہ]
ایسی ضعیف ہو گئی کہ آپ پر ہر چند کپڑی ڈالی مگر آپکو گرمی نہ پہونچی اور سردی نہ
موقوف ہوئی تو یہہ تجویز ٹھہری کہ ایک نوجوان پاکیزہ عورت ہم پہونچانی چاہئے
جو آپکی خدمت کری اور آپکی ساتھہ ہمخواب ہو آپنی لوگون کو حکم کیا کہ تم ایک نہایت
حسین اور نوعمر عورت لاؤ آپ پہونچتی ہین کہ کیا ایک نیک آدمی ایسی حرکت
کر سکتا ہی یقینی وہ عیسائی جو آنحضرت پر عیاشی کا اعتراض کرتی ہین او نہین اس
انگریزی مثل کا ضرور ہی خیال رکہنا چاہئی ― جو لوگ شیشہ محل مین رہتی ہین او نہین
پتھر پھینکنی مین پیش قدمی نکرنی چاہئی ― آپنی اپنی اقتدار اور حکومت کی استحصال
مین حضرت موسی علیہ السلام کے پیروی کی اگر حضرت موسی سرداری فوج اور حصول
اقتدار اور مقنن بنی مین کوشش نکرتی تو بنی اسرائیل کے رہائی مصر مین سے
ہرگز نہوتی یقینی ابتک کوئی ایسا آدمی نہین ہوا ہی جسنی حضرت موسی پر یہہ الزام
لگایا ہو کہ آپنی بلند نظری اور اپنی نفع کیواسطی یہہ مہم اختیار کی تہی کیونکہ اگر
آپ ایسا نکرتی تو آپ اپنی رسالت کی اوس مطلب کو انجام ندی سکتے جسکے واسطی

۵۱ تکی اسلاطین ۱ باب ۱۲ مولف

۵۲ سموئیل ۲ باب ۱۱ بادشاہان باب اول

۵۱ یرقہ باہودا ۱۲ جنسدا ۱۲ ۱۲

خدا نے آپ کو پیدا کیا تہا — وہی حال ملک عرب کا ہی چونکہ عرب اوس
زمانہ مین بہت سی ریاستون مین منقسم تہا اور وہ باہم ہمیشہ جنگ مین رہتی تہی
پس آنحضرت کیواسطی اسکی سوا اور کوئی چارہ نہ تہا کہ آپ اونکی سردار بنجاوین
اور اون مین مصالحت کرادین اور اپنی مذہب کو اون مین رواج دین —
اس امر کی ملاحظہ سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ بلند نظر نہ تہی اور یہہ عیسائیون کا
الزام باطل ہے — اکثر عیسائی جو آنحضرت پر مکر اور جعلسازی کا الزام لگاتی ہین
اسکی بے انصافی اسبات سی ظاہر ہی کہ اپکا اصل مسئلہ خدا تعالی کے وحدانیت ہے اور
حضرت عیسی علیہ السلام کا بہی یہی مسئلہ تہا مگر ہم یہہ نہین کہہ سکتی کہ لفظ مکر و جعلسازی انکی
دعوی نبوت کیطرف منسوب ہے — اب یہہ امر یقینی ہی کہ بت پرستی کا معدوم
کرنا اور خدا تعالی واحد مطلق کے عبادت کا ایسی قوم مین بنا ڈالنا جو نہایت درجہ کے
بت پرستی تہی اور خدا کو بالکل بہول گئے تہی حقیقت مین ایسا کام ہے جسکی واسطی خدا تعالی نے
نبی معتبر کیا ہو — یہہ بہی امر یقینی ہے کہ آنحضرت نے
عرب مین خدا تعالی واحد مطلق کے عبادت قایم کے اور اوس
ملک سی بت پرستی ایسی معدوم کردے کہ وہ ایک ہزار برس
کے عرصہ سے اب تک پہر کبہی کسیطرح سے نہین ظاہر
ہوئے لیکن برخلاف اس کی جب عیسائیون مین پہر بت پرستے
پہلے نواونکی اوس فرقی سے جسی غلبہ حاصل ہوگیا

تہا بت شکنون کو بدمذہبی کا صرف اسوا سطی الزام لگا یا کہ اونہون نی اون کے بنا ئی ہوئی بتونکو توڑ ڈالا[٥١] ——— آنحضرت کے اون حکمون کے سوای جن مین بت پرستی کی بیخ کنی کا حکم ہے سب حکمون مین اخلاص اور مددگاری باہمی کی تاکید ہی اور اس مذہب کے بڑی بڑی دشمن بہی اس بات کی مقر ہین کہ آنحضرت نی قرآن شریف مین ان حکمون کے باب مین بہت مدد و شد کیا ہی ——— اون تمام قصص اور روایات مین جنکا قرآن شریف مین مذکور ہی اور جو عربون کی رسم کی موافق استعارون سے پر ہین کسی پر عیسائی اسقدر طعن نہین کرتی جیسا ذکر معراج[٥٢] پر کرتی ہین ان نکتہ چینون کو خیال کرنا چاہئی کہ یہہ قصہ ایک جو برابر بہی اوس قصہ کی مقابل مین خلاف عقل اور ناممکن الوقوع نہین معلوم ہوتا جس مین یہہ لکھا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو شیطان جنگل مین بہکا کر لیگیا ——— ترجمہ عبارت قصہ مذکور الصدر یہہ شیطان حضرت عیسی علیہ السلام کو ایک نہایت بلند پہاڑ پر لیگیا اور اونہین تمام سرزمین کے بادشاہون کی شان و شوکت دکہائی[٥٣] حقیقت حال یہہ ہی کہ بیان معراج تمام استعارات سے پر ہی اور اون استعارات کی شرح یہہ ہی البراق سے بجلی مراد ہی جو برقی مادّی سی بہی زیادہ تیز رو ہی اور وہ نور کا زینہ جسپر سے آنحضرت اور حضرت جبرئیل آسمان پر چڑہے وہ خیال سے مراد ہی کیونکہ خیال ایسے چیز ہے کہ اسکی وسیلہ سے ہم تمام آسمانون پر پہونچ جاتی ہین اور خدا کی تخت یعنی عرش تک جا پہونچتی ہین ... [illegible] ہو جاتا ہی اور وہ عجیب مرغ جسکی آواز سنی ہی خدا تعالی خوش ہوتا ہے

اور

٥١ جب ایرانی ملک بلکہ شرقی [illegible] رفتہ رفتہ چہارم [illegible] شکن کو اونکی خاندانی [illegible] سی ایسا پایا [illegible] قسطنطنیہ طرف سے [illegible] سلطنت [illegible] وہ اپنی [illegible] قسطنطنیہ [illegible] انگلستان مین [illegible] تخت پر [illegible] مجلس [illegible] کیا اور [illegible] دوبارہ قائم ہونیکا حکم دیا ۱۲ مولف

٥٢ واقعات عمری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۲۶ دیکہو ۱۲ مولف

٥٣ سینٹ متہیو صاحب کے انجیل باب ۴ صفحہ ۸ ۱۲ مولف

اور جسکی صدا نہ کبھی آدمی نی سنی اور نہ اوسکی وہم وخیال مین آئی اس سی مراد صلحائے کی دعا ہی باقی چیزون کا بھی یہی حال ہی علاوہ اسکی ہم پہونچتی ہین کہ انحضرت صلعم کے احادیث کی باب مین ہم استعارات وغیرہ کی تاویل کیون نکرین جب ہم یہہ دیکھتی ہین کہ ہزارون عیسائی فقیہہ اپنے مذہب کے صدہا مسئلون مین اس قسم کی تاویلین کرتی ہین تاکہ بیہودگی کا الزام اون سی رفع ہو چنانچہ اوس نبی کا تمام قصہ دیکھو جس مین لکھا ہی کہ خدا ایتعالی جہوٹ کی دیوتا سی اس باب مین صلاح کرتا تہا کہ آہب یعنی حضرت ایوب کو کون فریب دیگا فقرات انجیل — اور خدا نی کہا کہ کون آہب کو سمجہائیگا کہ وہ اوپر جائی اور رمیتہ گلی اڈین مارا جائی ایک فرشتہ نی کچہہ صلاح دی اور دوسرے نی کچہہ اور آخر الامر خدا ایتعالی کی سامنی ایک فرشتہ آنکر کہڑا ہوا اور کہنی لگا کہ مین اوسی سمجہاونگا خدا نی اوس سی پوچہا کہ کیونکر سمجہائیگا فرشتہ نی جواب دیا کہ مین جاونگا اور تمام نبیون کی منہہ سی جہوٹ بلواونگا خدا نی کہا کہ تو اوسی سمجہا لیگا اور کامیاب ہوگا جا اور ایسا کر کیا حضرت سلیمان کی تمام مقولات کی یہہ تاویل نہین کے گئی کہ اون سے حضرت عیسی کی محبت اپنی مذہب کیطرف پائی جاتی ہی اسی طرح سی عہد جدید مین جب حضرت عیسی اپنے تئین انگور کی بیل اور راستہ اور دروازہ کہتی ہین اور یہہ فرماتی ہین کہ خبز اور خمر میرا جسم اور خون ہے کیا اسمین استعارا نہین ہی استعارے کی انکار سی ایک بڑی بڑی طرح کی بت پرستی اون عیسائیون مین پہیل گئی ہی جو رومن کتہلک طریقہ رکہتی ہین اس مسئلہ کو ٹرین سٹیشن سے اپشن یا مسئلہ خمرے

۱ سلاطین باب ۲۲ ورس ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲

یوحنا ۱۵

انجیل یوحنا ۱۴

۱۰

اور خبزی کہتی ہین ہماری نزدیک یہہ بات انصاف کے خلاف معلوم ہوتی ہے ہم
اہل اسلام کو اون کی ایسی مسئلون ہین جو بظاہر عقل سے کے خلاف معلوم
ہوتی ہین تاویل کی اجازت ندین ہماری رائی ہین اونکی مذہب ہین کوئی مسئلہ
ایسا خوفناک اور بیہودہ نہین ہے جیسے عیسائیونکا خمری اور خبزی مسئلہ ہے
جس ہین ایک روٹی کا ٹکڑا جسپر کیساہی جاہل اور شریر عیسائی پادری چند لفظ
پڑھکر پھونک دی اوس سے وہ قرین خدا بنجاتا ہی جس نے تمام عالم پیدا کیا آنحضرت
پر یہہ بہی اعتراض ہی کہ پہلی آپنے یہہ بیان کیا کہ ہین اہل عرب کو کوئی نیا
مذہب نہین سکہانیکا بلکہ اونکو حضرت ابراہیم کا قدیم مذہب دوبارہ تلقین کرونگا
اور یہہ مذہب وہ تہا کہ جو حضرت ابراہیم کی بعد حضرت اسمعیل ابو الاعراب نے
سکہایا تہا مگر آنحضرت نی حقیقت ہین ایک نئی مذہب کی بنیاد ڈالی اور ہذا
خلاف بیانی کے لیکن اگر صرف اوسی مذہب کو نیا مذہب کہتی ہون کہ جسمین
پہلی مذہب سے اصول عبادت اور احکام شرعی بہی خلاف ہون تو یقینی نہ حضرت
موسی علیہ السلام کا مذہب نیا ہی اور نہ حضرت عیسی علیہ السلام کا نہ آنحضرت کا حضرت
موسی کے مذہب ہین سوا اسکی کوئی اور بات نئی نتہی کہ آپنے حضرت آدم علیہ السلام اور
حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہ السلام اور اسمعیل
علیہ السلام کی مذہب کے مسئلونکو فقط زیادہ مدد شدسی بیان کیاہی اور وہ مسئلہ یہہ تہے
کہ صرف ایک خدا کی پرستش کرو اور جان و دل سی اوسکی حکم مانون اور اوسکی محبت رکہو او

معاملات باہمی اسطرح کرو جس مین سب کا فائدہ منظور ہو اور جسطرح خدا
نی فرمایا ہی چنانچہ حضرت عیسی نی فرمایا ہی کہ خدا کو سب چیزون سی زیادہ چاہو
اور اپنی ذات اور ہمسایون سی بڑی محبت رکھنی یہی بڑا قانون ہی اور تمام
نبیون اور حضرت موسی عم نی بنی اسرائیل کو جو مذہب سکہایا اوس مین صرف
یہہ قانون تہی کہ خدائی لایزال کے پرستش کرو اور اوسکی محبت رکہو اور ایک
دوسری کو چاہو اور اسی سبب سے حضرت عیسیٰ کا مذہب بہی نیا نہ تہا بلکہ وہی تہے
جو موسی نی آپ سی پہلی تلقین کیا تہا لیکن صرف فرق یہہ تہا کہ حضرت عیسیٰ نی معاملات
باہمی کو زیادہ مدو شد سی ادا کیا تہا اور یہہ عمدہ فائدہ مقرر کیا ہی کہ جس فائدہ
کو نہایت کمینہ اور جاہل سی جاہل آدمی بہی خوب سمجہہ جائیگا اور جب وہ اوسکی برخلاف
کریگا تو وہ یہہ جان جائیگا کہ اب سے مینے اوس قانونکی برعکس کے اور وہ حکم یہہ ہے
اور اون کی ساتہہ تم وہی معاملات کرو جو تم یہہ چاہو کہ وہ لوگ ہمسی کرین جب
حضرت عیسی علیہ السلام نی خروج کیا اوس زمانہ مین تمام یہودیہ کے رہنی والی یہودی نہایت بدچلن تہے
اور انمین خود غرضی اور خود پسندی مدت سی پہیل گئے تہی اور اونکی پادری اور باشندگان
شہر دونون مین سے لالچ اور لوٹ اور بی انصافی اور ظلم کی اور کچہہ باقی نرہا تہا اور وہ چند ظاہری رسوم
مذہب مین مستغرق ہوکر اصول مذہب کو بالکل بہول گئی تہی اللہ تعالی نے حضرت عیسیٰ کو جب پیدا کیا تو اوس سے خاص غرض یہہ تہی
کہ وہ موسائیونکو پہر راہ راست پر لادین اور یہہ بات حضرت عیسیٰ کی مسئلون سے صاف ظاہر ہی اونی فکر کرنی سے یہہ
بات معلوم ہو جاتی ہی کہ مذہب عیسائی مین اسواسطی نکلا تہا کہ حضرت موسی علیہ السلام کی مذہب کو دوبارہ بحال

گردی — انحضرت کا کام صرف یہہ ہی نہ تہا کہ آپ مسائل مذہب اور معاملات
باہمی کا بہت مدو شد سی حکم دین بلکہ آپکا یہہ بہی کام تہا کہ آپ خداتعالی واحد مطلق کے
پرستش قایم کرین کیونکہ جس قوم مین آپ پیدا ہوئی وہ دونون باتون مین گمراہ ہے
لہذا آپکا ارادہ یہی تہا کہ آپ حضرت اسمعیل ابو الاعراب کا مذہب جو صرف خداتعالی
واحد مطلق کے پرستش تہے پہیلائین اور اس سبب سی یہہ بات خوب ثابت ہوجاتی ہی کہ
انحضرت نی جو اہل عرب سی یہہ کہا کہ مین تمہین نیا مذہب نہین سکہاتا بلکہ وہ قدیم مذہب
سکہاتا ہون جسکی تمکو تمہاری جدامجد حضرت اسمعیل نی دعوت کی تہی یہہ سچ ہی بولا
تہا ہم سوال کرتی ہین کہ کیا ہم یہہ خیال کرسکتی ہین کہ وہ شخص جسنی ایسی بڑی اور
پائدار اصلاح اپنی ملک مین کی اور حقیر اور ذلیل بت پرستی کی جای جسمین اوسکے
اہل ملک سالہا سال سی مستغرق تہی خداتعالی واحد مطلق کی پرستش قایم کی اور جسنے
قتل اطفال معدوم کردیا اور قمار بازی اور شراب خواری کہ جو اصل اصول بد وضعی
سی ہی بدرویہ گی کی ممانعت کی اور جس نی پہلی کی نسبت کم نی بیان کرنیکا حکم دیا
ہم پہر سوال کرتی ہین کہ کیا ہم ایسی بڑی مصلح مذہب کو صرف فریبی کہہ سکتی ہین
یا یہہ کہہ سکتی ہین کہ تمام اوسکا دور مکاری اور دغابازیکا زمانہ تہا (معاذ الله) نہین ہرگز نہین کہہ سکتے
یقینی آپکے نیت بخیر ہوگی اور ارادہ نیک اور یہی باعث ہوگا کہ جس نی آپکو اپنے
دعوی پر ہمیشہ مستقل رکہا اور کبہی آپسے کسی طرح کی خامی ظاہر نہین ہوئی اور کبہی
آپ نے اپنی کسی بڑی دوست یا عزیز قریب سے ایسی بات نہین کہی کہ جو آپکے دعوی نبوت

کے

کو مضر ہو جیسی آپ نی حضرت خدیجہ الکبری سی اپنی وحی کا مضمون بیان کیا اوس
وقت سی اوس دم تک کہ جب آپنی عایشہ صدیقہ کی گود مین وفات پائی آپ ہمیشہ
اپنی دعوی نبوت پر قایم رہی ـــــــ یقینی جو شخص پارسا اور صاف باطن ہو اور
اپنی خالق پر اعتماد کلی رکہتا ہو اور جسن نی رسوم مذہب مین بہت بڑی اصلاح کے
ہو وہ شخص حقیقت مین ایک آلہ ہی جو خدا تعالی کی ہاتہہ مین ہی اور ممکن ہے
کہ ہم اوسی یہہ کہین کہ وہ خدا کیطرف سی رسول تہا اگرچہ آنحضرت خدا کی بالکل
کامل بندی نہین تہی اور فرمانبرداری تام سی اوسکی احکام بجا نلاتی تہی مگر اسمین
شک نہین کہ وہ بہی منجملہ اور صلحا کی تہی اور خدا تعالی کی وفادار بندون مین
سی تہی کسواسطی ہم یہہ یقین نکرین کہ آپ اپنی ملک اور زمانہ مین واعظ حق اور
صدق تہی اور اللہ تعالی نی آپکو اسواسطی بہیجا تہا کہ وہ اپنی ہم قومون کو خدا تعالی
کی وحدانیت اور پاکی سکہائین اور اونکی واسطی ایسی ملکی اور باہمی قانون
مقرر کرین جو اونکی واسطہ بہتر اور لایق ہون ـــــــ اسمین شک نہین کہ آنحضرت
کو اپنی رسالت کا خوب یقین تہا اور وہ یہہ جانتی تہی کہ مجکو خدا تعالی نی نبی
مقرر کیا ہی اور آپنی اپنی زمانہ نبوت مین اپنی ملک مین بہت اچہی اصلاح کی گو کہ
اوس مین کچہہ نقص نہین اور آپکا یقین نبوت بی بنیاد محض نہ تہا ـــــــ اگرچہ
لوگ آپس مین بہ طعن و تشنیع پیش آتی تہی اور آپکو بہت تکلیفین دیتی تہی لیکن اوسپر
بہی آپنے دعوی نبوت ترک نکیا اور اہل عرب کو خدا تعالی کی وحدانیت اور حقیقت

تلقین فرماتی رہی اور اپنی ہم قومونکی دہمکیون اور ایذا رسانیکی کچھہ پرواہ نکی —
آپ جو مسائل وعظ فرمائی ہین وہ ایسی پر تہذیب اور مفید تہی کہ اہل عرب نے اونکی
مثل ابتک کبھی نہ سنی تہے — نہ آپ کچھہ دینوی حکومت چاہتی تہی اور نہ بادشاہانہ
فضیلت — آپ صرف یہہ چاہتی تہی کہ میری ہم قوم مجھی وعظ وپند سی باز
رکھنی مین کوشش نکرین اور مجھی اجازت دین کہ مین لوگون کو وعظ و نصیحت
کرکی راہ راست پر لاؤن آپکی خواہش یہہ تہی کہ آدمی انصاف کیطرف راغب ہون
اور رحم کرنا سیکہین اور خدا تعالی کے فرمانبرداری کرین اور اوسکی سامنی عجز اور
انکسار کرین اور جیسی سب مذہبون مین لکہا ہی اوسیطرح آپنی فرمایا کہ قیامت
آئیگی اور مردی اوٹہین گے اور منصف اور ظالم دونون کا انصاف ہوگا —
اب آنحضرت اور آپکی ذلیل معتقدین مین مقابلہ کرو دیکہو تیمور نے اصفہان مین کیا
کیا اور نادر شاہ نی دہلی مین اور اون کمبختون کو دیکہو آنحضرت کے مقابل مین جنہون
نی ہماری زمانہ مین کالوس اور سپرس اور کسندر اجزیرون کو ویران کردیا جب کوئی
بادشاہ اہل مشرق مین سی فتح مند ہوتا ہی اور کسی قلعہ مین داخل ہوتا ہی تو گویا اوس
کا یہہ داخل ہوتا ایک قتل عام کا حکم ہے مسلح اور غیر مسلح اور گنہگار اور بی گنہہ سب قتل
ہوتی ہین آنحضرت صرف اپنی بدسلوکیونکا عوض لیتی تہی اور چند گنہگارونکی سوا سبکو
امن دیتی تہی اور ان مجرمون مین سی بہی اکثر لوگونکی خطا معاف کردیتی تہی اور آپنی
خانہ خدا کو بتون سی پاک کیا اور ان عمدہ لفظون سے جنکا ترجمہ یہہ ہے — صدق آیا اور دروغگو

جانا رہنا چاہی ۳۶۰ بت جو سیدہی کہڑی تہی ایک دوسری کی بعد توڑ ڈالی اور جب آپ اپنا مطلب حاصل کرچکی تب آپنی اپنی اوس فتح مند ہم نام کیطرح جو اس زمانہ مین ہوا ہی اپنا تخت اپنی فتح کی ہوئی شہر مین قایم نکیا آپنے اپنا نام باقی رکہنی کیواسطے یہان کوئی محل نبایا جو اس خانہ خدا کی برابر کہڑا ہوتا آپ پہر اوسی شہر کو چلی گئے جسمین آپکی باپ دادا رہتی تہی اور جو آپکی قوم کا دار الحکومت اور آپکی مذہب کا درگاہ تہا اور پہر آپ نی اپنی چہوٹی سی مکانمین جاکر رہنا شروع کردیا جو اون لوگونکی مکانون کے پاس واقع تہا جنہون نی مصیبت کی زمانہ مین آپکا ساتہہ دیا تہا فقط

الزام دوم

اپنی اسلام کو شمشیر کے ذریعہ سی رواج دیا اس باعث سی لاکہون آدمیون کا خون ہوا اور ہزارون برباد ہوگئی ہم بیان کرتی ہین کہ یہہ الزام قریب قریب سچ کی ہے اور حقیقت مین بہت سی بت پرست اسبات پر ماری گئی کہ اونہون نی خدا تعالے کی وحدانیت کا اقرار نہین کیا اسکا جواب یہہ ہی کہ جو کچہہ خدا تعالی نی ایکدفعہ حکم کردیا وہ کسی زمانہ مین بی انصافانہ نہین خیال کیا جاسکتا اور چونکہ عیسائیون پر فرض ہے کہ وہ یہہ یقین کرین کہ خدا نی بنی اسرائیل کو اہل کنعان کی قتل کا اونکی بت پرستی کی سبب سے حکم دیا اور آفتاب اور ماہتاب کو ایک جگہہ قایم ہونیکا حکم دیا تاکہ حضرت یوشع روشنی ہی روشنی مین اپنی دشمنونکو قتل کر ڈالین پس اسصورت مین تو اون کو اسبات

کا بہی اقرار کرنا چاہیی کہ اگر انحضرت نی بہی اپنا اسلام تلوار کی ذریعہ سی پہیلایا تو
اسمین کچہہ بہی انصافی نہین کی کیونکہ اگر وہ اس بات کا اقرار نکرینگی تو گویا یہہ بات
کہنی پڑیگی کہ خدا تعالی کو بت پرستی اوس زمانہ مین زیادہ بری معلوم ہوتی تہی اور اب
اتنی بری نہین معلوم ہوتی اور انحضرت کی زمانہ مین حضرت موسیٰ کی زمانہ کے
نسبت یا بنی اسرائیل کی بادشاہون کے نسبت جنکو اور جنکی تمام قوم کو خدا تعالے
نی صدق اس گناہ پر غارت کر دیا خدا تعالی بت پرستی سی کم ناراض تہا یہہ بات
صحیح ہی کہ انحضرت بہت سی لڑائیان لڑی مگر آپکی سب لڑائیان حضرت موسیٰ کے
لڑائیون سی بالکل مختلف تہین کیونکہ آپکی لڑائیان اس مطلب کے واسطی نہ تہین کہ قوم
عرب کو بالکل نیست اور نابود کردین بلکہ اسواسطی تہین کہ تمام عرب کے قوم کو ایک
سلطنت مین شامل کرین اور اون سی بت پرستی چہٹوائین اور اونہین خدا تعالے
واحد مطلق اور خالق کے پرستش سکہائین —— انحضرت کا قاعدہ تہا کہ جو لوگ
ایمان لی آتی تہی آپ اون سے بہت خلق سی پیش آتی تہی اور اونکی بہت خاطر داری
کرتی تہی البتہ سنکرون کو آپ قتل کر ڈالتی تہی مگر ہمیشہ آپنے عورتون اور لڑکون
اور بچون کو قتل سی بچایا ہی القصہ آپنی اپنی معتقدین کو بہت تاکید فرمائی ہے
کہ تم اون لوگون کو تکلیف تک نہ دینا جو قرآن شریف پر ایمان لی آئین بلکہ
اونکو بہائی سمجہنا برخلاف اسکی حضرت موسیٰ سب قومون کو قتل کر ڈالتی تہے
اور نہ کسی پر کوئی شرط پیش کرتی تہی اور نہ کسیکے کوئی شرط مانتی تہی انحضرت نے کبہی

ایسا کام نہین کیا مگر ہان عیسائی بادشاہون نی ایسی حرکتین اکثر کی ہین چنانچہ
ہسپانیہ والون نی دیکہو جب اونہون نی پیرو[۱] اور میکسیکو فتح کیا تو اہل امریکہ پر کیسا ظلم
کیا — قرآن شریف مین ہم کہین یہہ نہین دیکھتی کہ خدا تعالی کی بنسبت ایسی
حکم منسوب ہون جنکو انسان رحم اور انصاف کے خلاف گمان کری مگر توریت مین
منجملہ اور بہت احکام کی یہہ احکام بہی لکہی ہین — اور موسی نی کہا کہ خدا تعالی
کا حکم ہی کہ ہر ایک آدمی اپنی کمر مین تلوار باندہی اور دشمنونکی فوج مین جاوی اور ہر
ایک آدمی اور اوسکی بہائی اور ہر ایک آدمی اوسکی دوست اور ہر ایک آدمی اور
اوسکی ہمسائے[۲] کو قتل کری — حضرت یوشع نے تمام اور ملک اور تمام
بادشاہون کو قتل کر ڈالا اور کسی ذی روح کو بنی اسرائیل کے خدا کی حکم کی موافق
زندہ نچہوڑا[۳] حضرت[۴] سیموئیل نے سال سی کہا جا اور ایملک[۵] قوم کو قتل کر اور تمام چیزین
جو اون پاس ہین وہ سب غارت کردی اور اون مین مرد چہوڑ نہ عورت اور
نہ دودہ پیتا بچہ چہوڑ اور نہ روٹی کہاتا اور نہ بیل چہوڑ نہ اونٹ نہ گدہا اور
نہ بہیڑ — لیکن اون لوگون کی شہرون مین سی جنہین خدا تعالی تی تیری
واسطی میراث بنایا ہی تو کسی ذی روح کو زندہ نہ چہوڑ — اور تو اپنی خدا
کی حکم کے موافق اونہین بالکل نیست اور نابود کردی یعنی ہتہاٹ[۶] قوم کو اور
امر[۷] قوم کو اور کنعانی کو اور اہل حویطی[۸] کو اور جبوراٹ[۹] کو[۱۰] اسیطرح سی حضرت
عیسی نی جو پہاڑ پر نصیحت فرمائی تہی اوسمین اسطرح کی ظلمون کے اجازت کہان ہے

جو اونکی نام مبارک کی بہانہ سی لوگون پر پہنچی یہہ نصیحت سر تا پا رحم اور امن اور محبت

سی بہری ہی اب ہم پوچہتی ہین کہ یہہ ظلم کسکی طرف منسوب ہونی چاہئی جواب آسمان سے

یعنی شاہنشاہ قسطنطین کیطرف جسکو قسطنطین اعظم کہتی ہین وہ اس خطاب کا مستحق

نہ تہا حضرت عیسیٰ کے وفات کی بعد آپکے مقولون کی دو مختلف ترجمی ہوئی اور

انہین انجیل کا نام دیا گیا پہلی انجیل حواریون کے اعتماد پر جاری ہوئی اور دوسرے سلہ

مستطنطین کے —— اس بادشاہ نی صرف اپنی ملک کو استحکام دینی کی لئی مذہب پطرس رسول اور یوحنا

عیسائی اختیار کیا تہا اور پہلا ایسا ظالم تہا کہ اسی لوگ ہیشیر ثانی کہتی تہے اسکی ہان ایک ع

مشہور انجمن تہی جسکو ناشیا بانالٹس کہتی تہی اس مجلس نے پہلے پہل ۳۲۴ء مین حضرت مقتبس نوٹ

عیسیٰ کے خدائی کا مسئلہ نکالا سینٹ ہلیری جو چوتہی صدی مین پواہی ٹیئرز ضلع کا بشپ بابانس

تہا اور اگلی زمانہ کی پادریون مین تہا وہ اون مذہبی تکرارون اور مناقشونکو بہت ناپسند مترجم

کرتا ہی جسکی سبب سے ہزار ہا عیسائی ماری گئی اور اون لوگون سے ظلم ہوا جنہین آپسمین بہائی بنکر رہنا چاہئے

تہا اوسکی الفاظ یہہ ہین —— کہ بڑی افسوس اور خوف کی بات ہی کہ جسقدر ہم لوگون مین

رائین ہین اوسیقدر مسئلی ہین اور جیسا جسکا میلان ہے ویسا ہی اوسکا مذہب ہے اور

جتنی ہم مین خطائین ہین اوتنی ہی ہماری کفر گوئی اور بی ادبی ہے کیونکہ ہم لوگ

مسئلے اپنی دل کے خواہش کے موافق بنا لیتی ہین اور پہر اون مسئلونکو اوسی طرح بناوٹ سے

بیان کر دیتی ہین ہر ایک سال نہین بلکہ ہر مہینی ہم نئی مذہب پوشیدہ گناہون کے

بیان کرنی کی لئی نکال لیتی ہین —— جو ہمنی کہا ہی اوس سے پشیمان ہوتی ہین اور

جو لوگ پشیمان ہوتی ہین ہم اونکی حمایت کرتی ہین اور ہم اون لوگونکو بددعا دیتی ہین
جنکی ہم حمایت کرتی ہین اگر ہم اور لوگونکی مسلونپر چلتی ہین توہم اون مسلون کو
غلط بتاتی ہین اور اگر اور لوگ ہماری مسلون پر چلتی ہین توہم اونہین لغو سمجھتی
ہین اور اسیطرح آپس مین فساد کرتی رہتی ایک دوسریکو برباد کردیا ہی —
قسطنطین نے نایسلی نایشا کونسل مین اجلاس کرکے پادریون کو وہ اختیارات دی
یہہ نتیجہ نکلی اور جنکا حال ذیل مین ہے انہین اختیات کی باعث سی تو صلیبی لڑائیان
مجنون عیسائیون اور بیگناہ ترکون مین ہوئین اور قریب دو سو برس کے
یہہ لڑائیان رہین اور کروڑون انسان ماری گئی انہین اختیارات کی باعث سی
پیپ پسٹ نے غیر اصطباغی عیسائی قتل ہوئی اور ظلم مندرجہ ذیل ہوئی — راین دریا
سی لیسکر یورپ کے شمالی حدون تک لوتہر اور پوپ کے معتقدین قتل ہوی — ہنری ہشتم
اور اوسکی بیٹی مری نی لاکہون آدمی قتل کرائی —— فرانس مین سنیٹ بارتہولومیو
کی عرس کے دن ہزارون پروٹسٹنٹ عیسائی قتل ہوئی اور چالیس برس تک فرانس
اول کے زمانہ سی ہنری چہارم کی پارس مین داخل ہونی تک ہزارہا عیسائی
مارے گئے مجلس انکویزیشن یعنی محکمہ تحقیقات بدعات کی سبب سی ہزارہا
آدمی ماری گئی یہہ قتل اس سبب سی اور بہی زیادہ الزام کے لایق
ہین کہ تحقیقات کی بعد ہوتی تہے اور سرکار کیطرف سی اون کی اجازت
ہوتی تہی اور یہان ہم اور جہگڑونکا تو ذکر نہین کرتی مثلاً اسپین فرعون کا

اختلاف اور بیس برس تک پوپون کا پوپون سی اور بشپون کا بشپون سی بحث
کرنا اور اپنی مذہبی تکرارون کی سبب سی زہر دینا اور قتل کرنا اور لوٹنا اور بارہ سی
زیادہ پوپون کے بڑی بڑی دعوی کرنی بی شبہہ یہہ پوپ بانے زو یا کیلی نیز ویا کلیمنغلا گیولا
سی ہر قسم کی بدی اور شرارت مین زیادہ تہی اور سب مین آخر امر یہہ کہ نئی دنیا
کی ایک کڑور بیس لاکھہ باشندی صلیب کے تلی قتل ہوئی یقینی ہین اسبات کا
اقرار کرنا چاہئی کہ ایسی متواتر اور خوفناک مذہبی لڑائیان کبہی عیسائیون کی سوا
اور کسی قوم مین نہین ہوئین جو چودہ صدیون تک قایم رہی ہون اور کبہی کسی
قوم نی یہان تک کہ بت پرستون تک نے اپنی پر یہہ داغ نہین لگایا کہ اونکی ہاتہہ سے
مذہبی تکرارون کی سبب سے خون کا ایک قطرہ بہی زمین پر گرا ہو ـــــ جورڈ
صاحب فرانسیسی کہتی ہین کہ ہمین سچ بولنی مین کچہہ باک نکرنا چاہئی سچ یہہ ہی کہ
فرانس کی بادشاہون نی مسلمانون کی طریقہ سی مذہب عیسائی کی فرسنیز اور
سبکسنز کی ملکون مین بناو ڈالی اور بعد ازان اوسی طریقہ سی اوسی شمالی ملکون
مین پہیلایا یہی طریقہ یعنی زبردستی ویل ڈن سینز اور ایل بی جن سینز فرقون کی ساتہہ جنہون نے
پوپون کی حکومت کا انکار کیا تہا برتا گیا اور نئی دنیا کی باشندون کی ساتہہ بہی یہی
سلوک کیا گیا ان سب باتون سی یہہ صاف ظاہر ہی کہ ہمین آنحضرت پر یہہ الزام
نہ لگانا چاہئی کہ آپ نی اپنا مذہب زبردستی سی پہیلایا یعنی اور مذہب والون کو اونکی
مذہب پر رہنی کی اجازت ندی کیونکہ آنحضرت یہہ دلیل کر سکتے ہین اور ہر ایک شخص

اپنی نفس کو اس بات کا حکم بنا سکتا ہی کہ اگر زبردستی فی نفسہ جایز نہین ہی تو
ہم اوسی کسی حال مین جایز نہین رکہتی انحضرت یہہ بات بہی کہہ سکتی ہین کہ تمنی
تو چودہوین صدی سی حال کی زمانہ تک زبردستی کا استعمال کیا اور اوس پر
تم یہہ دعوی کرتی ہو کہ ہمنی کوئی ایسا کام نہین کیا جو تعریف کی قابل نہو اس
واسطی تمہین اقرار کرنا چاہئی کہ زبردستی فی نفسہ بری نہین ہے اور اگر مین نی اپنی
رسالت کی پہلی زمانہ مین زبردستی کا استعمال کیا تو بیجا بات کے کیونکہ یہہ دعوے
بیہودہ ہی کہ جو کام پہلی صدی مین برا ہو وہ چوتہی مین اچہا ہو جائی یا جو چیز چوتہی
صدی مین اچہی ہو وہ پہلی مین بری ہو جائی اگی خدا چوتہی صدی مین نئی قانون
بناتا تو یہہ دعوی بیجا ہوتا مسلمانونکی مذہب مین یہہ لکہا ہی کہ تم اور مذہبون کو زبردستی سے
غارت کردو لیکن اوسپر بہی وہ یہہ بات نہین کرتی اور سالہا سال تک اونہون نے
اور مذہبون کو اپنی ملک مین رہنی دیا عیسائیون کو صرف وعظ اور پند کا حکم ہے
لیکن سینکڑون برس سے وہ تلوار اور آگ سی غیر مذہب والونکو غارت کرتی آئی ہین
مسلمانون کا عیسائیونکی مقابل مین بی تعصب ہونا گبین صاحب مشہور مورخ نی
اسطرح لکہا ہی صاحب موصوف کی فقرہ کا ترجمہ یہہ ہی مسلمانونکی ڈاہیون پر انحضرت نے
تقدس کا فتوی دیا تہا مگر انحضرت کی خلفائی اپکی احادیث اور عادات سی ایسے
باتین اخذ کین کہ جن سی اور مذہبون مین دست اندازی کرنا کچہہ ضروری نہ ثابت
ہوتا تہا اور اسی سبب سے اور مذہب والون کا کچہہ مسلمانون سی جنگ وجوی اور

اور مقابلہ نکرنا پڑا ملک عرب آنحضرت کی خدا کا وراثت اور درگاہ تہا لہٰذا آنحضرت نے
اگرہ زمین کی اور قوموں کو اسقدر عزیز نہین جانا اور اونکی باب مین بہت مداخلت
نہین چاہے اسلام مین درست ہے کہ جو مشرک اور بت پرست ہو اور آنحضرت کی نام سے
واقف نہو وہ قتل ہوسکتا ہی مگر اپنی عقلمندیسی انصاف کو فرض کردیا ہی اور اسی سلیے سے
ہندوستان کی مسلمان فتح کرنیوالون نی چند تعصب کے حرکات کے بعد اوس آباد اور ملک سے
ملک کی تمام مندر وغیرہ باقی رکہی — حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت
عیسی علیہما السلام کی امت کو اسلام کی دعوت کی گئی اور اون سی یہہ درخواست کیگئی
کہ آنحضرت کے وحی تمہاری نبیون کی وحی سی کامل تر ہے تم اسکو قبول کرلو لیکن اگر تم
اوسط درجہ کی جزیہ دینیکو ترجیح دو تو تمہین اپنے مذہب کا اختیار ہی ایک لڑائیکا ذکر
ہی کہ وہان بہت سی قیدی مسلمانونکی ہاتہ آئی اور اونہون نی اونہین قتل کا حکم دیا
مگر جب قیدیون نے اسلام قبول کیا تو سب رہا کئی گئے اور عورتون نی بہی اپنی آقاؤنکا
مذہب اختیار کرلیا اور بچون کو بہی اسلام تعلیم کیا گیا اسطرح سے ساری قوم صدق
دل سی ایمان لے آئی ضرور ہی کہ لاکہون اہل ایشیہ اور افریقہ جو مسلمان عربونکی فوج مین
شامل ہین اونہون رغبت سی خدا کی وحدانیت اور آنحضرت کی نبوت کا اقرار کیا
ہوگا زبردستی سی نہین کیا ہوگا خواہ رعیت ہو خواہ غلام خواہ قیدی ہو خواہ گنہگار
جہان دشمنی کلمہ پڑہا اور ختنہ کرایا وہین وہ فتح کرنیوالی مسلم کا برابر دوست بنگیا اور تیرا تک
گناہ کا کفارہ ہوگیا اور ہر طرح کی فرمان بردار اوسکی ذمہ سی ساقط ہوگئی اور وہ جو ادا سکے

تم ہاتہ

قسم تہی کہ تمام عمر مین تجرد کی سی بسر کرونگا وہ قسم اوسکی ذہن سی جاتی رہی اور وہ جو اوسکی
ذات مین لیاقتین تہین اور جنکی اظہار کا تہہا عبادت خانہ مین موقعہ نہ تہا اون کے
اظہار کا وقت آگیا اور صرف ایک آدمی اپنی لیاقت اور ہمت کے موافق اپنی رتبہ کو پہونچ
گیا یہہ جو گبن صاحب نے آنحضرت کے بی تعصب ہونیکا حال بیان کیا ہی اسکا ثبوت
کیواسطی ہم ذیل مین آنحضرت کا فرمان درج کرتی ہین یہہ فرمان ہمنی رچرڈ پوکوک صاحب
مینہہ کی بشپ کی کتاب موسوم بذکر شرقی وغیرہ سی نقل کیا ہی یہہ کتاب ۱۷۴۳ء مین
چہپی تہی اور اوسکی اول جلد کی دوسو اٹہاسی صفحہ مین یہہ فرمان مندرج ہی چونکہ مصنف
صاحب تقوی اور دیانت اور علم مین مشہور ہین اس سے صاف ظاہر ہی کہ اس
فرمان مین سے انہون نی کچہہ تصرف نکیا ہوگا اور وہ فرمان یہہ ہی

فرمان محمدی جو کہ آپنی کوہ سیناہ کی راہبون اور تمام عیسائیون کو عنایت
فرمایا — خدا تعالی بزرگ ہے اور حاکم اوسنی تمام نبی بہیجی ہین اور کبہی اوسنی ناانصافی نہین
کی — وہ نعمتین جو اللہ تعالی نی آدمیون کو عطا کی ہین محمد ابن عبداللہ رسول خدا و حامی
دینی نے اون کی ذریعہ سی یہہ سند اپنی ہم قومون اور امت کے نام لکہدی ہے یہہ قوم عیسائی اور قرابت
کی ساتہہ بہت پختہ اقرار ہی اور ہم مین سے ہر فرد بشر کی ساتہہ وفا کیا جائیگا خواہ عیسائی شریف
ہو خواہ رذیل اور خواہ وہ معزز ہو اور خواہ ذلیل (۱) میری قوم مین سے جو کوئی میری اقرار
اور قسم کو جو اس عہدنامہ مین لکہی ہی توڑیگا اوسنی خدا کا اقرار توڑا اور قسم کی خلاف کیا
اور مذہب سے پہر گیا کیونکہ وہ لعنت کا مستحق ہوا یہہ حکم سب کیواسطی عام ہے

خواہ بادشاہ خواہ غریب خواہ کوئی ہو —— (۲) جب کبھی کوئی راہب سفر
کرتی کرتی کسی پہاڑ یا پہاڑی یا گاؤن یا اور آباد جگہہ یا سمندر یا صحرا یا کسی عبادتخانہ
گرجی یا مہمان سرا مین اکر ٹھہری گا تو مین جان و دل سی اوسکی اور اوسکی اسباب کی
محافظت کرون گا اور ہر طرح کی اوسکو مدد دونگا اور میری ہم قوم بھی اوسکی مدد
کرینگی کیونکہ وہ بھی میری ہی قوم سی ہوگا اور میری عزت کا باعث ہوگا (۳)
علاوہ اسکی مین تمام عمال کو حکم دیتا ہون کہ وہ راہبون سی محصول نہ لین اور
اون پر اسباب مین زبردستی نکرین (۴) کوئی راہبون کی حکام وغیرہ کو تبدیل
کا حکم ندیگا بلکہ وہ اپنی عہدون پر ہمیشہ قایم رہینگی (۵) جب راہب سفر
کرتی ہون تو کوئی اونہین راستہ مین تکلیف ندی (۶) جتنی گرجی اونکی قبضہ
مین ہین کوئی اون گرجون کو اون سی نہ چھینی (۷) جو کوئی ان حکمون مین سی کسی
حکم کو بھی منسوخ کریگا اوسی خوب جان لینا چاہئی کہ اوس نی خدا کی قانون کو منسوخ
کیا (۸) راہبون کی حاکمون اور معتقدون اور نوکرون اور متعلقون سی جزیہ
نہ لیا جائیگا کوئی اونہین اسباب مین نہ ستائی کیونکہ وہ کہین کیون نہون خواہ
سمندر مین ہون خواہ زمین پر خواہ مشرق مین ہون خواہ مغرب مین خواہ شمال
مین ہون خواہ جنوب مین ہین اونکا محافظ ہون کیونکہ وہ اور تمام اونکا مال
اس میری قسم وعدہ و عہد اور فرمان مین شامل ہی (۹) مسلمانون کو چاہئی کہ جو
راہب اس سی تنہا پہاڑون پر رہتی ہین اون سی نہ جزیہ لین نہ عشر اور نہ

جو اونکی

جو اون کے پاس مال ہی اوس سی حصہ لین کیونکہ یہہ لوگ صرف اپنی بسر اوقات
کیواسطہ محنت کرتی ہین ــــ (۱۰) جب ارزانی ہو اور فصل تیار ہو جائے
تو وہان کی باشندون کو ضروری ہی کہ وہ ہر ایک فصل مین سے ان لوگون کو کچھہ کچھہ
دین (۱۱) مسلمان لڑائی کی زمانہ مین بہی ان لوگون کو انکی مکانون مین سے
باہر نہ نکالین اور نہ انہین زبردستی لڑائین اور نہ انسی جزیہ طلب کرین ــــ یہہ
گیارہ فقری صرف راہبون سی متعلق ہین اور آیندہ کی سات فقری عام
عیسائیونکی واسطی لکہی گئی ہین (۱۲) جو عیسائی کہ اہل اسلام کی عملداری مین
رہتی ہین اور اپنی تجارت اور دولت کی سبب سے جزیہ دینی کی لایق ہین اونہین
آدمی بارہ درہم سی زیادہ نہین دینا پڑیگا (۱۳) اوس نی خدا کی حکم کی موافق
اس جزیہ کی سوا اور کچھہ نہ لیا جائیگا اور وہ حکم یہہ ہی ــــ جو لوگ خدا کی کتابون
کی عظمت کرتی ہین اونکو تکلیف نہ دو بلکہ بہت نرمی سی اونہین اپنی تحفہ دو
اور اون سی گفتگو کرو اور اگر کوئی اونہین ستائی تو منع کرو ــــ (۱۴)
اگر کوئی عیسائی عورت کسی مسلمان سی نکاح کری تو مسلمان کو چاہئی کہ اوس کے
امور مذہب مین دست انداز نہو اور اوسی گرجی جانی اور نماز پڑہنی سی باز نہ رکہی
(۱۵) کوئی مسلمان عیسائیون کو انکی گرجونکی مرمت کرنیکی ممانعت نکری
(۱۶) جو کوئی اس فرمانکی برخلاف کام کریگا یا اسکی کسی برخلاف بات کو
یقین کریگا وہ گویا حقیقت مین خدا اور اوس کی نبی سی پہر گیا کیونکہ

یہہ میرا عہد اونکی حفاظت پر مبنی ہے (۷) کوئی مسلمان ان عیسائیون سی جنگ نکری بلکہ برخلاف اسکی اگر کوئی انسی لڑی تو اوسکی حمایت کرین (۸) اس فرمانمین مین حکم دیتا ہون کہ میری قوم مین سے کوئی قیامت تک اس وعدہ کی خلاف کوئی کام نکری

فہرست گواہان

علی ابن ابی طالب عمر ابن عدوی زبیر ابن العوام سعید ابن معاذ — ابوبکر ابن قحافہ عثمان ابن عفان ابی طلق ابن مسعود فضل ابن عباس طلحا ابن خنظلہ طلق ابن عمر — بقلم سردار قایم مقام علی ابن ابو طالب مزین بدستخط و نشانی رسول کریم سلام اللہ علیہ در مسجد نبوی مورخہ ۳ محرم سنہ ۴ ہجری مین جرأت کرتا ہون کہ اس باب مین جو دلایل اور حالات لکہی گئے ہین اونسی ہر ایک منصف آدمی کو یقین ہو جائیگا کہ دوسرا الزام آنحضرت کے نسبت بالکل بی بنیاد اور دروغ ہے فقط

الزام سوم

قرآن شریف مین جنت کا ایسا بیان ہے کہ جسی دنیوی عیاشی مشابہہ ہے — آنحضرت کی نسبت تیسرا الزام یہہ ہے کہ آپنے ایمان لانیوالون اور اپنی پیروان شرع محمدی سے سی جنت کے ایسی نعمتون کا وعدہ کیا ہی جو دنیا کی عیاشی کے مشابہ ہین مگر ذرا فکر کرنیسی یہہ بات معلوم ہو جائیگی کہ جسقدر عیسائی اس امر کو جو معنی خیال کرتی ہین اوسقدر یہہ معنی نہین ہے دیکہو ہمارے ہان لکہا ہی کہ ہماری جسم قیامت کے دن ایسی خوبصورت ہو جائینگے کہ اونکا حسن وہم و خیال سے باہر ہی اور ہماری قوتین اور حواس اسقدر تیز ہو جائینگے کہ اونہین نہایت

۵۲ حضرت نبی جب فرقون کے خود اپنی عمل سے سفارش کی اور اونکی حفاظت کا حکم دیا اس حکمنامہ کو خلیفہ سوم عمر رضی اللہ عنہ نے بھی منظور کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زمانہ مین ... غالباً ...

۵۳ سعد ابن عبادہ و قاسم ابن عبید

درجہ کی خوشیان ہر ہر حواس کے لایق حاصل ہونگی کیونکہ اگر ہم ان قوتون اور حواسون
سی انوکی کام چہڑوادین اور وہ چیزین اونسی لے لین جو اونہین خوش کرتی ہین تو ہمین
ناچار یہی فرض کرنا نہین پڑیگا کہ یہہ طاقتین اور حواس ہمین بی فایدہ عطا ہوئی ہین
بلکہ یہہ بہی ماننا پڑیگا کہ یہہ ہمین ہمیشہ کی ناامیدی اور تکلیف دینیکی لئے ملی ہین کیون کہ
حقیقت مین ہم یہہ فرض کرین کہ اجسام اور روحین ہمین پہر ملین گے اور اگر ہمین ہمارے
کمال کے لایق بدن ملین گے تو روحین بہی ضرور ملین گے تو اوسکی دلیل نہین معلوم ہوتے
کہ کیونکر ایسی چیزین ہمکو نہ ملینگی جنسے قوای انسانی اور حواس کو علاقہ ہی اور جنکی
چکہنی اور دیکہنی سے حواسون اور قوتون کو خوشی ہوتی ہے کیا ایسی خوشیان حاصل کرنے
مین کسی طرحکا گناہ یا شرم یا ذلت بہی عاید ہوسکتی ہے اور اگر اوس خوشی کا حال پوچہو
جسکی باب مین خاص حفاظت کرنیکی بہت تاکید ہی یعنی مباشرت اب ہم پوچہتی ہین
کہ کیا اللہ تعالی نی اس خوشی حاصل کرنیکی طاقت دو نہایت کامل[ف۱] بندون کو نہین
عطا فرمائی تہی اور چونکہ اللہ تعالی نی اونکی واسطی ہر ایک سامان مہیا کیا تہا اور اونہین
ایسی اسباب دئی تہی کہ جنسی وہ بعیش و عشرت بسر کرین لہذا اونکو اوسنی یہہ طاقت دے
کہ وہ نسل انسانی کو ترقی دین — یہہ سچ ہی کہ آنحضرت نی قران شریف مین یہہ
وعدہ کیا ہی کہ مومنونکو عورتین ملین گے اور بہت عمدہ عمدہ باغ ملین گے اور اور طرحکی
نعمتین عطا ہونگی لیکن یہہ غلط ہی کہ آنحضرت نی صرف انہین چیزون کو جنت کے
بہت بڑی نعمت کہا ہو کیونکہ جس طرح روحکو جسم پر فضیلت ہی اسیطرح آپنے جسم کے

واسطی اوسکی لایق نعمتین تجویز کین اور اوسکی وجہ یہہ ہی کہ اوس زمانہ مین اہل عرب
نہایت درجہ کی جاہل تہی اور وہ سوای کہانی اور پینی اور عیاشی کی کسی اور چیز کو
نعمت نہ سمجہتی تہی اسواسطی آپنی اسطرحکی نعمتین بیان کین کہ جنکی لالچ سی اہل عرب
بہت جلدی خدایتعالی واحد مطلق کی عبادت کیطرف راغب ہوجائین چنانچہ یہہ
امر آپکی حدیث سے ثابت ہی لیکن آنحضرت نی روح کیواسطی اوسکی لایق نعمتین تجویز کے
ہین وہ نعمتین یہہ ہین خدا کا دیدار جو سب نعمتون پر فایق ہوگا اور جو خوشی کو
کمال بخشیگا اور جنت کی تمام خوشیان فراموش کرادیگا اور اور جنت کی خوشیان
تو مویشی وغیرہ کو بہی ہونگی ادنی سی ادنی باشندہ بہی اللہ تعالی کی باغ اور حورین
اور سامان اور غلمان ہزار برسکی راہ تک پہیلی ہوئی دیکہیگا مگر اعلی رتبہ کا وہ شخص
ہوگا جسی ہر صبح کو خدایتعالی کا دیدار نصیب ہوگا لہذا یہہ غلط ہی کہ مسلمانون کے
جنت مین صرف کہانی پینی اور جسمانی عیش کے نعمتین ہونگی اور کسی قسم کی نہین
ہونگی اور یہہ بہی غلط ہی کہ اہل اسلام اونہین صرف جسمانی ہی نعمتین یقین کرتی ہین بلکہ
برخلاف اسکی اکثر مسلمان یہہ کہتی ہین کہ یہہ نعمتین ہماری سمجہانی کیلئے اسیطرح بیان
کی گئین ہین اون سی مراد روحانی نعمتین ہین چنانچہ اسیطرح علمای عیسائی بیان
کرتی ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی غزل صرف سہاگ ہی نہین ہی بلکہ
اوس سے حضرت عیسی کے محبت اونکی امت کی ساتہہ مراد ہی ـــــ ہانڈ صاحب
اپنی کتاب موسوم بہ نوٹ ایڈہای کوئیرکارڈک کی اکیسوین صفحہ مین لکہتی ہین

(۱) ایک خواندہ مسلمان نی مجہسی کہا کہ یہہ بہی قرآن شریف سے ثابت ہی کہ حال بکاشفات کی باب مین یہہ بیان کیا گیا ہی اسیطرح استعارات سے ہی جیسی سینٹ جون کی الہام کی کتاب — اور ساوس نی بہی یہہ کہا کہ اکثر علمای مذہب کے اصحاب مین بہی یہہ رائی ہی ایس صاحب کی کتاب موسوم بہ مفر فاتحہ السفر جلد ایک صفحہ ۷ کا حاشیہ ۱۲ مولف

که یهه جو جنت کی جسمانی نعمتون کا بیان هی اونهین اکثر عقلمند مسلمان خیال کرتی هین که وه استعارون مین بیان هی اور وه نعمتین اسطرح اسواسطی بیان کی گئی هین که آدمی کی سمجهه مین آسکین چنانچه اسیطرح انجیل مین بهی انسانکی سمجهانیکواسطی کتنی هی چیزین اس طریقه پر بیان کی گئی هین مراکو کی سفیر کو مینی ایک باغ کی تعریف لکهی اور یهه لکها که وه جنت کی باغ کی مانند هی اوس نی اوسکی جواب مین مجهی لکها که جنت ایسی جگهه هی که اوس سی کوئی چیز دنیا مین مشابه نهین هوسکتی اور نه انکهون نی اوسی دیکها هی اور نه کانون نی اوسکا ذکر سنا اور نه کهین اوسکی شکل کا خیال آدمی کی دلمین آیا اسکی بعد هم هربی لوٹصاحب کی صداقت لکهتی هین صاحب موصوف اپنی کتاب موسومه به بیلیوتهیکا اوریئنٹیلس مین لکهتی هین که مسلمانونکی نزدیک سب مین بڑی خداکی نعمت خدایتعالی کا دیدار هی اور جسکو یهه نور حاصل هوا وه کهین کیون نهو اوسکی نزدیک وهی مقام جنت هی اور صاحب مذکور کی الفاظ یهه هین که اکثر عیسائی جو اهل اسلام سی مناظره کیا کرتی هین وه یهه لکهتی هین که مسلمانونکی نزدیک جنت مین جسمانی خوشیونکی سوا اور کسی قسم کی خوشیان نهین هین مگر یهه اونکا الزام غلط هی —— هماری بیان گذشته سی صاف یهه نتیجه نکلتا هی که انحضرت کی مذهب مین اسقدر جسمانی نعمتون کا ذکر نهین هے جسقدر لوگ اوسپر الزام لگاتی هین اس مین شک نهین هی که اگر عیسائی مذهب کی لحاظ سی اسلام کو دیکهین اور اوسکی ماهیت کو غور کرین تو اهل مشرق کی بعض رسمین اهل یورپ کی نکته چینون کی نزدیک عیب اور بدنما نهٹهرینگی

لیکن اگر ہم ذرا زیادہ گہنی کو کام مین لائین تو بیشک اہل اسلام کو اسقدر الزام
ندینگے ہمین سرزمین اور وہانکی آب وہوا کا بہی لحاظ کرنا چاہئی اور یہہ بہی خیال کرنا
چاہئی کہ اوس قوم کی عادتین کیا نہین — جو لوگ یہہ کہتی ہین کہ آنحضرت نے جو جنت
مین جسمانی عیشونکا ذکر لکہا ہی یہہ گویا اونکی تخضیلیت کا عکس ہے یعنی وہ جسمانی عیش کو
بہت پسند کرتی تہی اور آپ (معاذ اللہ) فریبی اور عیاش نہ تہی اگر اونہون نے قصدًا
ناانصافی نہیان کیے تو اسمین بیشک نہین ہی کہ اونہون نے بڑی غلطی کے ہی کیونکہ آپ
اسکی برخلاف محنت کش اور غریب اور بی سر و سامان آدمی تہی اور اون چیزونکی کچہہ
پروانہ کرتی تہے جنکی لئی لوگ محنت کرتی ہین

الزام چہارم

آپنی ایک سی زیادہ نکاح کا حکم دیکر بدرویگی کو جائز کردیا — مشرق مین بہت سی
نکاح کرنیکی رسم حضرت ابراہیم کیوقت سی چلی آتی تہے اور یہہ بات انجیل کے
بہت سی فقرونسی ثابت ہی کہ یہہ رسم اوس آپکی کی زمانہ مین بہی بری نہ خیال کیجاتی تہے
ہم ان فقرون کو ضرور اس بابمین نقل کرینگے — پلوٹارک صاحب لکہتی ہین کہ
قدیم اہل یونان کے ہان بہت سی نکاح کرنی جائز تہی مگر شرط یہہ تہی کہ اگر سپاہی جوان
ہون اور ایک جگہہ سی کہین اور بہی جائین تب وہ نکاح کرین افلاطون اور یورپ کے
پاک دیندار حکیمون نے بہی ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی جواز مین کتابین لکہین — قدیم اہل روما
حد سی زیادہ مہذب تہی اگرچہ اونکو ایک سی زیادہ شادی کرنیکی ممانعت نہ تہی لیکن اونہون
نی کبہی زیادہ شادیان نہین کین کہتی ہین اول مارکس انٹونی اس رسم کو ترک کیا اور بیبیان کے

تہین اوس زمانہ سی اکثر اہل روما تہی اوڈوشی ہیشن اور اولو رسیس اور ارگدیس بادشاہون
کی زمانہ تک ایک سی زیادہ شادیان کرتی ہی لیکن آرگیڈیس نے پہلی پہل سنہ ۳۹۳ع
مین اس امر کی ممانعت کا قانون جاری کیا تہا بعد ازان ارکیدی اس ویلن ٹینین
بادشاہ نی منادی کرائی کہ میری رعیت مین سی جسکا جی چاہی جتنی بی بیان کری کچہہ
ممانعت نہین ہے اور اوس زمانہ کی مذہبی تاریخ سی بہی یہہ بات ثابت نہین کہ کسی پادری نے
اس حکم پر اعتراز کیا ہو وین ٹینی انیس کون سٹنٹس ابن قسطنطین اعظم کی بہت
سی بیبیان تہین کلوٹیر بادشاہ فرانس اور ہنری برٹش اور ہیری کس اوسکی دونون
بیٹی ان سب کی ہان ایک سی زیادہ بیبیان تہین ان بادشاہونکی علاوہ سینٹ ارسس
حین سمس لکہتاہی کہ پی پن اور شارلی من کے ہان بہی بہت سے بیبیان تہین ہا سوای اسکے
اشخاص مندرجہ ذیل کے ہان ہے اس سی زیادہ بیبیان تہین لوتہیر اور اوسکا بیٹا آرلو انف شہنشاہ
جرمن ۸۸۸ع فریڈرگ باربروسا اور شارلی من کا ایک بیٹا اور فلپ تہے اوڈی ٹنس بادشاہ فرانس
اور فرنگ کی متقدمین بادشاہونمین جنہون نے کئی کئی جوروان ایک ہی زمانہ مین رکہین اور یہہ
بادشاہ تہی گون ٹران گاری برٹ سیجی برٹ چل پرک گون ٹرین کے حرم سرا مین تین
وفی انیڈا مرکٹرود اوسٹری جلبڈ ٹرجلڈی بی بیان تہین اور وہ کہتا تہا کہ یہہ میرے شرعی بیبیان
ہین اور کیری برٹ کی ہان مرفلیڈا مارکوفسا تہیو دوجلڈ الی بیان تہین ڈی نیل صاحب پادری خود
مقر ہین کہ فرانس کے بادشاہ بہت سے بیبیان کیا کرتی تہی اور اونکو اصحاب کا بہی انکار نہین ہے کہ
ڈیگوبرٹ اول کی تین بیبیان تہین اور پادری صاحب موصوف کو یہہ بہی اقراری کہ

تہوڈوبرٹ نی ڈٹری سی اوس حال مین شادی کی کہ جب اوس کا خاوند موجود
تہا اور جب اوسکی ماں ذری جلدی اسکی بی بی موجود تہی اور صاحب موصوف یہہ بہی
لکھتی ہین کہ تہیوڈوبرٹ نی اپنی چچا کلوٹیر کی نقل کے جنہی کربوڈومر ہوا سی تین جورو نکلے
ہوتی نکاح کیا تہا —— مولف صاحب جغرافیہ مدنی کی علم سی ایک سی زیادہ بی بیان
مجتمع کرنیکی دلیل کو لکھتی ہین کہ گرم ملکون مین عورتین آٹھہ یا نو یا دس برس کی عمر مین
شادیکی لایق ہوجاتی ہین بس اونکی شادی اور بچپن دونو ہم زمانہ ہوتی ہین اور وہ
بیس برس کی عمر مین بڈہی ہوجاتی ہین لہذا حسن کی زمانہ مین اونہین عقل نہین
ہوتی جبتک اون کا حسن یہہ چاہتا ہی کہ مین حکمرانی کرون عدم موجودگی عقل
اوسکی مانع ہی ہوئی اور جب عقل آجاتی ہی تو حسن نہین رہتا لہذا ناچار یہہ عورتین
آزاد نہین ہوسکتین کیونکہ بڑہاپی مین عقل اونہین وہ حکومت نہین دلواسکتی
جو جوانی اور حسن دونون حاصل کرین اسواسطی ان ملکون مین جہان ایک سی زیادہ
نکاح کی ممانعت نہین ہے یہہ بات کچہہ تعجب کی نہین ہی کہ لوگ ایک سی زیادہ عورتین
جمع کرتی ہین اور ایک کو چہوڑتی ہین اور دوسری کرتی ہین اور سب سے نکاح جائز
سمجہتی ہین —— اور معتدل ملکون مین جہان عورتون کا حسن دیرپا ہی اور
جہان عورتین بڑی عمر مین بالغہ ہوتی ہین اور بچی جنتی ہین اور اونکی خاوندونکا
بڑہاپا بہی اونکی بڑہاپی کی ساتہہ آتا ہی اور چونکہ اونہین اپنی شادی کیوقت
عقل و علم زیادہ ہوتا ہی اگرچہ وہ علم صرف اون کی کبرسنی کی سبب سے کیون نہو اس

سبب سی مرد و عورت مین ایک قسم کی مساوات ہو جاتی ہی اور یہی سبب
ہی کہ وہان ایک نکاح کرنیکا دستور ہو گیا ہی خدا تعالی نی مردون کو عقل اور
طاقت جسمانی سی عورتون پر فوق دیا ہی اور انہین دونون عقل و طاقت کی
سوا اور کوئی فضیلت نہین دی اللہ تعالی نی عورتون کو حسن عطا کیا ہی اور
یہہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ جب اونکا حسن جاتا رہی تو اونکا اختیار بہی مردون
پر سی جاتا ہی لیکن گرم ولایتون مین حسن صرف شروع جوانی مین ہوتا ہی اور
جون جون عمر زیادہ ہوتی جاتی ہی حسن مین کمی ہوتی جاتی ہی —— لہذا یہہ
قانون کہ آدمی کو ایک جورو کرنی چاہی خاصیت ملکی کے لحاظ سی صرف یورپ کے
واسطی مناسب ہے ایشیہ کیواسطی مناسب نہین ہی یہی دلیل ہی کہ اسلام ایسے
آسانی سی ایشیہ مین پہیل گیا اور یورپ مین ایسی مشکل سی پہیلا یہی دلیل ہی کہ
مذہب عیسائی یورپ مین پایا جاتا ہی اور ایشیہ سی معدوم ہو گیا اور آخر
الامر یہی دلیل ہی کہ اہل اسلام کی چلن مین اسقدر ترقی پائی جاتی ہی اور عیسائیون
مین اس قدر کم سیزر کی بیان سی معلوم ہوتا ہی کہ قدیم زمانہ مین ہماری باپ
دادا کی ہان یہہ رسم تہی کہ دس بارہ آدمیون مین ایک جورو ہوتی تہی ——
جب بعسن کیتہلک پادری انگلستان کے قدیم باشندون مین آئی تو اونہون نے
تجرد کی نہایت تعریف کی اور یہہ تعلیم کیا کہ بیوہ سی نکاح کرنا گویا دو جورو ان
کرنی ہین اور پادریون کی نزدیک گناہ ہی آخر کار ہم لوگ —— اہل جرمن کیطرح

ایک جورو کرنی لگی دی سی لٹس صاحب کی کتاب موسومہ بہ دی ہوری بس جرمن نورم
اب اگی ایک سی زیادہ نکاح کرنیکی جواز کی باب مین کوئی پوچہی تو انجیل کے مندرجہ ذیل فقرات
دیکھنی سے معلوم ہو جائیگا کہ ایک سی زیادہ نکاحون کو صرف خدا تعالی پسند نہین کرتا بلکہ
برکت دینی کا وعدہ کرتا ہی اور فقرات مذکور الصدر یہہ ہین کتاب پیدایش باب تیس
صفحہ ۵ درس ۲۲ — ایک زوڈس باب ۲ صفحہ ۵ درس ۱۱ — ڈیو دورگسانی باب ۱۷
صفحہ ۵ درس ۱۷ — ۱ شیموئیل باب ایک صفحہ ۵ درس ۱ اور ۲ و ۱۱ و مینش ۲ اشموئیل باب ۵ ۲
صفحہ ۵ درس ۲ ۱۴ و ۳ ۱۴ — ۲ اشموئیل باب ۱۲ صفحہ ۵ درس ۸ — ۲ شموئیل باب ۵ صفحہ ۵ درس
۱۳ — ۲ باب ۸ صفحہ ۵ درس ۳۰ — ۳ باب ۱۰ صفحہ ۵ درس ۴ — ججز باب ۱۲ صفحہ ۵ درس ۹ و ۱۴
حضرت ابراہیم اور حضرت حاجرہ کی بیان مین سینٹ گبری سوسٹم صاحب لکھتی ہین
کہ یہہ چیزین اوس زمانہ مین منع نہ تہین اسی طرح سی سینٹ اگسٹین صاحب
لکھتی ہین کہ ایک سی زیادہ نکاح کرنی کے رسم کچہہ الزام کی لایق نہ تہی بلکہ
اوس زمانہ مین فرض تہی اور اب عیاشی ہے اوس زمانہ مین زیادہ نکاح
کرنی کی ممانعت اسواسطی نہ تہی کہ اللہ تعالی کو انسان کی نسل کے ترقی منظور
تہی سنہ ۷۲۶ع مین یونی فٹس صاحب جرمنی کی پادری نی پوپ گرگری سے
مسئلہ پوچہا کہ آدمی کو کس حالت مین دو بیبیان کرنے جائز ہین ؟ تو اوس نے
یہہ جواب دیا اگر جورو کو کوئی ایسی بیماری ہو کہ خاوند اوس سے مباشرت
نکر سکے تو اوس صورت مین خاوند کو دوسرا نکاح کرنا درست ہے لیکن اس شرط پر

کہ بیمار جورو کی ہر طرح خبر گیری کرتا رہی — عیسائیون نی خود بہت سی کتابین بہت سے
بی بیبیان مجتمع کرنیکی جواز مین لکھی ہین بُرنارڈو — اوکینس نے جو فرقہ کپُی چِن کے جنرل
تہی سولہوین صدی کی وسط مین اِس رسم کی اچہا ہونی مین ایک کتاب لکھی ہے اور اسی
زمانہ مین ایک اور شخص نے بہی اسی مضمون پر جواب مضمون لکھا ہی اس جواب
مضمون کی لکھنی والی کا اصلی نام لائی سپرس تہا مگر اوس نے اپنی جواب مضمونکا تخلص
تہیِ اوفِیلس الیتونینس اختیار کر لیا تہا — سیلڈن صاحب اپنی کتاب موسوم یوکزر ہیبر ایکا مین
ثابت کرتی ہین کہ بہت سے بیبیان مجتمع کرنی صرف یہودیون ہی مین جائز نہ تہین بلکہ تمام
قومون مین بہی جائز تہین — مگر سب مین بڑا مشہور آدمی جو ایک سی زیادہ عورتین جمع
کرنیکی رسم کی حمایت کرتا ہی جان ملٹن تہا اس شخص نے اپنی کتاب موسوم بہ جواب مضمون درباب
مذہب عیسائی مین اس امر کی ثبوت مین انجیل کے بہت سے فقرے نقل کئے ہین صاحب موصوف
لکہتی ہین — کہ علاوہ اسکی خدا تعالی نی اپنی تئین ایک استعارہ کی حکایت لازی کیل باب
۲۳) مین ایک مرد بنایا ہی جس نے آہولا اور آہولیا دو بیبیون سے نکاح کیا اگر یہہ رسم اصل
مین بری ہوتی تو خدا تعالی سے اپنے بنسبت استعارہ مین بہی اس رسم کو کبہی نہ اختیار
کرتا — جس رسم کی انجیل مین ممانعت نہو ہم اوس کو کس دلیل سے برا اور ذلیل
کہین کیونکہ انجیل نے کسی ملکی قانون کو جو اوس سی پہلی رائج تہا برا نہین کہا
انجیل مین صرف یہہ حکم ہے کہ ایلڈر اور ڈیگن یا درے نہ لوگ بنائین جائین
جو صرف ایک جورو رکہتی ہون ا تموتہے باب ۳ صفحہ ۵ درس ۲

اور ہشوتہی تم باب ورس ١٢ اسکی یہہ معنی نہین ہین کہ ایک سی زیادہ نکاح کرنا
گناہ ہی کیونکہ اگر گناہ ہوتا تو یہہ حکم سب کیواسطی عام ہوتا صرف پادریون ہین کیواسطے
ہوتا اس حکم مین یہہ حکمت ہی کہ ایک جوروو والی دنیا کی کاروبار مین اسقدر گرفتار
نہونگی جتنا کہ زیادہ جوروو والی اس لئی یہہ لوگ گرجی کا کام بخوبی کرسکینگے اور چونکہ
اس فقری کی موافق کئی بیبیان مجتمع کرنیکی صرف پادریون کو ممانعت ہی اور
اور لوگون کو نہین ہی اور یہہ ممانعت ہی کچھہ گناہ ہونیکی سبب سی نہین ہی
اسلئی جب ہمنی اوپر بیان کیا اس سی یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ سبکو ایک سی زیادہ بیبیان
جمع کرنیکی اجازت ہی اور اکثر لوگون نی اس رسم کو اختیار کیا ہی آخر الامر مین
ایرانیون کی تیرہ باب پانچ صفحہ چار ورس کے موافق اسطرح دلیل کرتا ہون ج
ایک سی زیادہ بیبیان جمع کرنی یا نکاح یا حرام کاری یا زنا ہو سکتا ہی حضرت
موسیٰ نی کوئی جھوٹی صورت بیان نہین کی اکثر ہماری نبیون نی ایک سی زیادہ
بیبیان مجتمع کی ہین لہذا مجھی یقین ہی کہ کوئی ایسی بی ادبی نکریگا کہ اس رسم
کو حرام یا زنا ٹھہرائی کیونکہ انجیل مین لکھا ہی کہ حرام کارون اور زانیون کو اللہ
تعالے سزا دیگا اور خدا تعالی فرماتا ہی کہ نبی لوگون کا مین خود محافظ ہون پس
ایک سی زیادہ بیبیان جمع کرنی نکاح ٹھہرا اور نکاح ہر طرح حلال اور درست ہے
اور حضرت موسی ہی فرماتی ہین کہ نکاح کرنا بہت اچھا ہی اور گناہ نہین ہی —
لہذا آنحضرت نی اوس رسم کو جائز کیا کہ جو رسم صرف عمدہ ہی نہ تہی بلکہ جسکو خدا نے

اپنی قدیم کتاب مین مبارک فرمایا تہا اور پہر اپنی جدید کتاب مین بہی جائز فرمایا
کہ جائز ہی اور عمدہ — لہذا ہم آنحضرت پر ہرگز یہہ الزام نہین لگا سکتی کہ آپنے ایک
سی زیادہ بیبیان جمع کرنی مین کچہہ برائی نہین کی —— وہ لوگ جو کہ بیبیان
مجتمع کرنیکو منع کرتی ہین اونکی دلیلین یہہ ہین وہ کہتی ہین کہ اس رسم سی خاوند
اور زوجہ مین مرتبہ کی مساوات جاتی رہتی ہین اور محبت کامل نہین ہوتی
اور اسکی سبب سے خانگی جہگڑون اور حسد کی بنیاد قایم ہوتی ہی اہل مغرب یہہ جو
خیال کرتی ہین کہ جس شخص کے حرم سرا مین بہت سی بیبیان مجتمع ہوتی ہونگی وہ
اون پر بہت خود سری سی حکومت کرتا ہوگا یہہ اونکی غلطی ہی اور چونکہ جو اہل مشرق
اہل ایشیہ کی رسمون سی واقف نہین ہین اسواسطی اونہین ایسا خیال ہوتا ہے
جو اہل مشرق افلاس کے باعث سی ایک بی بی سی زیادہ نہین کرسکتی اور جو
مرد نیک ہین وہان حال بالکل برعکس ہے یہہ اکثر ہوتا ہی کہ جس شخص کے بہت سی
بیبیان ہوتی ہین ایک اونمین سبکی حاکم ہوتی ہی اور خاوند پر روکن مین حکومت
کرتی ہی وہ لوگ جنہون نی اہل مشرق کی مصنفون کے ایسی کتابین پڑہی ہین جنمین
وہانکی رسم ورواج کا کچہہ حال ہی اونہین فوراً معلوم ہو جائیگا کہ یہہ جو اہل مغرب کا
خیال ہی کہ دنیا کی اوس حصہ کی عورتون پر بڑی ظلم ہوتی ہین یہہ اونکا وہم ہی اب
وکنس صاحب کہتی ہین کہ انگلستان کے لوگ اسکی سوا اور کچہہ نہین جانتی کہ اہل مشرق
کی عورتین ہر ایک جگہہ اپنی خاوندون کی لوڈیان ہین اور جس حرم سرا اونمین وہ

رہتی ہین وہ اون ہین قید خانون سی کم نہین مگر صاحب موصوف اس بات سے
انکار کرتی ہین اور یہہ ثابت کرتی ہین کہ مسلمانون کے عورتین بہت بااختیار ہوتی
ہین حرم سرا کی قید خانہ ہونیکا تو کیا ذکر ہے بلکہ وہ اونکی واسطی ایک ایسا مقام آزادی
ہی جہان اونکا خاوند بہی ایک اجنبی آدمی معلوم ہوتا ہی — جونہین خاوند دہلیز پر قدم
رکہتا ہی وہین اوسی معلوم ہوجاتا ہی کہ مین آقا اور مالک خانہ نہین ہون بچی اور نوکر
اور لونڈی غلام سب بی بی کی تابعداری کرتی ہین القصہ تمام گہر مین وہی بڑی ہوتی
ہی اگر اوسکا مزاج درست ہے تو گہر مین خوشی ہوتی ہے اور اگر اوسکا مزاج بگڑا ہوا ہوتا ہے
تو سب گہر مین لرزان اور ترسان ہوتی ہین اَسّی یا ساٹھہ برس کا عرصہ ہوا کہ مرزا ابو
طالب خان ایک لکہنو کے امیر زادی انگلستان مین آئی تہی اونہون نے ہماری عادات خانگی اور
رسوم کو بہت غور سی دیکہا اور دریافت کیا اونہون نے ایک کتاب انگلستان کے
سیر اور حالات کی باب مین لکہی اور چہپوائی چنانچہ اوسکا انگریزی مین بہی ترجمہ ہوگیا ہے
وہ بہت بدلائل یہہ بات لکہتی ہین کہ مسلمانون کے عورتون کو اہل یورپ کے عورتون کے
نسبت بہت زیادہ اختیارات اور آزادی حاصل ہے اور یہہ جو مین خیال تہا کہ کئی
بیبیان جمع کرنی سی عورتون پر بہت ظلم ہوتا ہوگا اونہون نے اس فقرہ کی لکہنی سی یہہ
حال ہماری دل سی بہلا دیا — فقرہ یہہ ہے جسقدر مجہی تجربہ ہی اوس سے مین جانتا
ہون کہ دو بیبیون کے پاس رہنی سی دو شیرون کے ساتہہ رہنا بہت آسان ہے پنسپر صاحب کی بہی
یہی رای ہے وہ کہتی ہین کہ اہل یورپ کا یہہ خیال غلط ہی کہ اہل اسلام کی شادی کے

حالت اور عیسائیون کے شادیکی حالت مین بہت فرق ہی — مجہی عرب مین جاکر کچہہ
ایسا فرق نہین معلوم ہوا وہان کی عورتین ایسی ہی آزاد اور خوش ہین جیسی کہ یورپ کے
ہوسکتی ہین اسمین شک نہین کہ مسلمانون مین کئی عورتین جمع کرنی جائز ہین اور ہمارے
ملکے عورتون کو اس پر بہت حیرت اور تاسف ہوتا ہی لیکن اہل عرب اکثر چار بیبیان
کرنی اور بہت سی حرمون سی عشرت کرینکی رسم کا فائدہ کم اوٹہاتی ہین — عیاش امرائے
سوا اور کوئی اتنی بیبیان نہین کرتا اور سنجیدہ لوگ اونکی اس حرکت سی خوش نہین ہوتے
دانا آدمی یہہ خیال کرتی ہین کہ اس رسم سی ہمین کچہہ آرام نہین بلکہ تکلیف ہی شرع کے
موافق خاوند پر فرض ہے کہ وہ اپنی بیبیون سی اونکی لیاقت کی موافق پیش آئی اور اون
مین تحفہ وہدایا برابر تقسیم کری مگر اکثر مسلمان اس حکم سی بہت ناراض ہین اور اس
طرح کی عیاشی مین اہل عرب کا بہت خرچ ہوتا ہی اور اسی باعث سی اکثر اہل عرب
مفلس ہوتی ہین — یہہ جو لوگ کہتی ہین کہ کثرت ازدواج سے جیسی اصل محبت
رکہتی ہین خاوند اور زوجہ مین نہین ہوتے اسکا حال یہہ ہے کہ اگر ہماری ملک مین
کثرت ازدواج جائز ہوتی تو صرف امرا ہی کو ہوتی — کیونکہ اسمین خرچ پڑتا ہی ہمکو شبہہ
یہہ ہی کہ جتنی اب اہل عرب یورپ کے امرا کی خاوند اور زوجہ مین کم محبت ہوتی ہے
دوسری یا تیسری نکاح مین اس سے بہی کم ہونی ممکن ہے یا نہین یہانکی امرا مین یہہ رسم ہے
کہ بیبیونکی واسطی شادیکی وقت کچہہ روپیہ مقرر کردیتی ہین اور اون کی واسطی
ایک نگہبان رکہتی ہین اور کمرہ آراستہ کرتے ہین ضرور ہے کہ ان رسمون سے

وہ بی غرضانہ محبت اور اخلاص جاتا رہتا ہوگا جو غریب آدمیون مین ہوتا ہے
ہماری ملک کے امرا مین ازواج کی خرید و فروخت اون ملکون کی بنسبت زیادہ ہوتی ہے
جہان کثرت ازواج جائز ہی —— اہل یورپ یہہ جو خیال کرتی ہین کہ کثرت
ازواج سی محبت خالص جاتی رہتی ہی یہہ اونکا خیال اوسی بیہودہ تعصب کی سبب سے
ہی کہ جس سے وہ یہہ خیال کرتی ہین کہ آزادی اور خوشی انگلستان کے قدیم باشندون
ہین کو حاصل تہی —— اگر کثرت ازواج مین اتنی ہی خرابیان ہوتین جتنی لوگ
بیان کرتی ہین اور اوس مین مصیبتین زیادہ ہوتین اور راحتین کم تو یہہ رسم دنیا
کی اسقدر بڑی حصہ مین کبہی رایج نہوتی جہان علم و فضل نی بہت کم ترقی پائی ہے —

باب ششم در منتخب آیات قرآن شریف باب خاص ذکر خیرات

جو کوئی اپنا روپیہ سود مین لگائیگا اور یہہ چاہیگا کہ مین اورون کی مال سے
اپنی تئین ترقی دون خدا تعالی ہرگز اوسکی بہتری نکریگا لیکن جو کوئی خیرات دیگا
اور یہہ نیت کریگا کہ مجہی اللہ تعالی کا دیدار نصیب ہو اوسکا وہ مال دوچند
ہوجائیگا —— پس خدا کا خوف کرو اور اوسکی احکام سنو اور اون کی متابعت
کرو اور اپنی فلاح کیواسطی خیرات دو کیونکہ جو لوگ اپنی طمع و حرص سی بچتی ہین وہ
بہتری پاوینگی —— جو لوگ اپنا مال رات و دن خفیہ اور علانیہ دیتی ہین وہ

اللہ تعالی کیطرف سی اوسکا عوض پاوینگے —— نہ اللہ تعالی اونہین خوف
مین ڈالیگا اور نہ غم مین —— جو کچہہ تم للہ دیتی ہو اور جو کچہہ تم سچ بولتی ہو اللہ تعالی
سب جانتا ہی بگروہ لوگ جو نامنصف ہین اونکا کوئی مددگار نہوگا —— تمہین
چاہئی کہ خیرات ظاہر دو اور یہہ اچہی بات ہی اور تمہین چاہئی کہ خیرات پوشیدہ
دو اور یہہ ہی بہتر ہی اس سی تمہین فائدہ ہوگا اور تمہاری گناہ دور ہونگی اللہ تعالی
تمہاری تمام کامون سی واقف ہی —— مومنین اور اونکی جزا اگر وہ لوگ جو یقین
کرتی ہین اور نیک کام کرتی ہین (ہم کسی پر ایسا بوجہ نڈالینگے کہ وہ اوٹہا نسکین اور وہ بوجہ اوسکی طاقت
سی باہر ہو) جنت مین جائینگی اور وہان ہمیشہ رہینگی —— ہم اونکی دلون سے
تمام رنج و تکلیفات کی خیالات بہلاوینگی دریا اونکی پیرون مین بہین گے اور
اور وہ کہین گے اور حمد اوس خدا کو جو ہمین یہان لایا اگر خدا یتعالی ہماری رہنمائی نکرتا تو ہمین کیسے یہہ راہ نہ معلوم ہوتے
یقینی خدا تعالی کی تمام نبیون نی ہم سی سچ کہا تہا —— اور ان لوگون کو ایک
اواز آئی گی کہ یہہ فردوس ہی اور تم اپنی اعمال کے سبب سے اسکی وارث بنگئی ہو —— گروہ
لوگ جو ایمان لائی ہین اور جنہون نی نیک کام کئی ہین ہم اونہین ایسی باغون مین
لیجائینگی کہ جنکی نیچی دریا بہتی ہین یہان وہ ہمیشہ رہینگی ان باغون مین اونہین
ہم نہایت پاکیزہ اور خوبرو عورتین دینگی اور ہم اونہین ایسی درختون کی سایون
مین لیجاینگے جو ہمیشہ سایہ دار رہتی ہین ——

مخلوقات

وہ خدا یتعالی ہی ہے جس نی آسمانون کو بی ستون پیدا کیا اور استوا فرمایا اپنی عرش پر

اور آفتاب اور ماہتاب کی لئی قوانین مقرر کئی ہر ایک ان دونون مین سی اپنی مقام
مقصود کیطرف چلتا ہی وہ سب چیزون پر حکم کرتا ہی اور اوسنی اپنی علامات بخوبی ظاہر کے
ہین تاکہ تمہین خوب یقین ہو کہ ہم خدا تعالی سی ملین گے — اوس (خدا تعالی نی) آسمان و
زمین اسواسطی خلق فرمائی ہی کہ میری صدق ظاہر ہو ہمین چاہئے کہ ہم اوسی سب اله باطلہ سے
جنہین لوگ اوسکے ساتھہ شریک کرتی ہین زیادہ تر بلند سمجہین — کیا تمہین حقیقت مین
اوس خدا کا یقین نہین جسنی دو دن مین زمین کو خلق فرمایا ہی اور تم اوسکی ساتھہ
اور شریک شامل کرتی ہو تمام جہانون کا خالق وہ ہے — اور اوس نے زمین پر مضبوط
پہاڑ قایم اور بلند کئی ہین اور اوس نے اوسی برکت دی ہی اور سب جگہہ اوسپر چار دن
مین خوراک پہیلائی ہے — بعد ازان اوسنی اپنی تئین آسمانکی طرف متوجہ کیا جو
اتبک صرف دہوان تہا اور بعد ازان اوس نے آسمان و زمین کیطرف خطاب کیا
اور کہا خواہ تمہاری مرضی ہو یا نہو مگر فرمان پذیر آو اون دونون نے جواب دیا کہ ہم فرمان
پذیر ہین اور فرمانبردار ہین — سوای اوسکی کوئی خدا نہین ہے اور وہ ہی خدای جاوید ہے
اور بی زوال ہے نہ اوسی نیند آتی ہے اور نہ وہ سوتا ہی جو کچہہ آسمانون مین ہے اور جو کچہہ زمین پر
ہے وہ سب اوسکا ہی کون ایسا ہی جو اوسکی اجازت بغیر اوسکی کامون مین دخل دی آسمانون
اور زمینون سے پہلے کیا چیز تہی اور اوسکی بعد کیا ہوگی وہ خوب جانتا ہی کوئی اوسکی علم مین
سی ایکذرہ برابر بہی نہین سمجہہ سکتا سوا اوسکی جو کہ وہ سمجہنا چاہتا ہی آسمان اور زمین
سب سے اوسکا تخت اونچا ہی اور ان دونون کی قایم رکہنی مین اوسی کچہہ تکلیف نہین پڑتی

خدا تعالی بلند ہی اور صاحب قوت ہی جو کچھ آسمان و زمین میں ہی خدا تعالی کی صفت
اور ثنا کرتا ہی وہ طاقت ور اور دانا ہی آسمان و زمین کی سلطنت اوسکی ہی وہی
زندہ کرتا ہی اور وہی مردہ اور وہی طاقت والا ہی اور وہی اول ہے اور وہی آخر و وے
ظاہر ہی وہی پوشیدہ اور وہ سب چیزیں جانتا ہی وہ وہی ہی جسنی زمین و آسمان چھہ
دنمیں پیدا کئی اور بعد از ان عرش پر مستوی ہوا جو چیز زمین پر آتی ہی اور جو چیز زمین
سی جاتی ہے اور جو چیز آسمان سی اوترتی ہی اور جو چیز آسمان پر چڑہتی ہی سبکو خدا تعالی
جانتا ہے تم کوئی کیوں نہو خدا تعالی تمہاری ساتھہ ہی کیونکہ جو تم کرتی ہو وہ دیکھتا ہی آسمان
و زمین کی بادشاہت خدا کی ہی اور تمام چیزیں خدا کیطرف رجوع کرتی ہیں وہی دن
بعد رات لاتا ہی اور رات کی بعد دن اور وہ انسان کی دلکی بات جانتا ہی —

خدا تعالی خدا تعالی خالق مخلوقات رحیم و رحمن حاکم روز قیامت کو حمد سزاوا
ہی ہم تیری ہی پرستش کرتی ہیں اور تجہی سی مدد چاہتی ہیں ہمیں راہ راست کیطرف
لیجا اور اون لوگونکا رستہ دکہلا جن پر تونی رحم کیا ہی اور اون لوگون کا رستہ نہ دکہلا
جن پر تونی غضب کیا ہی اور جو غلطی پر ہیں — کہہ تو خدا تعالی واحد ہی اور
بے نیاز ہی نہ اوسکی ہاں کوئی پیدا ہوا ہی اور نہ وہ کسیکی ہاں پیدا ہوا ہی نہ کوئی اوسکا
نظیر ہی اللہ تعالی بادشاہ ہی اور برکت والا ہی اور وہ سب چیز پر قادر ہی زندگی اور
موت اوسنی پیدا کئی ہی تا کہ یہہ دیکہی کہ تم میں سی کون سا آدمی نیکو کار ہی وہ
طاقت ور ہی اور بخشنے والا اوس نی سات آسمان اسطرح پر خلق کیے ہیں کہ ایک کی بعد

دوسرا واقعہ ہی خدا ایتعالی رحیم کی مخلوقات مین کوئی عیب نہین پا سکتا تو
سب چیزون کو دیکھی جا اور تو تھکہہ جائیگا — کیا تجھی یہہ نہین معلوم کہ جو
کچھہ آسمان اور زمین مین ہی خدا ایتعالی سب جانتا ہی تین آدمیون مین کوئی ایسے
تقریر نہین ہوتی جسمین چوتھا خدا ایتعالی شامل نہو اور پانچ آدمیون مین کوئی ایسے
تقریر نہین ہوتی جسمین چھٹا خدا ایتعالی نہو خواہ ان سی زیادہ آدمی ہون خواہ اسنے
کم مگر خدا ایتعالی ہر جا اونکی ساتھہ ہوتا ہی اور وہ قیامت کے دن ہر ایک آدمی کی تمام
کام بتاویگا کیونکہ وہ سب چیزین جانتا ہی — سب پوشیدہ چیزون کے
کنجیان خدا ایتعالی کی پاس ہین اوسکی سوا کوئی اون کا حال نہین جانتا جو خشکی پر
ہی اور جو تری مین ہی وہ سب جانتا ہی اگر ایک پتا بہی جہڑی تو اوسکی اوسکو خبر
ہوتی ہی — نہ کوئی سبز چیز ہی اور نہ خشک اور نہ زمین کی تاریک غارون مین
کوئی ایسا دانہ ہی کہ جو کتاب مبین مین نہ لکھا ہو — شان و شوکت اوسکی
واسطی ہی اور وہی سب سے جو شی بلند ہی ساتون آسمان و زمین اور تمام چیزین
جو اون مین ہین اوسکی تعریف کرتی ہین — کوئی ایسی چیز نہین ہی کہ جس سی اللہ
تعالی کی قدرت ظاہر نہو مگر ان چیزونکی تعریف کرنی تم سمجہہ نہین سکتی زمین و آسمانون
کی اسرار خدا ایتعالی ہی جانتا ہی دیکھو اور صرف اوسیکی حکم مانو — خدا ایتعالے
کی سوا انسان کا کوئی محافظہ نہین ہے اور نہ کسی اور کو اوسکی ہان ہی مین دخل ہے
— جو چیز آسمان و زمین پر ہی وہ سب خدا کی ہی جو تمہاری دلونمین ہی خواہ تم

اوسی ظاہر کرو یا چھپاؤ خدا تعالی بیشک تم سی اوسکا حساب لیگا ــــ جب
تم یہہ قسم کہاؤ کہ ہم نیکوکاری کرینگی اور خدا سی ڈرینگی اور خلقت کو امن پہونچاینگی
تو خدا کی قسم نکہاؤ کیونکہ خدا تعالی سنتا ہی اور جانتا ہی ــــ اگر تمہارے
قسم مین کوئی غلطی واقع ہوگی تو اوسکی سبب سی خدا تعالی تمہین سزا دیگا لیکن
اگر تمنی کوئی بدی دلکی ارادہ سی کی ہی تو سزا پاؤگی خدا تعالی رحمٰن و رحیم ہی ــــ
آسمانون و زمین کی اسرار خدا تعالی جانتا ہی سب چیزین اوسکی طرف اعادہ
کرینگی بس اوسکی عبادت کرو اور اوس پہ وثوق کرو تیرا خدا تیری کامون سے
غافل نہین ہے ــــ ای لوگو تم فقرا ہو مگر خدا تعالی امیر ہی اور تعریف کے
لایق ہی ــــ کس نی تمہاری واسطی زمین و آسمان بنائی قوت سامع اور
باصرہ کس کی اختیار مین ہی کون مردون سی زندہ پیدا کرتا ہی اور زندون سی
مردی یقینی لوگ جواب دینگی کہ وہ خدا ہی پہر تم کہو کہ کیا تم ایسی خدا سی بہی نہین
ڈرتی ــــ کیا کوئی شخص عظمت چاہتا ہی تمام عظمت خدا مین ہی ہر ایک اچہی بات
خدا تعالی کی پاس پہونچتی ہی اور ہر نیک کام کو وہ بلندی دیتا ہی مگر جو شخص ظلم کرنیکی
تجویز کرتا ہی اور جو لوگ اس قسم کی باتین کرتی ہین خدا تعالی اونکی ان تجویزونکو خراب
کر دیتا ہی لوگ کہتی ہین کہ خدا تعالی رحیم کی ہان بیٹہا ہی تمنی بڑی بی ادبی کی کچہہ تعجب نہین ہے
کہ اس خطا پر زمین و آسمان شق ہو جاوین اور پہاڑ ٹکڑی ٹکڑی ہو کر گر پڑین کیونکہ
یہہ لوگ خدای رحیم کیطرف بیٹی کا ہونا منسوب کرتی ہین اور یہہ بات اوسکی شان سی بعید ہے

نہ اوسکی ماں بیٹا ہو یقینی آسمان و زمین پر کوئی ایسا نہین ہے کہ جو خدا تعالی پاس
اوسکا بندہ بنکر نجاوی —— کون راحت پائیگا اور کس پر مصیبت آئیگی قسم ہی اوس رات
کی جو اپنا نقاب پہلاتی ہی قسم ہے اوسدن کی جو روشن ہے قسم ہی اوس شخص کے کہ جسنی
عورت اور مرد پیدا کئی یقینی تمہاری مختلف خواہشین ہین مگر جو شخص خیرات دیتا ہے
اور خدا سی ڈرتا ہی اور صلح کی بات مانتا ہی ہم اوسپر راحت کا رستہ آسان کرینگے
مگر جو شخص حریص ہے اور دولت پر راغب ہے اور وہ خدا کا ہونا جھوٹ جانتا ہی ہم
اوسپر جلد مصیبت لائینگی —— وہ خدا ہی کہ جسنی تمہاری واسطی زمین کے بنیاد استوار
کی اور اوسپر آسمان بنائی اور تمہین خلق کیا اور تمہاری شکل اچھی بنائی یہی خدا تعالی
تمہارا مالک ہے بس خدا تعالی برکت والا ہی اور تمام جہانون کا مالک ہے اور وہ زندہ ہی اور
اوسکی سوا کوئی اور خدا نہین ہے لہذا تم اوسکو پکارو اور صدق اوسکی عبادت کرو وہ
وہ ہی جو زندگی اور موت دیتا ہی اور جب وہ ایک کام کا حکم دیتا ہی تو فرماتا ہی کہ ہو جا
وہ چیز ہو جاتی ہے

ناشکری انسان بنسبت خدا

قسم ہی ہنہنانیوالی گھوڑون کی اور لڑائیکی گھوڑ نکی جو آگ کی شعلون کو روندڈالتی
ہین اور پاش پاش کردیتی ہین اور جو صبح کو حملہ کرتی ہین اور میدان جنگ کے گرد اوڑاتی
ہین اور گروہون کی وسط مین پہنچ جاتی ہین حقیقت مین آدمی اپنی خدا کی ناشکری
کرتا ہی اور اسپر اوسکا وہ خود گواہ ہی اور یقینی وہ اس دنیا کی بہتری کو پسند کرتا ہی افسوس
وہ نہین جانتا کہ جسدن قبرسی مردی اوٹھینگے اور جو آدمیونکے دلونمین ہی وہ ظاہر کیا جائیگا

یقینی اوسدن اونکا خدا اونکی سب کامون سی آگاہ ہو جاویگا ——

روز قیامت

اوس دن (آخر دن) صور پہینکے گا اور تمام آدمی جو زمین پر ہونگی ڈر جائینگی مگر وہ
شخص نہین ڈرنیگا جسپر خدا اپنا کرم کریگا اور بچائیگا اور سب آدمی اوس پاس
عاجزی کرتی ہوئی آئین گے — اور تو دیکہی گا کہ وہ پہاڑ جنہین مضبوط خیال کرتا ہی
بادلون کے مانند پہٹ جاوینگی یہہ خدا کا کام ہی جو ہر بات کا حکم کرتا ہی تمہاری سب
کامون سے وہ خوب واقف ہی —— اور جب زمین زلزلونکی سبب
تہرائیگی اور اپنی بوجون کو گرادیگی اور آدمی چلائینگی کہ یہہ زمین پر کیا
صدمہ ہی —— اوس دن وہ اپنی چیزین ظاہر کرینگی کیونکہ اللہ تعالی
نی یقینی اوس مین چیز بہی بہر دی ہوگی —— اوس دن انسان کی گروہ
کی گروہ اپنا کام دیکہنی آئین گے اور جس نے ایک ذرہ برابر بہی نیکی کے
ہوگی وہ اپنی نیکی دیکہیگا اور جس نے ایک ذرہ برابر بہی بدی کی ہوگے
وہ اپنی بدی دیکہیگا جسدن آسمان شق ہو جاوین گے اور ستارے
ادہر ادہر پہیل جاوین گے اور سب سمندر آپس مین مل جاوینگے
اور جس دن قبرین تہ و بالا ہو جاوین گے اوس دن ہر ایک آدمی اپنی قدیم زمانہ
کی اور حال کے زمانہ کی کام دیکہی گا —— مگر جب صور کے
ایک آواز نکلے گی اور زمین اور پہاڑ بلند ہو جاوین گے اور

دونوا ایک ہی دفعہ ٹوٹ کر خاک مین ملجاوینگی اوس دن جو مصیبت آنیوالی ہے
وہ یکایک آجاویگی اور آسمان شق ہو جاویگا کیونکہ اوسدن وہ ترقی والا بنجاویگا
اوسدن تم خدا کی سامنی لائی جاؤگی اور تمہارا کوئی پوشیدہ کام چھپا نہین
رہیگا ——— جسدن آفتاب[١] بنگ دیا جایگا اور جسدن ستاری گر پڑینگی اور جسدن
پہاڑ فنا ہو جاوینگی اور جسدن وہ اونٹنیان[٢] جنکو دس دس مہینہ کا حمل ہو گا
اونکی بہی کوئی خبر نہین لینی کا ——— اور جسدن تمام صحرائی[٣] درندی مجتمع کئے
جاوینگی ——— اور جسدن سمندرون کا پانی کہولنی لگیگا اور جوش زن ہو گا
اور جسدن روحین پہر اپنی جسمون مین چلی جائینگے اور جسدن لڑکیان[٤] جو زندہ
دفن کی گئی ہین اون کے باب مین پرسش ہوگی کہ یہہ کس گناہ پر ماری گئین ———
اور جسدن قرآن شریف کی ورق کہولی جاوینگی اور جسدن جنت کہولی جاویگی
اور جسدن دوزخ تیز کیجاویگی اور جسدن جنت نزدیک لائی جاویگی ———
اوس دن ہر ایک آدمی کو اپنا کام معلوم ہو گا ———————

مہربانی اور مہمان نوازی کا حکم

اپنی والدین کی فرمانبرداری کرو اور اقرباؤن سی بلطف پیش آؤ اور یتیمون اور
غریبون اور ہمسایون خواہ وہ رشتہ دار ہون اور خواہ نئی آنیوالی اور ساتہہ والی مسافرون
اور راہگیرون اور غلامون پر مہربانی کرو ——— علاوہ اسکی ہمنی انسان کو

حکم کیا ہی کہ اپنی ماں و باپ سی بخلق پیش آئی جب اوسکی ماں نی اوسی جنا تو
کیسی تکلیف اوٹھائی اور اوسکی پالنی مین کیسی تکلیفین اوٹھائین اور اوسکی
جننی اور دودہ چہڑانی تک تین مہینی کیسی تکلیف اوٹھائی اور جب اوسمین طاقت
آجاتی ہی اور وہ چالیس برس کا ہوجاتا ہی تو کہتا ہی ای خدا مجہہ سی اپنی اون
عنایتون کا شکر کرا جو تونی مجہپر کی ہین اور میری ماں باپ پر کی ہین ——

قرآن شریف

وہ شخص برکت والہ جسنی الفرقان (روشن کنندہ) اپنی بندی پر نازل کیا کہ وہ
تمام مخلوقات کو متنبہہ کردی وہ آسمان و زمین کا بادشاہ ہی اوسکی ہاں بیٹا نہین
ہی اور نہ اوسکی سلطنت مین کوئی شریک ہی تمام چیزین اوس ہی خلق کی ہین
اور اونکی مقدار مقرر کی ہین قسم ہی غروب ہونی والہ ستارہ کی کہ تمہارا دوست محمد
غلطی پر نہین ہی اور نہ غلطی کرتا ہی اور نہ وہ کوئی اپنی دل سی بات کہتا ہی قرآن شریف
اوسپر وحی ہوکر نازل ہوا ہی ایک شخص طاقت والی اور دانائی وہ اوسی سکہایا ہے
جب تم آگ روشن کرتی ہو تو کیا یہہ جانتی ہو کہ تمنی آگ روشن کی جس درخت کے
لکڑیکو جلانی سی آگ حاصل ہوئی وہ درخت تمنی بنایا تہا یا ہمنی —— ہمنی اس آگ
کی روشن کرنی سی ایک نصیحت اور جنگل کی رستہ چلنی والون کی واسطی ایک
فائدہ مراد رکہا ہی اسواسطی تو اپنی خدا کی نام کی تعریف کر سوای اسکی مین ستارونکے
غروب ہونیکی قسم کہاتا ہون اور اگر تم اوسے سمجہو تو یہہ بڑی قسم ہی کہ یہہ سچا

قران ہی اور اصل قرآن جسکی یہہ نقل ہے وہ خداکی لوح محفوظ مین موجود ہے
اوس شخص کو قرآن چھونا چاہئی جو بی وضو ہو یہہ خداتیعالی خالق مخلوقات
کیطرف سی الہام ہے

خرید وفروخت مین وزن پورا ہونا چاہیئے

لعنت ہی اون لوگون پر جو وزن مین کمی کرتی ہین اور جب اوروں سے
تول کر لیتی ہین تو پورا لیتی ہین اور جب اونکی ہاتہہ تولکر بیچتی ہین تو اونہین کم دیتی
ہین کیا اونہین یہہ خیال نہین کہ وہ پہر زندہ کئی جاوین گے اور وہ بڑا دن آئیگا
جب تمام انسان خداتیعالی مالک ملک کی سامنی کہڑی ہون گی خداتیعالی رحیم
نی اپنی بندہ کو قرآن شریف تعلیم کیا ہی اور آدمی کو خلق کیا ہی اور اوسے
زبان سی کلام کرنا سکہایا ہی —— آفتاب اور مہتاب ہر ایک کیواسطی
وقت مقرر ہی اور اشجار خداتیعالی کو سجدہ کرتی ہین —— اور آسمان کو
خداتیعالی نی بلند کیا ہی اور وسی اسواسطی تلا ہوا رکہا ہی کہ تم بہی اپنی تول
مین فرق نکرو لہذا تم ایمان داری تولو اور وزن مین کمی نکرو اَلْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ
وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ وَتَكُونُ الْجِبَالُ
كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ وَأَمَّا مَنْ
خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ نَارٌ حَامِيَةٌ وہ وہ دن ہے کہ جسدن آدمی پریشان

پروانون کی مانند ہونگی اور پہاڑ ایسی ہونگی جیسی دہنکی ہوئی روئی کی گالی تب
جن شخصون کی تول پوری ہوگی اونکو ایسی زندگی ہوگی جس سے وہ خوش ہونگی اور وہ
شخص جسکی تولین کم ہونگی اوسکی رہنی کی جگہہ غار ہونگی اور تجہی کون سمجہائیگا کہ غار دوزخ
کیسا خوفناک ہی یقینی وہ ایک جوش مارنی والی آگ ہی **محمد صلی اللہ علیہ وسلم**

(**نزول قرآن بر آنحضرت**) ہمنی تجہی (محمدؐ آخر زمان) دینی کیواسطی یہہ قرآن
تجہپر نازل نہین کیا بلکہ اسواسطی نازل کیا ہی کہ اون لوگون کیواسطی عبرت ہے جو خوف کرتی
ہین — یہہ اوس خدا کیطرف کا پیغام ہی جس نے زمین اور بلند آسمانون کو پیدا کیا ہے
خدا تعالی رحمان اور رحیم عرش پر مستوی ہی — جو کچہہ آسمانون پر ہی اور جو کچہہ زمین پر
ہی اور جو کچہہ ان دونون کی بیچ مین ہے اور جو کچہہ زمین کے نیچی ہے وہ سب خدا تعالی کا ہے
تجہی پکارنیکی حاجت نہین ہے کیونکہ وہ چپکی آواز بہی سن لیتا ہی اور اس سے بہی زیادہ
پوشیدہ باتون کو جانتا ہی — خدا کی سوا اور کوئی معبود نہین ہے اوسکی نام بہت
عمدہ ہین قسم ہی دوپہر کی روشنی کی اور قسم ہی رات کی جب وہ تاریک ہو جاوے
کہ خدا نے تجہی نہین بہولا اور تجہہ سی ناخوش نہین ہے — یقین کر کہ تیرا آئندہ کا زمانہ
تیری گذشتہ کی زمانہ سی بہتر ہوگا — اور خدا تعالی تجہی ایسی نعمت عطا کریگا کہ تو اوس سے
راضی ہوگا — کیا اوسنی تجہی یتیم نہین پایا اور رہنمائی نہین کے اور کیا تجہی بہولا ہوا نہین
پایا اور راہ راست پر نہین کر دیا اور کیا تجہی محتاج نہین پایا اور غنی نہین کر دیا لہذا
تو یتیم پر ظلم نکر اور سائل کو مت جہڑک اور اپنی خدا کی مہربانی کا اقرار کر — تو

اوس خدا کا نام لیکر پڑہ جسنی پیدا کیا اور آدمی کو جمی ہوئی خون سی بنایا پڑہ
کیون کہ تیرا خدا انفع رسان ہی وہ وہ خدا ہی کہ جسنی قلم کا استعمال سکہایا (دوحے
کا لکہنا) اور آدمی کو وہ سکہایا جو نجانتا تہا مین ڈہلتی دن کے قسم کہتا ہون کہ یقینے
آدمی کی قسمت کی چہپی فنا مین پڑی ہی مگر یہہ اون لوگون کا حال نہین ہے جو ایمان
لائی ہین اور نیک کام کرتی ہین اور سچ بولنی کا حکم کرتی ہین اور یہہ کہتی ہین
کہ باہم وفاداری چاہئی ـــــ

تہذیب کی احکام

حرام کاری نکرو کیون کہ وہ ناپاک چیز ہی اور برا رستہ ہی ـــــ مومنون سے
کہدی کہ وہ اپنی آنکہین روکین اور اعتدال پر رہین اسطرح سی وہ اوربہی زیادہ پاکیزہ
ہوجائینگی جو کچہہ وہ کرتی ہین اوس سی خدا خوب آگاہ ہی ـــ زمین پر مغرور
ہوکر نچل کیونکہ تو زمین کو نہین پہاڑ سکتا اور نہ پہاڑ کی برابر قد مین ہوسکتا ہی
خدا کی نظر مین یہہ سب ناپسند ہی ـــ اون لوگون کی باتون پر صبر کرو جو صبح
اور شام کو خدا کا نام لیتی ہین اور اوسکی دیدار کی مشتاق ہین اس دنیا کے
شان وشوکت کی تلاش مین تو اپنی آنکہین ان لوگون سی پہیر نلی نہ اوس آدمیکا
کہنا مان جسکی دل سی ہمنی اپنی یاد بہلادی ہی اور جو اپنی نفسانی خواہشون کی پیروی
کرتا ہی اور صدق کو نہین مانتا ـــ آؤ مین تمہین پہر سناؤن جو خدا نی تجہہ پر
فرض کیا ہی تمہین چاہئی کہ تم خدا کا شریک نہ ٹہراؤ اور اپنی مان باپ کا ادب کرو

اور

اور اپنی بچون کو اپنی مفلسی کے سبب قتل نکرو ہم تمہین اور اونہین دونون
کو رزق دین گی اور تم ظاہری اور باطنی بدیون کی قریب نجاؤ اور کسیکو
ناحق قتل نکرو لیکن اگر اوس کے خطا ہو تو قتل کرو یہہ خدا تعالی نے تمہین اسواسطے
حکم دیا ہی کہ تم سمجہو —— ای مومنون یقینی شراب اور جوا اور تصویرین
اور فال کے تیر شیطان کی سی ناپاک کام ہین تم ان باتون کو چہوڑ دو تاکہ تمہاری
بہتری ہو شیطان چاہتا ہی کہ تم ہین شراب اور جوی کی سبب سے نفاق پہیلادے
اور تمہین خدا کی یاد بہلادی اور نماز چہوڑوا دی اب کیا تم ان کامون سی باز
نرہوگی خدا کی فرمان برداری کرو اوسکی نبی کا حکم مانون اور خبردار رہو ای
مومنون جب تم قسم کہا کر گواہی دو تو انصاف کے بات کہو اگرچہ اوس مین تمہارا
یا تمہاری والدین کا یا تمہاری عزیزون کا نقصان ہی کیون نہو اور جسکی طرف
کی تم گواہی دیتی ہو خواہ وہ امیر ہو خواہ غریب مگر تم گواہی سچ دو —— خدا
دونون سی بہتر ہی لہذا گواہی دینی مین اپنی دلکی متابعت نکرو مبادا تم صداقت
سی دور ہوجاؤ اور اگر تم اپنی گواہی مین پیچ رکہوگی یا اوسکی دینی سی انکار کروگے
تو یقینی خدا تعالی اوسی جان لیگا وہ ہر کام سی آگاہ ہی گواہی دینی مین سب سے
بڑی چیز کیا ہی کہہ کہ مجہہ مین اور تجہہ مین خدا گواہ ہی اور یہہ قرآن میری اوپر
اسواسطے وحی ہوا ہی کہ مین اوس سی تمہین اور اون لوگون کو تنبیہ کرون
جنہین وہ پہنچی ——

یتیمون کا ذکر

یتیمون کو اونکا مال دو اور یہہ نکرو کہ اونکی اچھی چیزون کی عیوض بری چیزین دیدو اور وہ خود لیلو اور اون مال نہ کہاجاؤ کہ یہہ بڑا گناہ ہی — اور وہ تجہہ سی ہے یتیمونکی معاملات کی باب مین سوال کرینگی کہہ کہ اونسی ایمانداری کرنی بہت اچھی بات ہے لیکن اگر تم اونکی معاملات مین دست اندازی کرو تو اونہین تکلیف نہ پہنچاؤ کیونکہ وہ تمہاری بہائی ہین خداتعالی جانتاہی کہ کون آدمی نیکوکار ہی اور کونسا بدکار اگر خدا چاہیگا تو بیشک تمپر عذاب لائیگا

والدین کا ذکر

خدا نے حکم دیاہی کہ تم اوسکی سوا کسی اور کی پرستش نکرو اور اپنی مان باپ سے بہ لطف پیش آؤ خواہ ایک خواہ دونون تمہاری ساتھہ بڈہی ہوجائین اور تم اونہین اف نکہو اور نہ ملامت کرو اور اون دونون سی ادب سے بولو اور اونکی سامنی عجز اور محبت کرو اور کہو کہ خدا اون دونون پر رحم کری اونہون نے مجھی پالا جب مین بہت ہے چہوٹا ساتہا علاوہ اسکی ہمنی آدمی کو حکم دیاہی کہ وہ اپنی مان باپ سے محبت کری اوسکے مان کیسی دردسی اوسی جنتی ہے اور کیسی تکلیف اوٹھاکر اوسی پالتی ہی اور اوس کے جنی اور دودہ چہوٹانی مین تیس مہینی کا فاصلہ ہوتاہی

پارسائی کا ذکر

مغرب اور مشرق کیطرف منہہ کرنی مین کچہہ پارسائی نہین ہی لیکن وہ شخص پارسا ہی جو خدا اور قیامت اور فرشتون اور کتب آسمانی کا یقین کرتاہی جو خدا کی محبت مین اپنا مال اپنی عزیزون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون پر تقسیم کرتاہی اور اون لوگونکو

دیتاہی

دیتا ہی جو اپنی رہائیکی قیمت ادا کرنی کیواسطی مانگتی ہین جو نماز پڑہتا ہی اور زکوۃ دیتا ہی
اور جو اون لوگون مین سی ہی کہ وہ اپنی وعدہ وفا کرتی ہین جب اونہون نی وعدی
کرلئی ہون اور تکلیفون اور مصیبتون کیوقت صبر کرتی ہین یہی لوگ پارسا اور منصف
ہین یہی لوگ خداسی ڈرتی ہین

ذکر نماز

وہ پڑہ جو ہمنی قرآن مین تجہپر نازل کیا ہی اور ہمیشہ نماز گزاری کر کیونکہ نماز ناپاک لوگون
اور بدرویہ لوگون سی بچاتی ہی اور حقیقت مین خدا کا یاد کرنا بہت بڑا فرض ہے —
تم ہمیشہ نماز گزاری کرو اور زکوۃ دو اور جو کچہہ نیکی تمنی کے ہی اور اپنی روحون کے
جانی سے پہلی اوسی وہان بہیجا ہی تم اوسی خدا کی ہان پاؤگی کیونکہ جو کچہہ تم کرتی ہو
خدا اوسی یقینی دیکہتا ہی — مغرب اور مشرق دونونکا خدا مالک ہے لہذا جسطرف
تم نماز پڑہوگی وہان خدا ہی کیونکہ وہ ہر جا موجود ہی اور سب باتین جانتا
ہی — یقینی وہ لوگ جو خدا کی کتاب پڑہتی ہین اور نماز ادا کرتی ہین اور
اوس مال مین ظاہر اور پوشیدہ خیرات دیتی ہین جو ہمنی اونہین عطا کیا ہی اونکی
پاس ایسا اسباب تجارت ہی کہ جو ہمیشہ رہیگا فقط

(ہجو اور غیبت کرنی والون کا ذکر

ہر ایک ہجو کرنی والے اور غیبت کرنی والی پر لعنت ہی جو دولت جمع
کرتا ہی اور اوسی آیندہ کے امید پر اکہٹا کرتا ہے یقینی وہ
خیال کرتا ہے کہ میری دولت ہمیشہ میری پاس رہیگی نہین بلکہ

یقینی وہ روندنی والی الحطمہ مین پہینکا جائیگا اور تجہنی کون سکہائیگا کہ روندنی
والا حطمہ کیا ہی وہ خدا کی روشن کیہوئی آگ ہی جو درختون کی دلون پر چہرہ جاتی
وہ اون دلون پر اسطرح چہرینگی جیسی بڑی بڑی ستونون پر ایک وسیع محرابی
ہوئی ہو فقط

ذکر روح

قسم ہے آفتاب اور اوسکی دوپہر کے روشنی کی قسم ہی چاند کی جب
اوس کے پیروی کرتا ہی قسم ہی دنکی جب وہ خدا کی شان وشوکت دکہاتا
ہی قسم ہی رات کی جب وہ آفتاب کو ڈہانک لیتی ہی قسم ہے آسمان
کی اور اوس شخص کی جنہی اوسی بنایا قسم ہی زمین کی اور اوس شخص کی جنہی
اوسی پہیلایا قسم ہی روح کی اور اوس شخص کی جنہی اوسی ہنرمندی سی بنایا
علم اوسی دیا کہ وہ تمیز کرے اور طاقت دی کہ انصاف پسند کری یا ناانصافی مبارک
ہی وہ شخص جس نے خدا تعالی کی پاکی کو بچایا اور کمبخت ہی وہ شخص جسنی اوسی داغ
لگایا فقط

عورتون کا ذکر

اور تو ایمان والی عورتون سی کہہ کہ وہ اپنی آنکہون کو باز رکہین اور
اعتدال اختیار کرین اور وہ اپنی آرائشنگی کو اپنی خاوندون یا پدرون
یا فرزندون یا اپنی خاوندکی فرزندون یا اپنی گہر کی عورتون یا غلامون یا مردون

...ردون سی جنہین عورت مباشرت نہین یا لڑکون سی کہ جو عورتون کے
...ہینگے پر غور نہین کرے ان سب کی سوا اور کسیکو نہ دکہاوین اور اونہین
...ی کہ اپنے دونون پانٔون اس طرح سی نہ زمین پر مارین کہ جنسی اونکی
...شیدہ زیور ظاہر ہون عورتون کو چاہئی کہ وہ اور عورتون پر نہ ہنسین
...ایدوہ اون سی بہتر ہو جائین اور اونہین چاہی کہ وہ اپٔس مین ایک
دوسری کی ہجو نکرین اور نہ ایک دوسری کو بُرا کہین فقط

باب تیسرا

...ن گفتاری آدمی کو نیک ثمر دیتی ہی دور و نزدیک نیک نامی کی ساتہہ مشہور
...ی ہی صادق القول کبہی نظر خلایق مین سبک و خوار نہین ہوتا قول اوسکا اگرچہ
...دن پر دشوار گزرتا ہی الاعقلا پر بار نہین ہوتا اخلاق کی تمام کتابونمین اس صفت
...ن اور مصنفون نے رفاہ عام جانکر اسکا اعلان کیا ہی یہہ ایک علامت نیک سرانجامی
جسکو خداوند تعالی عطا فرمائی اوسکی خوش طالعی سمجہنی چاہئی مصداق اسکی یہہ نسخہ
...ی مجموعہ دلپذیر مصنفہ جون ڈیون پورٹ صاحب سے آشکارا ہو کہ صاحب
...سوف قوم کی انگریز اور مذہب کی عیسائی ساکن دار السلطنت لندن مین نظر حق
...لتی مین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ راست گوئی و حق جوئی انکا شیوہ ہی یہہ کتاب اپنی مذہب کے
...یام در تصنیف کی — خدا صفا ودع ما کدر پر عمل فرمایا جو کچہہ راست اسکا تحقیق ہوا

۵ اگلی زمانہ مین یہود کے عورتین فخر اور ناز سی اپنی پاؤن کو زمین پر مار کر اپنی گھنگرو اور کڑون وغیرہ کی آواز سنادیا کرتی تہین اور یہہ اکثر چاندی یا سونے کی ہوتی تہی اس رسم کو حضرت اشعیا نبی نے ناپسند کیا ہی دیکہو باب ۳ درس ۱۶ نوٹ

اسمین لکھا اگر آدمی انصاف سی دیکھی تو کہی کہ یہہ معجزہ جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ
والہ وسلم اور قرآن مجید کاہی زبان انگریزی مین ایسی کتاب کا تصنیف ہونا ناظرین کو
کیونکر حیرت افزا نہو اگر اہل اسلام بہی اعتراضات کی اوٹہانی مین کوشش کرین تو یہہ سند
کامل ہے اور مصنف کو محقق مسلم جانین پر حق تو یہی ہے کہ حق نہین چھپتا یہہ بات ظاہر ہے زبان
انگریزی سی کہ اکثر اہل اسلام کو ناواقفیت محض ہے اگر یہہ کتاب اسی زبان مین رہتے
تو شایع ہونا اس کا نہایت دشوار تہا یہہ کسیکے خیال مین نہ آیا کہ اس کو ترجمہ کرے
مگر واقف اسرار فروع و اصول و کاشف استار معقول و منقول راستی کیش صداقت
اندیش مولوی محمد عنایت الرحمن خانصاحب ساکن دہلی نے بفرمایش خاکسار خلایق
خواجہ مرزا قمر الدین خان عفی اللہ عنہ اردو زبان مین ترجمہ کیا اور ایسی سلیس
عبارت عام فہم مین مترجم ہوئی کہ جسکا سمجہنا کسی پر دشوار نہو ہر شخص اچہی طرح سمجہہ جائیگا اسکو کسیطرح کا دقت
نہ پیش آئے بعد ترجمہ کی نیاز مند ازلی نی اس نسخہ نادر و بیمثل کو واسطی رفاہ عام و انتفاع انام کی تشریف طبع
دیا اور ہزاران ہزار شکر و سپاس ایزد تعالی کہ بفحوای السعی منی والاتمام من اللہ یہہ تصحیح تمام تنقیح مالا کلام الفراغ
پایا فقط واضح ہو کہ یہہ کتاب لاجواب رجسٹر ہوچکی ہے لازم ہی کہ کوئی صاحب بغیر اجازت بندہ کے
قصد اسکے طبع کا نکرین اور لحاظ قانون ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ کا ضرور رکہین فقط کتبہ محمد عمر خان

قطعہ تاریخ طبع زاد مرزا یوسف علیخانصاحب متخلص بعزیز

مطبع نغز ہست بدر الدجی * اندران یافت این کتاب انجام * متبرک بہ رب بود سالش *
طبع گشت این مؤید الاسلام * تمام شد مؤید الاسلام سنہ ۱۲۸۷ ماہ جولائی فقط
۲۰۲ ۸۷ ۱۲۸۵